BROWN
BOOK ONLY

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_222577

UNIVERSAL
LIBRARY

یا ایھا الذین امنوا توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا

Checked 1975

مثنوی
توبۃ النصوح منظوم

سنہ ۱۳۲۷ھ

اسم تاریخی

مفادِ آخرت

مصنفہ

عالیجناب شاعر شیریں مقال ثانیٔ سحبان مولوی سید امیر حسن صاحب

المتخلص بفروغ لکھنوی وکیل ہائی کورٹ نظام حیدر آباد دکن

حق گو و حق شناس جناب مولوی غلام عباس صاحب

مہتمم امامیہ جنرل بک ایجنسی لاہور

طبع کردہ امامیہ پریس لاہور

گلی از گلشن پیغمبر است این

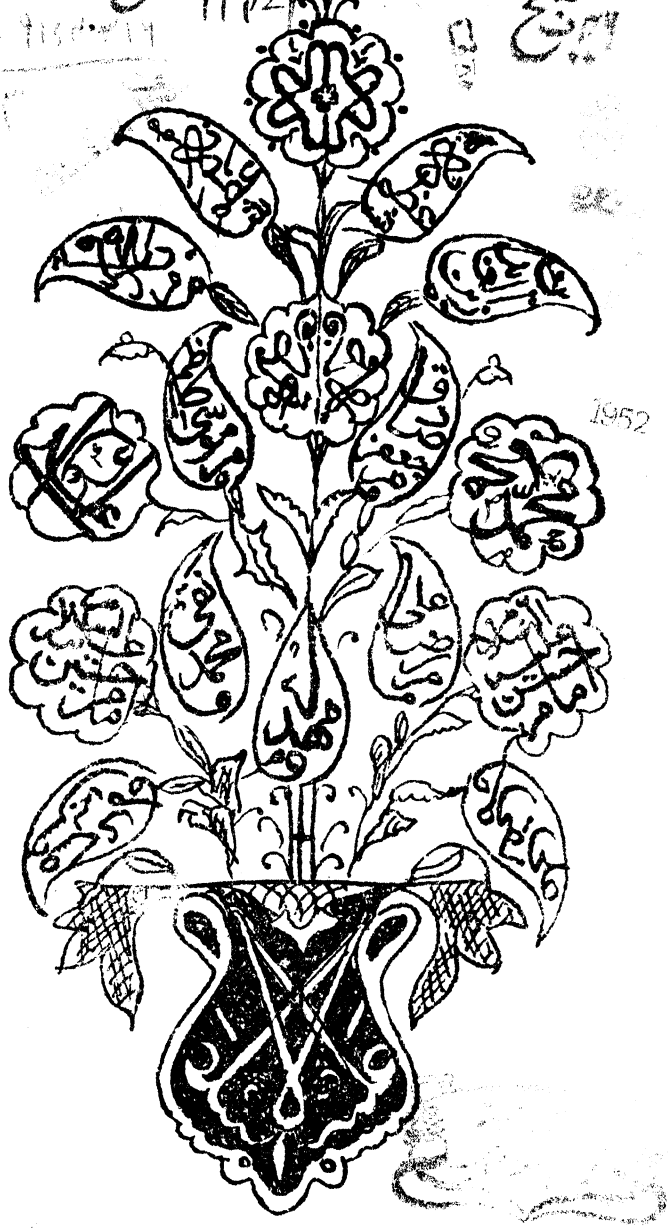

نهال بوستان حیدر است این

دیباچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد باری تعالےٰ غراسمہ

حمد معبود کا ارادہ ہے
نہ کبھی طے ہو یہ وہ جادہ ہے

کیا بشر کر سکے خدا کی صفات
واہیل ہے کہ چھوٹا منہ بڑی بات

متغیر[۵۷] ہے ہر فونکی حالت
متبدل[۵۸] ہے کون سی ہے حرکت

تھرتھراتا ہے خامہ صورت بید
ڈر سے قرطاس[۵۹] کا ہے رنگ سفید

اب نہیں عقل کے حواس بجا
چھپ رہی جا کے سر میں فکر رسا

رعشہ ہاتھوں کو ہے بوقت رقم
کانپتی ہے[۶۰] ضمیر قلم

تھرتھراتی ہے شاعری کی نہیں
قطعے ہیں دیر و نہیں گوشہ نشین

چھا گیا خوف خالق بیچون
ڈر کے الفاظ نہیں چھپتے مضمون

جادہ حمد میں دھرا ہے قدم
جد[۶۱] کرنا ہے جھک کے سر سے قلم

حال میں السطور[۶۲] ہے روشن
نہ یہ الفاظ ہیں [illegible]

---

[۵۷] بگڑی ہوئی [۵۸] بدلی ہوئی [۵۹] کاغذ [۶۰] آواز [۶۱] درست [۶۲] لکیریں

خامہ ہر گام پر سنبھلتا ہے | پاؤں کے بدلے سر ہی چلتا ہے
اے خدائے کریم[۱] و ذوالاحسان | مشکل راہ حمد کر آسان
ہے تو ہی لم یلد[۲] و لم یولد[۳] | واحدہ لاشریک[۴] و رب صمد
تجکو پہچان کون سکتا ہے | بے نظیر و عدیل و یکتا ہے
سب پہ تقدیم تجکو ہر دم ہے | سب موخر ہیں تو مقدم ہے
جان مضغہ میں ڈالنے والا | رحم مادر میں پالنے والا
سب سے پرتو ستر الا ہے | ہر اندھیرے کا تو اوجالا ہے
نور تیرا زمیں سے تا بہ فلک | جلوہ تیرا فلک سے عرش تلک
فیض کا تیرے ہے رواں دریا | منہ صدف کا ہے موتیوں سے بھرا
بحر و بر میں تیری سخا کی پکار | پر جواہر سے دامن کوہسار
رنگ تیری عطا کا ہے ہر سو | نخل میں پھول پھول میں خوشبو
کھولکر آنکھ نرگس بیمار | باغ قدرت کے دیکھتی ہے بہار
شاخہائے شجر لیے گل پائے | جب ترے آگے ہاتھ پھیلائے
خم دیا تو نے زلف سنبل کو | حسن پھولوں کو عشق بلبل کو
ہر شجر برگ و بار سے ہے نہال | زر گل سے چمن ہے مالا مال
ڈنٹھل فواروں کے سراہے ہیں | سب زبان شکر کی نکالے ہیں
دہن گل سے آرزو میں شکر | وصف نکلا ہے تیرا بوشکر
تیری طاعت میں سرو استادہ | تیرے سجدہ میں سبزہ افتادہ
ناز بخشا ہے مہ جبینوں کو | حسن تو نے دیا حسینوں کو
ترے ایسے قبول صورت کے | کھیل ہیں سب یہ تیری قدرت کے

---

[۱] صاحب احسان۔ [۲] کسی کا بیٹا نہ ہوا۔ [۳] تجھ کو کسی نے پیدا نہ کیا۔ [۴] تیرا کوئی شریک نہیں۔ [۵] محو ثنا کا لو نہ لگا۔

تیری ہی فیض وجود سے پائی — آنکھ نے شرم نے رعنائی
بھر دیا تو نے حسن میں اعجاز — چال میں ناز ناز میں انداز
دی مروت نگاہ جادو کو — طول زلفوں کو پیچ گیسو کو
در دندان کو آب دی تو نے — حسن عارض کو تاب دی تو نے
ماہرویوں کو ناز تو نے دیا — عاشقوں کو نیاز تو نے دیا
فضل جس پر کیا کیا تو نے — جسکو جو کچھ دیا دیا تو نے

نعت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ

کھولکر گیسوؤں کو آ ساقی — کالی کالی اودھی گھٹا ساقی
آج پینے پلانے کی ہے بہار — ابر چھایا ہے پڑ رہی ہے پھوار[۱]
صبر کی تاب اب کہاں مجھکو — آ رہی ہیں جمائیاں مجھکو
مار ایسے بھی کس کو جاتے ہیں — ہاتھ اور پاؤں ٹوٹے جاتے ہیں
لون نہ ڈگڈگیاں میں کیوں ہر بار — مضمحل[۲] ہوں اوتر رہا ہے خمار
ساقیا جلد بھر کے ساغر دے — مادہ حب میر کو شر دے
نعت احمد کا جوش ہو مجکو — بیہوشی میں بھی ہوش ہو مجکو
نہیں یہ صوت قلقل مینا — شور صل علے ہے صل علے
ہے صریر قلم بھی مست نواز — آ رہی ہے درود کی آواز
محو وصف نبی زمانہ ہے — بلبلوں میں یہی ترانہ ہے
نہیں غنچے چٹکتے ہیں دن رات — پڑھ رہے ہیں نبی پہ سب صلوات[۳]

---

[۱] بوچھار [۲] مضمحل [۳] صلوات — اللھم صل علی محمد و آل محمد

میرا فدا اے محمدِ عربی — سید ہاشمی و مطلبی[۱]
خاتم الانبیا شفیعِ اُمم — منبعِ جود و خلق و رحم و کرم
باعثِ خلقِ گنبدِ افلاک — سرورِ دو جہان شہِ لولاک[۲]
کیوں نہ بے سایہ ہو تنِ حضرت — نور میں ہوتی ہے کہیں ظلمت
میں بصدقِ فدا مرے ماں باپ — بندوں پر سایہ خدا میں آپ
آپ تا عرش و لامکاں پہونچے — وہم پہنچے نہ وہاں جہاں پہنچے
قابَ[۳] قوسین سے بھی لایا قریب — شوقِ محبوب و اشتیاقِ حبیب
بیچ میں تھا بس ایک پردہ نور — اس طرف آپ اُس طرف تھے حضور
شبِ معراج تھی کہ وصل کی شب — شوق کو رو کتا تھا پاسِ ادب
حکم یہ تھا کہ اور پاس آؤ — رعب مانع یہیں ٹھہر جاؤ
کچھ محبت کے ہیں عجب انداز — ایک طرف ناز ایک طرف تھا نیاز
تھی اُدھر سے عطائے لطفِ عمیم[۴] — اور خمیدہ اِدھر سرِ تسلیم
شوق میں یاں کچھ اضطراب بھی تھا — ناز میں کچھ وہاں حجاب بھی تھا
لیکے خلعت پھرے شبِ معراج — تھا شفاعت کا فرق پاک پہ تاج
کام بگڑے ہوئے بنا آئے — اپنی امت کو بخشوا آئے

مدحِ حضرت علی مرتضیٰ علیہ الصلوات والسلام

دو جہان میں ترا ہبلا ساقی — کوئی جیسا تو نہیں پیارا ساقی
میکدے کی سبو کی خم کی خیر — اے فقیر و نکی اب تو حالت غیر

---

[۱] یعنی اولاد حضرت عبد المطلب علیہ السلام [۲] یعنی بھی شان میں لولاک لما خلقت الافلاک کے وارد ہیں یعنی اگر میں نہ ہوتا تو کچھ پیدا نہ کرتا
[۳] دو کمانوں کا فاصلہ [۴] بہت بڑا چھوٹا ہوا

تیرے در سے نہ جائینگے محروم — آگے اب تیرا نصیب یا مقسوم
روز تجھکو کبھی نہیں گھیرا — آٹھوین سا تو ین کالے پھیرا
جلد لا جام تو جئے ساقی — اب نہ اٹھیں گے بے پئے ساقی
میکدہ کا ترے وقار رہے — اک زمانہ میں اعتبار رہے
ساقیا تو ہے اور دینا ہے — رتبہ اعلے ہو یول بالا ہو
دیکھے اک جام لے دعا ساقی — پیاس جلدی بجھیں بجھا ساقی
دیکھ مژدہ صبا یہ لائی ہے — کہ چمن میں بہار آئی ہے
پرخ پر چھائی ہے گھٹا گھنگھور — بلبلیں کر رہی ہیں باغ میں شور
ہیں عروسان باغ جوبن پر — سبھی پہنے ہیں پھولون کا زیور
رنگ بدلے ہوئے چمن کے ہیں — ڈھیر گلہائے یاسمن کے ہیں
اب تو چاندی ہے تیری اے گلچین — کوئی نقصان بھی باغبانکا نہیں
لطف سبزہ نئے دکھاتا ہے — کہ خوشی میں بچھا ہی جاتا ہے
ڈالیون کے نہیں ہیں تھکتے ہاتھ — بڑھتے ہیں ہر گھڑی لچکتے ہاتھ
بہا گئی ہیں ادائیں پھولوں کی — لے رہی ہیں بلائیں پھولونکی
نہیں شبنم کے قطرے سبزے پر — فرش مخمل میں ہیں ٹکے گوہر
جھوکے ٹھنڈی ہوا کے آتے ہیں — برگ سب تالیاں بجاتے ہیں
ہیں گل سرخ پان کھائے ہوئے — اور سوسن دھڑی جمائے ہوئے
رنگ پھولونپہ اپنی نثار ہیں — کیون نہ بلبل چمن میں چہکار ہیں
عشق شمشاد سے جتاتی ہیں — بیلیں بڑھ بڑھ کے پیڑ جاتی ہیں
مشغلا ہے چمن میں آتش گل — اور زمزمہ ہیں ترانہ سنبل

یون نہا کر کہڑی ہے سر کو جھکائے
جیسے کوئی حسین بال سکھائے

خار پھولون نہیں سماتے ہیں
گل پہ بھی اونگلیان اٹھاتے ہیں

بوے گل دیکھنے چمن کی بہار
نکلی دوش صبا پہ ہو کے سوار

ٹھٹیان مست ہو کے جھومتی ہیں
غنچون کا منہ خوشی میں چومتی ہیں

شان پتون میں ہے عجب گل کی
سبز محمل میں بیٹھی ہے لیلی

بید مجنون کی بھی ہے بن آئی
لے رہا ہے چمن مین انگڑائی

موسم گل میں جوش مستی ہے
آجکل لطف مے پرستی ہے

ساقی گلعذار جلد پلا
اے لغا[1] قل شعار جلد پلا

لا صراحی تو رہیں بھر کر
بادہ حب ساقی کوثر

کرے خم غدیر سے لبریز
بھر دے چلہ مرا بریز[2] بریز

ہوش میں پیکے اسقدر میں رہوں
یا علی یا علی زبان سے کہون

دل ہو اس نام پاک کے قربان
قلب مومن کا چین راحت جان

بڑھ گیا شوق استماع[3] کا جوش
وہ تڑپ کر دل آگیا تا گوش

نطق کو سب دعائین دینے لگے
ہونٹھ بوسے زبان کے لینے لگے

واہ کیا فیض نام پاک ہے واہ
عفو سب ہو گئے زبان کے گناہ

یا علی فخر انبیا ہیں آپ
دین و دنیا کے پیشوا ہیں آپ

آپ ہادی راہ ایماں ہیں
آپ پشت و پناہ ایمان ہین

آپ ممتاز ہر نظر مین ہوے
آپ پیدا خدا کے گھر میں ہوے

آپ حاجت روائے عالم ہیں
آپ مشکلکشائے عالم ہین

آپ امی[4] وصی[5] و نفس رسول
آپ خویش[6] نبی و زوج بتول

---

[1] بولنے والا، دل لوبھانے والا۔ [2] بھائی۔ [3] سننا۔ [4] بولنے کی طاقت۔ [5] بھائی۔ [6] عزیز اور داماد۔

کیا کہوں میں کسی سے کیا ہیں آپ
مظہر[۱] شان کبریا ہیں آپ

جب ملے آپ سا شجاع امام
کیوں قوی ہو نہ بازوئے اسلام

کر کے عمر ابن عبد[۲] ود کو ہلاک
سینہ کفر کو کیا صد چاک

سر اصنام[۳] کعبہ میں بچپن
چڑھ کے دوش نبی یہ بت توڑی

سینہ پاک ہے خزینہ علم
آپ ہی ہیں مدینہ[۴] علم

خوب آگاہ سب حضور سے ہیں
احمد اور آپ ایک نور[۵] سے ہیں

اس محبت پہ آپ کی ہیں فدا
شب معراج بھی رہے نہ جدا

کھل گیا پردے سے نکلتے ہی ہاتھ
کہ دیا عرش پہ نبی کا ساتھ

آپ سے بڑھ کر یا علی[۶] دلی
نہیں واللہ کوئی بعد نبی

کیا فضیلت یہ ہاتھ آئی ہے
زوجہ خیر النساء سے پائی ہے

آپ حیدر کو اوڑھائی رب قدیر
دست قدرت سے چادر[۷] تطہیر

کس کی توصیف ہے یہ ان کے سوا
عرش پر جس کا عقد حق نے پڑھا

رتبہ داں تھے عجیب رسول کریم
ورنہ آپ اور بیٹی کے تعظیم[۸]

اُنکی عزت کا اہل آتی ہے گواہ
ہل[۹] آتی کیا کہ خود خدا ہے گواہ

پاس ان کا یہ حق کو تھا منظور
سورہ بحر میں نہیں ہے ذکر حور

مرتبہ اور اس سے بڑھ کے ہو کیا
کفو[۱۰] جن کا بجز حضور نہ تھا

ایسے ہی بخشے حق نے نور العین
چیں نقاب رسول کے حسنین

دونوں شہزادہ بلند وقار
ہیں جوانان خلد کے سردار

دونو روشنہ[۱۱] ماہ پارہ عرش
دونو زینت دہ گوشوارہ عرش

---

[۱] مظہر ظاہر ہونے کی جگہ [۲] عمر ابن عبد ود عرب کا مشہور پہلوان جو جنگ خندق میں مارا گیا [۳] سر اصنام بتوں کے سر [۴] مدینہ علم حدیث انا مدینۃ العلم وعلی بابہا [۵] نور ایک ہونے کی حدیث انا من نور واحد وکل المومنین من نوری [۶] یا علی ترجمہ آیہ مباہلہ ابنائنا وابنائکم [۷] چادر تطہیر آیہ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا [۸] تعظیم حدیث فاطمۃ بضعۃ منی فمن اذاہا فقد اذانی [۹] ہل آتی سورہ ہل اتی علی الانسان حین من الدہر [۱۰] کفو جن کا حضور کے سوا کوئی کفو نہ تھا [۱۱] روشنہ روشنی دینے والا

دونو جب روز حشر آویں گے	امت جد کو بخشوا ئیں گے
صلوات و درود دائم باد	بہ محمد و آلہ الامجاد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک برس دہلی میں ہیضہ کی بیماری بہت سخت آئی ناصح نے ہیضہ کیا اور سمجھا کہ وقت مرگ قریب ہے یاس کے عالم میں اوسکو موا خذہ عاقبت کا تھا یہ بندہ ڈاکٹر نے اوسکو خواب آور دوا دی تھی سو گیا تو دیکھا بالتصور اوس کو خواب موحش بہ نظر آیا

شہر دہلی میں کہتے ہیں یہ حال	زور ہیضہ کا تھا یہ دور زوال
لاش ہر سمت سے نکلتی تھی	سچ تو یہ ہے کہ گولی چلتی تھی
ہر گلی کوچہ میں یہی تھی پکار	گرم رہتا تھا موت کا بازار
ہر طرف موت ہی کے تھے سامان	ہیضے جاتے تھے گھر کے گھر ویران
بچ کے رہتے تھے اسی سے انسان	شور تھا کل من علیہا فان
ہے جو اک کوچہ حکیم بقا	اوس محل کا صرف حال یہ تھا
تین چالیس روز مرتے تھے	دار فانی سے کوچ کرتے تھے
سب کے سب فرط غم سے بھی بیحال	خوش فقط کورکن تھے یا غسال
ظاہر اک شخص اپنی حالت پر	شہر کا شہر تھا مصیبت میں
کل جہاں تھے کنوؤں کی جھنکار	آج سنسان تھے وہی بازار

---

۵۱ ہیضہ ۵۲ ہیضہ ۵۳ صاحب بزرگی ۵۴ نام شخص ۵۵ پدر ۵۶ وحشت دلانیوالا
۵۷ سب کو فنا ہے ۵۸ گلہ ۵۹ دیا کا ۶۰ تیز لکھوسنے والا ۶۱ مردہ نہلانیوالے

چہلتا تھا شانے سے جہان شانہ — اب اونہیں کو چون میں تھا ویرانہ
تھے خموشی کے ہر طرف آثار — سو وے والونکی چیخ تھی نہ پکار
دوستونکا تھا ملنا جلنا بند — بیٹھا رہتا تھا گھر میں سب کو پسند
نہ عیادت کو کوئی جاتا تھا — نہ کوئی تعزیت[1] کو آتا تھا
بول کھا کھا کے دن گزرتے تھے — کھاتے ہی کیا تھے جو کوئی مرتے تھے
ہاتھ اور پاؤں میں تھی کسکے سکت[2] — فاقہ کرنیسے گھٹ گئی طاقت
گر گھڑی سرد آہونکا بھرنا — مرنے والون کو یاد بس کرنا
کسی ماں کو پسر کا ماتم[3] تھا — کسی بیٹے کو باپ کا غم تھا
کوئی روتا تھا دوستونکے لئے — اور کفن جاتے تھے کسی کے سے
اوس زمانہ میں جی کا مستلانا — تھا قضا کے پیام کا آنا
حال یہ تھا کہ ایک قے آئی — ڈھل گئی گردن آنکھ پتھرائی
لوگ ایسے ڈرے تھے ہیضہ سے — سب کے مختل[4] حواس خمسہ تھے
جان کا اپنی اپنی دھڑکا تھا — پھرتی تھی آنکھوں میں ہر اک کو قضا
مبتلائی دبا ہوا جو کوئی — پائی فرصت نہ بات کرنے کی
نہ دوا کی بھی آتی تھی نوبت — نہ وصیت کی ملتی تھی مہلت
الغرض تھی وبا یہ زور و پُر — ایک کہرام تھا بپا گھر گھر
سب حکیم اور ڈاکٹر کئے تہک — رہی دو پونے دو مہینے تک
اتنے ہی عرصہ میں یہ حال ہوا — شہر[5] ویران ہو گیا بلا تھی وبا
جس سے سنئے یہی شکایت تھی — ہر زبان پر یہی حکایت تھی
ہان مگر ایک ناصح نیک خصال — کرتا تھا شکر[6] آنیز دمتعال

[1] ماتم پرسی [2] قوت [3] پریشان [4] نصف رہگیا [5] خدائے برتر

پر سب اوسکے شکر کا یہ نہ تھا — کہ گھر اوسکا تھا اس بلا سے بچا
بلکہ اوسکے یہاں کا حال یہ ہے — تین ہو تین ہوئیں تھیں پے در پے
پڑھتا تھا یہ نماز صبح اُدھر — اور وضو کر رہے تھے باپ اُدھر
کرے جبتک پسر نماز ادا — اتنے عرصہ میں باپ کی قضا
الغرض قبر میں اُنہیں رکھکر — آیا روتا ہوا نصوح جو گھر
اسکے رشتہ کی ایک تھیں خالا — آکے اونکو بھی جاں بحق پایا
تیسرے دن پھر آئی یہ آفت — گھر کی ماما بھی ہو گئی رخصت
شکر کا تھا مگر سبب کچھ اور — اُس نے اس امر پر کیا تھا غور
یہ بلا شہر میں جو آئی ہے — خلق کچھ اور رنگ لائی ہے
یاد حق میں ہر ایک ہے مشغول — دل سے لہو و لعب گئے ہیں بھول
بولے سب کہ یہیں عبادت کے — پیرو ہے اٹھے ہوئے ہیں غفلت کے
ہیں سبھی کار خیر میں سرگرم — سنگدل موم کی طرح سے ہیں نرم
نہ پڑھی عمر بھر جنہوں نے نماز — پیش ہی خم کیا نہ فرق نیاز
پانچوں وقت اب وہ سر جھکاتے ہیں — دوڑے مسجدوں میں جاتے ہیں
آگئی راستی طبیعت میں — رہی باقی کجی نہ طینت میں
موت ہر وقت ہے جو پیش نظر — کانپتے خوف حق سے ہیں تھر تھر
طور اب ہیں وہ زندگانی کے — جس کی تعلیم دی ہے مذہب نے
دل کا کچا بہت نصوح جو تھا — اول اول چلی تھی جب یہ ہوا
گرم بازاری اس کی سن سنکر — ہو گیا سرد مثل باد سحر
تھیں جو تدبیریں حفظ صحت کی — تا بمقدور اس نے کیں وہ سبھی

ل بروزہ ۲ کمل کودتہ ۳ نیک نام ۴ نرم دل

احتیاط اچھی چیز ہے بیشک ۔۔۔ ہوتا تھا تیز[1] ہر غذا میں نمک
ہر جگہ پر چھڑک دیا سر کا ۔۔۔ لاکے کافور طاقوں میں رکھا
کوششیں خوب کیں صفائی کی ۔۔۔ سارے گھر میں پھری مگیدی بھی
روز گندھک بھی وہ جلاتا تھا ۔۔۔ تا دھوئیں سے ہوا سکی صاف ہوا
اہتمام اُس نے ہر طرح سے کیا ۔۔۔ جب پیا پانی جوش دیکے پیا
ہوتی تھی دونوں وقت ہلکی غذا ۔۔۔ روز کھاتا تھا پیاز اور سرکا
تھا دعا کا اثر بھی پیش نظر ۔۔۔ دور دے خستہ[2] تھا آٹھ پہر
سامنے جب طعام آتا تھا ۔۔۔ دیکھکر استخارہ[3] کھاتا تھا
جمع کرلیں تھیں دوائیں بھی اکثر ۔۔۔ کالرا پیس[4] و کالرا کیچر
پاس رہتی تھی وہ بھی اسکے سوا ۔۔۔ ہے جو سلٹن[5] ڈراپس ایک دوا
کیں فراہم دوائیں یونانی ۔۔۔ جو کہ ہیں لاجواب ولاثانی
لایا بازار سے نضوح شتاب ۔۔۔ نارجیل و سکنجبین و گلاب
الغرض لاکھ بندوبست کیا ۔۔۔ اسپہ بھی گھر غریب کا نہ بچا
موت آتی ہے جب تو ٹلتی نہیں ۔۔۔ طاق پر سب دوائیں رکھی ہیں
ابتدا میں نضوح نیک سیر ۔۔۔ مطمئن تھا انہیں دوا و پیر
ہاں مگر اوسکو ہوش آیا کب ۔۔۔ گھر میں یہ تین ساتھی ہو جب
ہو امجبور جب وہ مرد خدا ۔۔۔ تن بہ تقدیر صبر و شکر کیا

[1] غذا میں نمک کا زیادہ ہونا سرکہ چھڑکنا کافور سونگھنا صفائی گندھک کا دھواں یہ سب امور حفظ صحت و دفع زہر و بلا کی امید میں ہے [2] یعنی خستہ الھی نہا ہر دعا یا الخ طرۃ المصطفے والمرتضے والبتولہا والنقاطمیہ دعا دفع وبا ہے۔
[3] استخارہ عجب بحر و تلخین وہ تلبیت اور ہر سخت و مشکل کام میں اسپر عمل کرنا بہتر ہے مصنف نے ہزاروں مرتبہ تجربہ کیا ہے کبھی خطا نہیں پائی اعتقاد شرط ہے استخارہ کی متعدد طریقے ہیں سہل علما کا معمول یہ طریقہ ہے کہ بعد نماز عشا کے یہ پڑھے تین مرتبہ درود کامل اور تین مرتبہ انجیر الحمد پڑھے خیرہ فی عافیۃ کہکے ہاتھ ڈالے ولیں نیت کام کرے اگر ایک انگور ہاتھ میں رہجاوے تو بہتر وہ کام کرے اور دو دانہ باقی رہیں تو منع ہے وہ کام جسکا قصد کیا ہے

شہر بھر میں ایک آفت آئی تھی
ہیضہ کیا تھا قیامت آئی تھی

گھر کے گھر ہو گئے تھے خاک سیاہ
ہوئے کتنے ہی خاندان تباہ

عمدۃ الملک[1] تھے جو ایک امیر
ہوئی اونکی قضا بھی دامنگیر

شہر بھر میں انہیں کا گھر تھا بڑا
دوسرا تھا نہ ان کے ٹکر کا[2]

عقل کرتی نہیں ہے گو باور
پر کہا کرتے ہیں یہ لوگ اکثر

جبکہ مرتا ہے کوئی صاحب زر
نہیں رہتا ہو[3] بد کا اثر

دل میں لوگوں کے تھی یہ بات جمی
ورنہ ہوتی چلی تھی یوں بھی کمی

زور گھٹتا ہوا جو پاتی تھے
مطمئن لوگ ہوتے جاتے تھے

گھر میں اک دن نصوح نے یہ کہا
زردہ کھا نیکو جی ترس ہی گیا

رات کو آج کھا ہی لیجے ہم بھی
چاولوں میں مگر رہی نہ کنی

غرض اُس شب کو سب نے ڈر ڈر کے
کھایا چھوٹے بڑوں نے گھر بھر کے

حسب معمول ہاتھ منہ دھو کر
سو رہے اپنے اپنے بستر پر

اک پہر رات تھی ابھی باقی
آنکھ اوسدم نصوح کی جو کھلی

پیٹ میں اوسکے تھی کچھ ایسی جلن
آگ جیسے تنور میں روشن

حال یہ دیکھتے ہی گھبرایا
اُٹھتے ہی اُٹھتے جی بھی متلایا

غٹ کو سونگھ کر وہ ملنے لگا
ننگے سر صحن میں ٹہلنے لگا

دوسری بات جی کیا مائل
پر نہ اس سے بھی کچھ ہوا حاصل

کچھ اوسوقت بن پڑا وہ کیا
بازو ونکو بھی کس کے باندھ دیا

لاکھ ٹالا کسی طرح نہ ٹلی
قے بڑے زور سے ایک آ ہی گئی

گھر میں سوتے تھے متی مہدی بڑی
سب وہ گھبرا کے چونک چونک پڑے

دوڑے آ گئے نصوح کے پاس
پر کسے بجا رہے نہ حواس

---

[1] عمدۃ الملک تباہی [illegible] [2] ٹکر کا ایسی حالت یعنی عیل متعدد ہوتا ہے۔ [3] ہو

گرم پانی سے منہ کو دھلوا کر | پھر لٹایا اوسے مسہری پر
کوئی جلدی سے پنکھا جھلنے لگا | کوئی کپڑون میں عطر ملنے لگا
غم ہر ایک اپنے دلپہ سہتا تھا | جسکے جو جی میں آیا کہتا تھا
کوئی بولا نظر کسی کی لگی | کوئی بولا برا تھا زد میں گھی
ایک نے پھر یہ دوسرے سے کہا | ہے یہ سارا فساد کہر جن کا
بولی ماں سو ہضم[1] ہے لوگو | دوڑ کر سونف کا عرق لادو
باپ کہہ اس کے جو ہوا اتھا صفور | وہ نہیں نخوت[2] اسکے جان سے دور
تھی ادھر یہ نصیح کی حالت | نہ تشنیع[3] ابھی تھا نہ غفلت
گو اوسے تھا کسیقدر تو ہراس | پر درست اوسکے سب تھے ہوش و حواس
کھدیا تھا یہ اوس نے گھبرا کر | اب میں کرتا ہون اس جہان سے سفر
جی میرا سنسنایا جاتا ہے | اب تو منہ کو کلیجہ آتا ہے
صبح کے ہوتے ہوتے آخرکار | سب علامت[4] کے ہو گئے آثار
بر و اطراف ضعف تشنہ لبی[5] | غور غثین[6] دست قے متلی
دوڑ کر منہ اندھیرے ایک نوکر | یون شفاخانہ پہنچا جیسے خبر
ڈاکٹر صورت صدا آئی | ساتھ لیتے ہوئے دوا آئے
بیٹھ کر اپنے سامنے ایک چھوڑ | چار پوریان[7] پلائیں تا بزور[8]
سارے گھر کے دعائین لیتے گئے | ایک شیشی عرق کی دیتے گئے
حکم تیمار داروں کو یہ دیا | پاؤ گھنٹہ کے بعد اسے دینا
نیند بیمار کو اگر آجائے | نہ خبردار کوئی اسکو جگائے

---

[1] بدہضمی [2] غور تو ن کا محاورہ [3] اینگھن [4] اخیر زہر [5] ہاتھ پاؤن سرد
[6] پیاس [7] آنکھون میں گڑھے پڑ جانا [8] محاورہ ہے یکے بعد دیگرے

جان لو سو گیا مریض اگر | پھر نہیں اسکے جان کا ہے خطر
آدمی بھیجکر خبر دینا | عسکو بھی اطلاع کر دینا
بس اوڑھا کر نصوح کو چادر | نکل گئے لوگ سب ادھر اور ادھر
پر جو بیتاب دل کو پاتے تھے | دبے[1] پیر آ کے دیکھ جاتے تھے
تھی مگر جو نصوح کی حالت | عبرت انگیز تھی وہ کیفیت
گو مرض کا تھا استدا[2] ہوا | پر ابھی تک تھے اُس کے ہوش بجا
شک غلط اسپہ غش کا ہوتا تھا | لوگ جو کہتے تھے یہ سنتا تھا
ابتدا میں نصوح کا تھا یہ حال | اپنے مرنے کا کرتا تھا نہ خیال
موت سے روح کو جو تھا پرہیز | اس تصور سے بھی تھا اسکو گریز[3]
چاہتا تھا نہ اُس کا دل زنہار | مرنے والوں میں کرے اپنا شمار
جن کی یہ رائے تھی نہیں بیجا | اون سے یہ اتفاق کرتا تھا
زیست سے اپنی جب ہوا مایوس | یہ مسرت نہ پھر ہوئی محسوس[4]
یاس شکل قضا دکھانے لگی | حالت اوسکی بگڑتی جانے لگی
موت کے طیر سب ہوئے ظاہر | قطع امید ہو گئی آخر
بس یقیں سے بدل گیا یہ گمان | ہوں میں اب تھوڑی دیر کا مہمان
موت کا اپنی جب یقین آیا | دم و فور الم[5] سے گھبرایا
پہلے دل میں جو اوسکے آیا الم | اس جہان کے فراق کا تھا غم
اس جدائی کا جانتا تھا وہ حال | نہیں ہوتا ہے جسکے بعد وصال
یہ وہی ہے سفر جو ہو ناتمام | اسی آغاز کا نہیں انجام
فکر کہتا ہے جس کو یہ غافل | ہے مسافر کی پہلی وہ منزل

[1] آہستہ سے [2] زیادتی [3] بھاگنا [4] معلوم [5] زیادتی غم

دردو دہے نہیں دوا جسکی | نہ افاقہ ہو جس سے ہی دمشی
بال بچوں کا جب خیال آتا | دیدہ غم سے اشک برساتا
کبھی دنیا کے سامانہ و سامان پر[۵۲] | چشم حسرت سے ڈالتا وہ نظر
کبھی دیہان آتا تھا جو بی کا | دل ہی دل میں یہ اپنے کہتا تھا
اور یہ فکر جان کھوتی ہے | یہ جوانی میں رانڈ ہوتی ہے
کبھی کہتا تھا اے میرے بچو | کم سنی میں یتیم[۵۳] رہتے ہو
کون ہے ہائے پالنے والا | کون ہے گھر سبھالنے والا
سو جاؤن کسی میں بیٹو نکو | ابھی ناکتخدا[۵۴] ہیں تین میں دو
وائے قسمت جو ہے بڑا لڑکا | وہ لڑکے پہلی ہی سے آوارا[۵۵]
منجھلے لڑکے کے سمت تھا یہ خیال | پاس کر لیگا انٹرنس[۵۶] امسال
اُس کی تعلیم ہو گی اب کیونکر | سارے منصوبے ہو گئے مٹ کر
ایک کوڑی کی بھی نہیں آمد | اب خدا ہی کریگا سب کی مدد
گاؤن ایک ہے جو پار سال لیا | اوسمیں جھگڑا[۵۷] ہے ہی داروں[۵۸] کا
ہیں بکھیڑے غضب کے آفت کے | آئے دن خرچ ہیں عدالت کے
وان سے آمد کی ہو گی فاک سیل[۵۹] | نہیں ہوتی وصول اور تحصیل
سیر[۶۰] کر کے جو نیل بویا تھا | لیجئے وہ بھی سب گیا گزرا
اسقدر تنگ ہے یہ میرا مکان | کوئی آجاتا ہے اگر مہمان
رکے تکلیف وہ جو پاتا ہے | میرے دل کو حجاب آتا ہے
تھا مصمم[۶۱] یہ قصد اب کے سال | دوہرے کمری بناؤن دو شمال[۶۲]

---

۵۲ سخت ۵۳ بن باپ ۵۴ بن بیاہی ۵۵ بدچلن ۵۶ یعنی گرکہ اسکول کا ایک درجہ
۵۷ حصہ دار ۵۸ راہ ۵۹ زمینداری خوہ کا بہت زیر
۶۰ تجربہ ۶۱ مضبوط ۶۲ اوتر

کر چکا سند و نسبت لکڑی کا | دیر[۱] دون میں خرچ بھیجدیا
کی پیادی سے فکر ایوں کی | ہے ادہر پیشگی رقم دیدی
روپیہ جو گدام میں ہیں پہنسے | اور تو اور وہ بھی سب ڈوبے
تھی خدا جانے اسکو کیا جلدی | آگئی کس قدر قضا جلدی
رہگیا یوں ہیں کیون نہ ہون بیتاب | لینا دینا سبھی حساب کتاب
کاش کچھ موت کو ترس آتا | اور بس بارہ سال جی جاتا
پھر یہ سب انتظام ہو جاتے | سارے جھگڑے تمام ہو جاتے
جو رقم تھی جہان وہ لے لیتا | جسکا دینا تھا اوس کو دیدیتا
جمع کر جاتا اک رقم والی | ہوتی جو گھر کے خرچ کو کافی
لڑکے جبتک سیانے[۲] ہو جاتے | کچھ محنت کماتے اور کھاتے
کرتا بچون کی اپنے شادی بیاہ | ہوتا یون ہائے میرا گھر نہ تباہ
دولت اچھی طرح کما لیتا | گھر کو بھی اپنے بین بنا لیتا
پھر فراغت سے جان دیتا میں | قبر میں جاکے چین لیتا میں
نہیں باتون کی فکر ہے ہر بار | ورنہ مرنے سے کسکو عقا انکار
سبھی دنیا سے ہیں گذر تیکن[۳] | سبھی پیدا ہوئے ہیں مرنے کو
یوں تو ہر ذی حیات کو ہے ممات[۴] | ٹھیک ہے وقت پر بڑا ہر بات
یوں تو کب حشر تک ٹھہرتا ہے | پر یہ مرنے میں کوئی مرتا ہے
ہیں ادہورے پڑے ہوئے سب کام | اور لبریز[۵] ہے حیات کا جام
ہائے اس وقت کا سبر[۶] امرنا | صرف میرے لئے نہیں ہے بُرا
بلکہ جتنے ہیں میرے اہل و عیال[۷] | اسمیں نقصان اونکا بھی ہے کمال

[۱] نام شہر [۲] کبیر [۳] جوان ہشیار [۴] صاحب زندگی [۵] موت [۶] ناتمام [۷] برا ہوا [۸] جورو بچے

گو بہ ظاہر نصوح نیک نہاد
تھا خیالات کا بہت آزاد

دل کی حالت کبھی نہ کہتا تھا
سب سے بیگانہ وار رہتا تھا

بال بچوں کو چاہتا تھا مگر
زیست کرتا تھا اس طرح سے بسر

نہ بہت بات کرنے کی خصلت
نہ بہت اختلاط کی عادت

انتظامات خانہ داری کے
کر دئے تھے سپرد بی بی کے

یوں وہ برسوں خبر نہ لیتا تھا
پر ضرورت پہ دخل دیتا تھا

جب وہ سنتا گذر گیا ہے کوئی
بڑی حسرت سے مر گیا کہ کوئی

خود جو آزاد تھا طبیعت کا
ایک تعجب سا اوسکو ہوتا تھا

رنج ہوتا نصوح کو نہ ملال
بلکہ کرتا تھا اپنے دل میں خیال

روتے ہیں زیست کی جدائی میں
لوگ ایسے بھی ہیں خدائی میں

شدنی ہو جو اُس سے کیا ڈرنا
چاہئے ہے ہنسی خوشی مرنا

چھوٹے کا ہے اوسکے پھر کیا غم
سب سمجھتے ہیں جس کو دار الم

ایک گذرگاہ عام ہے دنیا
نہیں جائے قیام ہے دنیا

رہروؤں کے لئے نہیں ہے یہ گھر
اک سرا ہے مسافروں کی مگر

اِدھر آئے اُدھر روانہ ہوئے
شب کو ٹھہرے سحر روانہ ہوئے

رنج واندوہ و آفت اس میں ہے
آئے دن کی مصیبت اس میں ہے

نہ اداؤں پہ اس کے ہو مائل
نہ کرشموں سے اسکے ہو غافل

ہیو فاشیک ہے خطاب اسکا
اک کرشمہ ہے انقلاب اسکا

روز جھگڑے بکھیڑے رہتے ہیں
ہر گھڑی دل پہ کوفت سہتے ہیں

---

۳ گھر ۵ ہونیوالی ۶ غم کا گھر ۷ سہنے کی جگہ ۸ روزانہ

گذرے ہیں جس قدر نبی و ولی
سب نے اسکو طلاق[1] بائن دی

کچھ نہیں دار فانی دنیا
ہیچ ہے زندگانی دنیا

جو مشیت[2] ہے حق تعالے کی
مصلحت سے نہیں ہے وہ خالی

یوں تو ہر اک قضا سے ڈرتا ہے
جیسے مجرم سزا[3] سے ڈرتا ہے

پر ذرا بھی کرے جو غور انسان
موت بھی اک خدا کا ہے احسان

ہر بشر کو پسند ہے جدت[4]
ہے یہ اسکے مزاج کی کجلت[5]

یہ سنا ہے کہ امرت ہوتے
برسوں کھایا جوگی من و سلوی[6]

آخر ایسی طبیعت اوکتائی[7]
اچھی شے سے بری ملی آئے

ہے عجب طرح کا مزاج بشر
ہوئی رغبت پیاز لہسن پر

بس یہی موت کا بھی ہے احوال
یہ نہ ہوتی تو زیست ہوتی وبال

رہ کے برسوں جہان میں آخر
لعنت انساں کرتے خود ظاہر

زندگانی سے روز یہ لڑتے
عاجز آکر کنوؤں میں گر پڑتے

جان اتنے یہ سب بحال خراب
جانتے طول[8] زندگی کو خراب

بلکہ کہتے یہ صوح کہتا تھا
مجھکو مرنے کی کچھ نہیں پروا

کوئی دنیا میں ایسی چیز نہیں
ہو نہیں جسکے فراق میں غمگین

بے تعلق جو اسقدر سمجھا
مگر نفس[9] نصوح کا یہ تھا

پر جو صدمہ[10] میں اور راحت میں
فرق یوں فرض[11] و واقعات[12] میں ہے

سنکے مرنے کی دوسروں کی خبر
ہوتا تھا وہ دلسے مرنے پر

---

[1] اپنی زوجہ کو ایسی طلاق دینا جسکے بعد رجوع نہ ہو سکے [2] مرضی [3] گناہ گار [4] نئی چیز [5] ٹیڑھا پن [6] میوہ اور شہد جو آسمان سے آتا تھا [7] بیزار ہونی [8] لمبائی [9] جان [10] ذات [11] عکس [12] مفروضہ [13] گذرے ہوئے حالات

سر پر آپہونچی خود جب اُسکے قضا — نکلا بود اوہ اور سب سے جدا
دل جو برداشتہ حیات سے تھا — بے خبر وہ تعلقات سے تھا
آئی شکل قضا جب اوسکو نظر — سب حقیقت کھلی یہ تب اوسپر
زن و فرزند و مال و زر گھر بار — اونپہ تھا سب سے بڑکے خود یہ نثار
دوش پر بار تھا علائق کا — سفر اتنا بڑا تھا علاقے کرتا
سامنا آفت و محن کا تھا — پاؤں ایک اک ہزار من کا تھا
ریل تو سیٹی دے چکی تھی اُدھر — اور یہ اسباب باندہتا تھا اُدھر
ایسی حالت میں گر یہ مرجاتا — اس زمانہ سے کوچ کرجاتا
نہ اِدھر لے اُدھر کا یہ رہتا — دین و دنیا سے تھا گیا گزرا
کیونکہ اسدم نصوح تھا حیران — گھیرے تھے سب تعلقات جہان
حق تعالےٰ کے کی مگر رحمت — نا امیدی سے بندہ گئی ہمت
دل میں اپنے کیا یہ اُسنے خیال — اب حماقت ہے فکر و رنج و ملال
موت سے زور چل نہیں سکتا — وقت آیا تو ٹل نہیں سکتا
کوئی آفت ہو پر قوی ہو دل — کچھ نہیں اضطراب سے حاصل
فائدہ کیا ہے جان اگر یوں دُن — پھر میں مردانہ وار کیوں نہ مرُن
دل سے ہوتے ہیں رنج و ملال — کچھ عجب شے ہے صبر و استقلال
بات یہ ذہن میں جو ہیں آئی — دی ہر اک چیز نے دکھلائی
یہ گھڑی نہ تھی اور یہ وقت وہ تھا — جب پلائی تھی ڈاکٹر نے دوا
کوئی اسکے ادھر تھا اور نہ اُدھر — یہ اکیلا پڑا تھا بستر پر
کچھ تھا ہمت سے دل کو اطمینان — اشتداد مرض کی کچھ تھی تکان

ل واہ حماقت ۲ تعلقات ۳ بیجا ۴ سفیوٹی ۵ بے حقیقت ۶ رفت

کچھ دوا نے کیا تھا اپنا اثر — جو کہ بالخاصہ تھی خواب آور[۱]
دل نے راحت سے تھوڑی سی پائی — ایک جھپکی سی نیند کی آئی
بند ہونا ہی تھا بس آنکھوں کا — کہ لفوج اور ہی جہان میں تھا
تھے خیالات جو کہ پیش نظر — بھر گئے سب دماغ میں جا کر
وہی مل جل کے یکدگر آئے — نئے پیرائے میں نظر آئے
خواب میں اور نے دیکھے یہ سامان — اک بڑا سا مکان عالیشان
تھا یہ ڈپٹی مجسٹریٹ[۲] کبھی — تھی ہوا وہ دماغ میں جو بھری
دھیان آئے اسی پہ پے در پے[۳] — کہ عمارت یہ ہائی کورٹ کی ہے
پر جو حاکم اس عدالت کا — دبدبہ[۴] ہے یہ اسکی صولت[۵] کا
جمع ہیں گو ہزارہا انسان — پر خموشی[۶] سے ہیں تن بیجان
کب کسیکو نظر وہ آتا ہے — پر سراک تھرایا جاتا ہے
رعب اور داب[۷] ہے یہ تپانیکر — چپ[۸] ہے ہر ایک صورت تصویر
بہ ضرورت اگر کلام کیا — چپکے سے تا بلند ہو صدا
ہے وکیل اور نہ کوئی پیروکار — آپ مجبور ہے وہاں مختار[۹]
کچھ ضرورت نہیں ہے دوسرے کی — ہو رہی ہے اپیل[۱۰] تا پیشی[۱۱]
اہل عملہ بھی اس کچہری کے — ہیں بڑے راستباز[۱۲] اور کھرے
بات بھی کب کسی سے کرتے ہیں — اپنے حاکم سے اتنا ڈرتے ہیں
نہیں چلتا وہاں کسی صورت — زور سی و سفارش و رشوت

---

[۱] مخصوص [۲] نیند لانیوالی [۳] ایک عہدہ حکومت انگریزی کا نام۔ فوجداری عدالت کا حاکم [۴] متواتر بار بار [۵] رعب [۶] ہیبت [۷] چپ چاپ [۸] دبدبہ [۹] اوفی قسم وکیل اور عرضی صاحب اختیار [۱۰] عدالت میں مقدمہ پیش ہونا [۱۱] بچے +

محکمہ عدل کا ہے وہ دربار — گرم انصاف کا ہے واں بازار

جتنے مجرم وہاں پہ ہیں حاضر — اونکی صورت سے ہوتا ہے ظاہر

ہیں جرائم خفیف[۱] یا سنگین[۲] — رحم سے پر وہ نا اُمید نہیں

رتبہ حاکم کے ہیں رفیع[۳] ایسے — اختیارات ہیں وسیع[۴] ایسے

کوئی اپیل[۵] ہے اُس سے اور نہ دخیل[۶] — فیصلہ کی نہیں ہے جسکی اپیل[۷]

حکم جو ہے وہ امر فیصل[۸] ہے — فیصلہ جو ہے وہ مدلل[۹] ہے

تا نہ باقی رہے کوئی حجت[۱۰] — ملتی ہے واں جواب کی مہلت

مہوس نے فروگذاشت[۱۱] ہوں — کرکے مجرم کو قایل و معقول

کرتا ہے عدل سے بہری تجویز[۱۲] — نہیں ہوتی ہے سرسری تجویز[۱۳]

اوسکا ہر فیصلہ ہے لاثانی[۱۴] — دودہ کا دودہ پانی کا پانی

ہے گواہوں میں احتیاط ایسی — نفر ملے صدق[۱۵] راست گوئی کی

شاہد جرم بلکہ ایسا ہو — آنکھ سے جسنے اپنی دیکھا ہو

ہوں وہ شاہد رفیق مجرم کے — دوست ہو یا شفیق[۱۶] مجرم کے

مل گئی مجرموں کو پھر ناگاہ — نقل فرد قرار[۱۷] داد گناہ

جسکو گہرا کے پڑھ رہا ہے کوئی — جسکو سنکر کے پڑھ رہا ہے کوئی

جتنے الزام ہیں لگائے گئے — سب کے سب ہیں صحیح پائے گئے

عرق شرم میں نہاتے ہیں — پھر یہ جی میں خیال آتے ہیں

---

۱ ہلکے ۲ بھاری ۳ بلند ۴ پھیلے ہوئے ۵ بلند ۶ بزرگ ۷ مرافعہ ۸ قطعی ۹ بدلائل
۱۰ بحث ۱۱ فیصلہ ۱۲ بادی النظری ۱۳ بے شک ۱۴ مثل ہے یعنی سچ جھوٹ سب کھلا جاتا ہے
۱۵ سچائی ۱۶ دوست ۱۷ اکرام ۱۸ محبت کرنیوالا ۱۹ فرد جرم جو بعد ثبوت جرم مرتب ہوتی ہے

ہم بُرے ہوں وہ بات کیونکر ہو
دیکھئے اب نجات کیونکر ہو

ہیاں پھر کچھ نصیح کو جو ہوا
یہ حوالات[۵۱] کی طرف پہنچا

اُسنے دیکھی وہان کی یہ حالت
کچھ عجب طرح کی ہے کیفیت

کیا لکھے نیند[۵۲] سے ہے نادم
اپنی اپنی جگہ پہ مجرم

مجرموں کی مناسب حالت
ہر کسی پر ہے سختی و آفت

اور ہے ایک جیل[۵۳] خانہ بھی
اس حوالات کی برابر ہی

کچھ عجب قید یونکی ہے حالت
ہے مشقت کڑی بڑی محنت

قید جو وان گناہ گارہیں سب
دیکھے پھانسی کے خواستگار ہیں سب

دیکھکر یہ نصوح وان سے پھرا
اوسکے ہوش و حواس تھے نہ بجا

پھر حوالات کا سمان دیکھا
زیر[۵۴] بچھونے[۵۵] و نکدان دیکھا

اجنبے[۵۶] تھے ہزارہا اونمیں
اور سنا سات[۵۷] تھے جا بجا اون میں

لوگ کچھ اونمیں دیکھے بھالے تھے
جو کہ دلی کے رہنے والے تھے

کچھ محلہ کے اُسکے تھے اشخاص
اور تھے کچھ عزیز و دوست بھی خاص

تھے جہانے گزرنے والونمیں
تھا شمار اونکا مرنے والونمیں

دیکھکر یہ عجیب کیفیت
خواب میں تھی نصوح کو حیرت[۵۸]

سوچتا تھا یہ کونسا ہے مقام
ہے خدا جانے شہر کا کیا نام

خوف چھایا ہے کسکے سطوت[۵۹] کا
کون حاکم ہے اس عدالت کا

سب ندامت سے سر جھکائے ہیں
اتنے مجرم کہان سے آئے ہیں

کیون گرفتار ہیں یہ بارالہ
میرے اہل وطن کا کیا ہے گناہ

---

۱ ایسا قید خانہ جسمیں قبل فیصلہ مجرم بند رہتے ہیں مشقت نہیں لیجاتی ۲ زیر نگاہ رکھنا ۳ قید خانہ جس میں بعد فیصلہ مجرم بھیجے جاتے ہیں ۴ نہان ۵ جان پہچان ۶ پرلیشان ۷ دہشت

مان یہ سب لوگ گئے ہیں اگر | حاضر اجلاس پر ہوئے کیونکر
ایک طرف پھر ہوا گزر ناگاہ | پڑ گئی اپنے باپ پر بھی نگاہ
یہ جو دیکھا تو آئی عقل گئی | اون حوالات[۵۲] میں وہ بھی
پہلے سمجھا نصوح نیک سیر[۵۳] | غلطی[۵۴] کر رہی میری نظر
پھر کیا غور جب تو پہچانا | نہ قصور نگاہ تب جانا
دور ہی سے جھکا کے اپنا سر | دوڑ کر گر پڑا وہ قدموں پر

کلام نصوح

آپ کیوں آئے ہیں یہاں حضرت | ہم سبھوں کی تباہ ہے حالت
آپ نے کیوں دلوں کو توڑا ہے | کسلئے ہم سبھوں کو چھوڑا ہے
غم سے ہم سب تڑپ رہے ہیں وہاں | اور یہاں آئے ہیں حضور کہاں

باب

عمل خیر[۵۵] سے تھی نا خوش[۵۶] حق | ہے گناہوں کی یہ جواب دہی
اور جو دیکھتے ہو تم یہ مقام | بس[۵۷] ہے دار[۵۸] المجزا اسی کا نام
جو ہے قہار[۵۹] و عادل و راحم | وہی اس محکمہ[۶۰] کا ہے حاکم

نصوح

جلد بتلا و قلب[۶۱] مضطر | کہ بڑے متقی[۶۲] تھے تم تو پدر

[۵۱] حاکم کی عدالت و انصاف کرنے کی جگہ [۵۲] تحقیقی زیر تجویز [۵۳] عمدہ و مخلص [۵۴] بھی [۵۵] عمل نیک [۵۶] خالی
[۵۷] بدلہ ملنے کا گھر [۵۸] مجرموں پر غلبہ پانیوالا [۵۹] عدالت [۶۰] صاحب زہرہ و عیاوت

کرتے تھے تم ہمیشہ نیک ہی کام اور تم پر گت ہو نکا الزام

باپ

آہ تم سے کہوں میں کیا بیٹا جرم بھی ایک دو نہیں صدہا
دیکھو یہ میرا نامہ اعمال سب گناہوں سے ہے سیاہ الال
دیکھکر سخت انتشار میں ہوں غور کرتا ہوں کیا جواب میں دوں
کوئی صورت نہیں برات کی ہاں بس اک آس ہے تو رحمت کی
یہی کاغذ نصوح نے پہلے ہاتھ میں تھے ہر ایک کے دیکھے
دل میں دنیا کا تھا خیال بسا وہ اسے فرد جرم سمجھا تھا
باپ کا اپنے نامہ اعمال دیکھکر کانپ اٹھا وہ نیک خصال
کفر و ناشکری و ریاکاری حسد و طمع و مردم آزاری
حب دنیا نفاق اور بخوت کبر و شرک و دروغ اور غیبت
غرض ایسا کوئی گناہ نہ تھا جو کہ اوس فرد میں نہ لکھا
دلیں بھی ہند کے جو تقریرات ڈھونڈتا تھا وہ ممنن اور دفعات
اگر اسکے عوض تھا ذہن میں لکھا آیہ و سورۃ کلام خدا

نصوح

کیا کہوں اے پدر تعجب ہے مرتکب تم ہو ان جرایم کے

ف۱ نیکی و بدعمل کی تحریر ف۲ پریشانی ف۳ بخشش ف۴ سہارا ف۵ بناوٹ سے ۔ کھانیکو عبارت کا کرنا ۔
آبیوں کا ستانا ف۸ عزت دنیا ف۹ ظاہر کچھ باطن کچھ ف۱۰ غرور ف۱۱ خدا کا شریک ٹھہرانا
ف۱۲ جھوٹ ف۱۳ سوگند کی یاد کرنا ف۱۴ تعزیرات ہند قانون فوجداری ف۱۵ قانون یہ فقرہ کے نیچے کی بعض دفعہ

باب

تم نے اعمال نامہ کو دیکھا | جو لکھا وہ ٹھیک ہے بیٹا

نصوح

یہ تو کہئے اب اسے خجستہ خصال[۵۱] | کیسی کر تو ہنیں لیا اقبال[۵۲]

باب

تمھیں انصاف سے کہو ایجاں | عذر و انکار کی مجال کہاں
کچھ بھی بہان جائے دم زدن[۵۳] ہنیں آہ | اسقدر ہیں میرے خلاف گواہ

نصوح

کون ہیں مستعد عداوت پر | کون آمادہ ہیں شہادت پر[۵۴]

باب

تو مفصل سنو بیان اسکا[۵۵] | ایک تو وہ فرشتے ہیں بیٹا
رہتے تھے ساتھ وہ خجستہ خصال | روز لکھتے تھے نیک و بد اعمال
اب کہیں وہ خموش رہتے ہیں | کہتے ہیں جو پتے کی کہتے ہیں
نہ کوئی بات دونوں سے تھی چھپی | نہ کوئی جرم اون سے رہا مخفی
جرموں کی ہے شہادت قطعی[۵۶] | عمر کا روزنامچہ ہیں میرے[۵۷]

[۵۱] نیک خصلت [۵۲] قبول جرم [۵۳] دم مارنے کی جگہ [۵۴] گواہی [۵۵] یہ رائے الگی ہی دی کی تردید کرتی ہے [۵۶] یقینی [۵۷] اعمال نامہ

کیا کرون عذر کیا جواب مین دون — سب صحیح و درست پاتا ہون
دوسرے ہین گواہ یہ اصفا[۱] — تا کہ کان آنکھ قلب دست و پا
نہیں کہنے مین کوئی عضو تن — مجھسے سب منحرف[۲] ہین سب دشمن
ہین کمربستہ[۳] میری ذلت پر — اور آمادہ ہین عداوت پر
جنکو غمخوار[۴] و یار سمجھے تھے — اور جنھین رازدار[۵] سمجھے تھے
آج اُنھون نے کیا سلوک ایسا — کہ نہین لشمہ تک[۶] لگا رکھا

تصوح

ہے دل مضطرب کو فکر کمال — کچھ مفصل اب اپنا کہئے حال

باب

جبکہ دنیا سے مین نے مُنہ موڑا — اور مین نے جہان کو چھوڑا
ہر گھڑی ہے یہان مصیبت کی — میں حوالات مین ہون تربت کی
اک تو ظلمت غضب کی چھائی[۷] — دوسرے بیکسی و تنہائی
دلپہ ہے حسرت و الم کا ہجوم — نہیں انجام کار کچھ معلوم
وہ ہے عادل بھی نوازگر ہے رحیم — ہے عجب حالت امید و بیم[۸]
جب حوالات میں ہے یہ ایذا — جیل خانہ کی پوچھتے ہو کیا
کروٹین بحر[۹] نار لیتا ہے — سامنے وہ دکھائی دیتا ہے
کل سزایاب[۱۰] اوسمین رہتے ہین — سب جہنم اوسی کو کہتے ہین
جو کہ جاتے ہین جہنم خاوہ کو — اونکو ملتی ہے آگ کھانے کو
ہے عقوبت[۱۱] کا سخت ہر پہلو — کانا کرتے ہین سانپ اور بچھو

---

[۱] بدن کے اعضا ہاتھ پاؤن وغیرہ [۲] پھرے ہوئے [۳] کمر باندھے ہوئے رہنے والا
[۴] راز جاننے والا [۵] محافظ و رکھوالا ہے یعنی گردن پر سوار ہو گیا یا کہ لشمہ تک باقی نہ رہا [۶] گویا کہ
دریا [۷] سنبھالے ہوئے [۸] ایذا

وہاں معصیت سے اس کے بھی بڑھ کر	ہے حوالات جیل سے بہتر
قبر ہی کے عذاب سہتے کاش	ہم حوالات ہی میں رہتے کاش

نصوح

ہاں تو پھر آپ کے مقدمہ کے	کیا ابھی تک نہیں ہوئی پیشی

باپ

ہے اسی کا تو خوف سب سے سوا	ہیں یہ کیا کہہ رہے ہو تم بیٹا
کہیں ایسا بھی کبر یا کرے	وہ ابھی پیش ہو خدا نہ کرے
بعد تجویز ہے تو آفت ہے	یہ حوالات بھی غنیمت ہے
دیکھتا جب ہوں نامۂ اعمال	نظر آتا ہے مجھکو سیہ امال

نصوح

خیر اب آپ اتنا تو فرمائیں	ہم اس آفت میں کام کیونکر آئیں

باپ

عاجزی اور خلوص سے بیٹا	حق سے میرے لئے کرے جو دعا
کیا عجب ہے کہ بخشدے وہ کریم	ہے خطا پوش وہ غفور و رحیم
میرے بہتے یہ کی ابھی ہے بات	ہوئی اک شخص کی اسی پہ نجات
اوسکو بھی تھا تردد انجام	اوس پہ بھی تھے میری طرح الزام

ف جاورہ موجب کی جگہ بوجہ بات ف انجام ستا صفائی غلب کچھ دنسے ھے کہنا ہو کہا چاہئے ف الزام پروس
ف بخشش ف فکر ف گناہ

اوسکے پیش ماندوں نے یہ کام کیا — حق سے کی اوسکے حق میں رد و دعا
عدل میں جس طرح وہ یکتا ہے — رحم بھی اوس میں انتہا کا ہے
ابھی پرسون ہوئی تھی اوسکی یاد — اور اوس سے ہوا تھا یہ ارشاد
مجھپہ مخفی نہیں ہیں تیرے گناہ — مثل شب نامۂ عمل ہے سیاہ
تجھ سے بہتر تیرے زن و فرزند — مضطرب ہیں وہ سب سعادتمند
تیری بخشش کے اب وہ صبح و مسا — کرتے ہیں مجھ سے گڑگڑا کے دعا
ساری باتوں میں اک یہ بات تیری — میرے بندے مجھے پسند آئی
تو نے دی ایسی تربیت اونکو — کہ ہوئی میری معرفت اون کو
تو نے اُن کو سکھائی تھی نیکی — تو نے تعلیم میری طاعت کی
ہوئی انزامون سے برأت تجھے — جا ہوئے سب قصور تیرے معاف
میرے مالک سے سچ کہو بیٹا — تم نے بھی میرے حق میں کی تھی دعا

تصوح

آپ نے جب سے انتقال کیا — ہم سبھوں نے یہ اپنا حال کیا
رنج سے غیر سب کی ہے حالت — یاد آتی ہے آپ کی شفقت
ابھی ہم سب کا مشغلہ ہے وہی — رات دن رونا پیٹنا ہے وہی
جب سے مقدر کر دیا تھا سوم — اور اوسی دھوم دھام سے چہلم
بخت میں بھی نہ کمی تھی میرے — خوب شہرت برادری میں ہوئی
سب کو تلخ آب و دانہ ہے اب تک — قبر پر شامیانہ ہے اب تک

---

۱ وارث ۲ فراکانام ۳ واسطے ۴ کیلئے ۵ پیچھے ۶ رات ۷ بال بچے ۸ نیک بخت ۹ شام ۱۰ خصوص ۱۱ شروع ۱۲ تعلیم ۱۳ ظرکی پہچان ۱۴ مرگئے ۱۵ مہربانی ۱۶ کام ۱۷ حیثیت کے موافق ۱۸ تیجہ ۱۹ چالیسوان ۲۰ ہرقسم کا کھانا پکانا ۲۱ عزیز اقارب ۲۲ کر

رسم دنیا ہوئی بہت کچھ ادا | پر دعا کا نہ اہتمام ہوا
ایسے شر[۱] میں پڑے گئے جھگڑے | نہ کسی طرح آجتک سلجھے
ہان ذرا اسکا تو سنائے حال | کچھ نہ کام آئے آپکے اعمال
نہ ہوئے کچھ مفید خمس[۲] و زکات[۳] | نہ ہوے سو[۴] مند صوم[۵] و صلوات[۶]

باب ب

گوش[۷] دل سے سنو تم اے بیٹا | ہر عمل کی ہے یاں سزا و جزا
کیوں نہیں یہ تو میری حالت[۸] | اونہیں اعمال کی بدولت سے
ورنہ ایسے بھی ہیں یہاں اکثر | جنکا احوال مجھ سے ہے بدتر
گو ہے ہر دل میں عبادت شرط[۹] | پر یہاں ہے خلوص[۱۰] نیت شرط
ہر عمل کے میری تئیں یہ حالت | جیسے موتی کی جیسے ہو قیمت
کیا بتاؤں میں اپنا حال زار[۱۱] | جب سے ایمان لیا گیا اظہار[۱۲]
سب سے پہلے یہی سوال ہوا | کون ہے کون رب[۱۳] تیرا ابتلا
چونکہ لوگوں سے وقت باز پسین[۱۴] | کی تھی ایماں کی تجھے تلقین[۱۵]
میں نے اوسکے جواب میں یہ کہا | وحدہ[۱۶] لاشریک رب ہے میرا
اس پہ ہونے لگی جرح[۱۷] یہ وہیں | یاد ہے یہ بھی تجکو یا کہ نہیں
نوکری جب تو چھوڑ کر آیا | ہو کے مجبور اپنے گھر آیا

---

[۱] حال ریت [۲] پانچوان حصہ مال غنیمت و دفینہ سے جو سادات ہے [۳] جسکے پاس سال بھر رکھ بقدر ۲۰۰ روپیہ سے اوپر ایک روپیہ خیرات دینا واجب ہے زاید رقم میں اسی حساب سے عمل کرنا لازم ہے [۴] نابود [۵] روزہ [۶] نماز [۷] کان [۸] جسے دل [۹] ضعیف [۱۰] بیان [۱۱] خالص [۱۲] آفرینی [۱۳] سکھانا [۱۴] ایک جسکا کوئی شریک نہیں [۱۵] لغوی معنی زخم لگانا اصطلاحی معنی گواہ نالش سے اسکے جملہ کیے سوالات

ایک مدت رہی جو بیکاری ۔۔۔ ہو گئی خرچ سب کمائی بھی
جب میسر ہوا نہ مایحتاج ۔۔۔ ہوا نان شبینہ کو محتاج
نوکری کی تلاش میں کیشر ۔۔۔ تو پھرا کرتا تھا ادھر سے ادھر
مضطرب ہو کے آہیں بھرتا تھا ۔۔۔ اور ہم سے دعائیں کرتا تھا
مدعا تیرا پر نہ لاتے تھے ۔۔۔ صبر ہم تیرا آزماتے تھے
حاکم انگریز جو ضلع کا تھا ۔۔۔ ایک وہ بھی ہمارا بندہ تھا
قول ایسا سے تھا ہماری دیا ۔۔۔ پر ورش کا تھا وعدہ تجھسے کیا
اسکے وعدہ کا آسرا تھا تجھے ۔۔۔ نہ یقین مے عہد کا تھا تجھے
کیا یہ تیرے کیا نہ تھا اقرار ۔۔۔ رزق کا رب ہے ہوتیں ذمہ دار
تجھکو تصمیم قلب اگر ہوتی ۔۔۔ جسارت گناہ پر ہوتی
قادر و رازق و رحیم جبیر ۔۔۔ حاضر و ناظر و سمیع و بصیر
جب ان اوصاف کو نہ پہچانا ۔۔۔ تو نے پھر اپنے رب کو کیا جانا
ہاتھ میں آگ کو کبھی نہ لیا ۔۔۔ نہ کبھی تو کنوئیں میں جا کے گرا
یوں تو نیکی بدی کو پہچانا ۔۔۔ سہل لیکن گناہ کو جانا
یا مرے کسی کا یقین نہ تھا ۔۔۔ کہ جہنم گناہوں کی ہے سزا
یا نڈر تھا تو نار دوزخ سے ۔۔۔ آپ نے اوسکے خوف تھا نہ تجھے
تو نے دیکھی تھی آتش دنیا ۔۔۔ اس سے بھی کم اگر اوسے سمجھا
تجھکو سب کچھ کیا معلم نے ۔۔۔ تو نے جو مانگا وہ دیا ہم نے

---

۱ ضرورت کی چیزیں ۲ رات کا کھانا ۳ پیسہ ۴ خواہش ۵ جو حصہ ملک ایک کلکٹر یا ڈپٹی کمشنر یا اصطلاح ریاست حیدرآباد کہ اول تعلقہ دار کے زیر حکومت ہوتے ۶ اشارہ ۷ پالنا ۸ اقرار ۹ روٹی طعام خوراک ۱۰ مضبوطی ۱۱ دل ۱۲ دیری ۱۳ قدرت رکھنے والا ۱۴ راحی دینے والا ۱۵ غیر رہنے والا ۱۶ موجود ۱۷ گمان ۱۸ سننے والا ۱۹ دیکھنے والا ۲۰ تعریفیں ۲۱ ننگ ۔

مال و زر آب سرد و گرم طعام | خواب و خورش و راحت و آرام
جو دیا اپنے فضل سے وہ دیا | ورنہ حق تیرا کون ہم پہ رکھا
تو نہ ہٹ دھرمی سے پر آیا باز | حسن تدبیر پر تجھے تھا ناز
تھی ہمیشہ سے یہ تری عادت | تجھ پہ جب آتی تھی کوئی آفت
مارتا تھا کلہاڑی تو اکثر | اپنے ہاتھوں سے اپنے پاؤں پر
خود ہی تو ایسے کام کرتا تھا | اولے الزام ہم پہ دھرتا تھا
دشمنوں سے بچائی تیری جان | تجھ پہ بے انتہا کئے احسان
نہ ہوا اتنا بھی مگر تجھ سے | کبھی اقرار اپنے منہ سے کرے
یہ ڈھٹائی یہ تیری ہٹ دھرمی | تقویتیں کھا کے اور ناشکری
جتنا میں رحم تجھ پہ کھاتا تھا | تو دلیر اور تنا ہوتا جاتا تھا
کیا نہ تھی موت کی نسبر تجھکو | تھا گھمنڈ اپنی زیست پر تجھکو
سب تر بندوبست ہم نے کیا | نیست سے تجھکو ہست ہم نے کیا
بے ہنر سے تفاعت نشری | اور ہمیں سے ہوا تنی بے غیری
اسقدر ہو گیا تھا تو خود سر | زندگانی چند روزہ پر
اسقدر کبر اسقدر نخوت | سمجھا تھا خارج از عبودیت

ہم حفاظت کریں تیری ہر دم | رہیں ہر حال میں نگہبان ہم
تھا ان احسانوں کا یہی بدلا | نہ ہمیں بھول کر بھی یاد کیا
جبکہ تھا تو ضعیف و لایعقل | جب تو نادان تھا اور تھا جاہل

---

۱ گھمنڈ ۲ اپانی ۳ سونا ۴ کھانا ۵ نہیں ۶ بے عدم ۷ نان یعنی وجود ۸ لباس انسانی
۹ مغرور ۱۰ تھوڑے دن ۱۱ غرور ۱۲ ننگی ۱۳ بیوقوف ۱۴ من پڑھ

تجھ میں اتنی بھی جب نہ تھی طاقت — کر سکے خود سے کچھ اٹھ حرکت
بیخبر تو تھا اور ہم ترے ساتھ — جانتا تھا نہ تھا پیا[1] ناتھ
ہر زمانہ میں لی بھی تیری خبر — تجکو پالا تھا دودھ پلوا کر
ہر تہہ جن کا تجھسے بڑھکر تھا — ناز[2] برداز تیرا اونکو کیا
دلیں ماں باپ کی محبت دی — اور ترے پالنے کی خدمت دی
اُن کو تیرا نگہبان کیا — پالا پوسا تجھے جوان کیا
سب یہ اوناسپاس[3] تجکو دی — عقل و ہوش و حواس تجکو دی
اکثر اوقات[4] جو اور تھے حیوان[5] — کر دیا تیرا تابع فرمان[6]
اسلئے یہ دی تھی تجکو شرف[7] — نہ کرے رخ بھی تو ہماری طرف
نہ اگر دم کے دم ہوا کھاتا — بس وہیں تیرا دم نکل جاتا
آب و دانہ بغیر دو دن بھی — نہ کبھی تیری زندگی ہوتی
تجکو سب نعمتیں عنایت کیں — خوانِ نعمت سے اپنے ہم نے دین
اسپہ یہ تیری ہیکڑی خودسر — تیرا قرضہ ہے جس طرح ہم پر
شکر لب پر کبھی نہ لاتا تھا — کھاکے نعمت تو بھول جاتا تھا
سارے احسانوں کے تھے یہ بدلے — تھا تجاہل[8] ہمارے ساتھ تجھے
منہ پہ آنکھیں تھیں اور اندھا تھا — کان رکھتا تھا اور بہرا تھا
چاند سورج زمین فلک تارے — بحر[9] بر پھول پھل شجر[10] سارے
عطر و ملبوس[11] و گوہر[12] خوش آب — مال و زر اور جواہر نایاب
الغرض ہم نے تیرے دم کیلئے — سارے سامان عیش جمع کئے

[1] چلتا پھرتا [2] نازاوٹھانیوالا [3] ناشکرا [4] جانور [5] مطیع [6] بیزبان [7] عظمت
[8] دریا [9] خشکی [10] درخت [11] کپڑے [12] موتی

ہم نے سب کچھ اٹھائے ناز تیرے — اور تو منحرف[۱] رہا ہم سے
ہم اگر چاہتے تو اک چیونٹی — تھی فنا کرنے کو تیرے کافی
ہم نہ کرتے اگر تیری امداد[۲] — تھا تیرا جسم ہی میں اتنا فساد
تیرا دشمن تھا خود تیرے گھر میں — وہی کرتا ہلاک دم بھر میں
ہم محبت کریں عداوت تو — ہم عنایت کریں بغاوت تو
کیا کیا تو نے اور ہم نے کیا — یہ صلا[۳] تھا جو تجھ سے ہم کو ملا
پہلے ہی تجھ کو یہ خبر دی تھی — تجھ سے تاکید ہم نے کر دی تھی
روح تیری میری ودیعت[۴] ہے — پاس تیرے میری امانت ہے
صاف براق[۵] روشن و پر نور — یوں چمکتی ہے جس طرح بلور[۶]
ایک جوہر ہے یہ بھی پاک و لطیف[۷] — رجس[۸] سے اسکو کیجیو نہ کثیف[۹]
سونپتا ہوں تیری حفاظت میں — نہ خیانت ہو اس امانت میں
آج تو روسیہ[۱۰] جو آیا ہے — اوسکی حالت یہ کر کے لایا ہے
اوسکو ظلمت[۱۱] بنایا جو تھی نور — دن کو تو نے کیا شب دیجور[۱۲]
ذرے[۱۳] بے آب و تاب کر لایا — روح کو تو خراب کر لایا
کھدیا تھا جہاں میں یوں رہنا — جس طرح سے مسافران سرا
تو نے اس کے خلاف میں یہ کیا — ایسا سویا کہ قبر میں جا گا
تو تو سیاح[۱۴] تھا مسافر تھا — متوطن[۱۵] بنا مقیم[۱۶] بنا
جانتا تھا جہان سے جانا ہے — پھر پلٹ کر وہیں تو آنا ہے
ہاتھ کا لونپنا اپنے دہرتا تھا — موت سے اتنا کیوں تو ڈرتا تھا

---

۱ پھرا ہوا ۲ خراب ہادہ ۳ بدلا ۴ امانت ۵ منیر چمکتا ہوا ۶ شیشہ ۷ شفاف ۸ گناہ ۹ گندہ
۱۰ کالا منہ ۱۱ اندھیری رات ۱۲ اندھیری رات ۱۳ موتی ۱۴ پھرنے والا ۱۵ وطن بنانیوالا ۱۶ رہنے والا

ناگوار اسقدر تھا یاں آنا | نام سے آنے کی مچل جانا
کھیل میں جی تیرا اہل تا تھا | موت سے دم نیز الکل تا تھا
تھا[۱] تو عبادت سے | بھاگتا تھا ہماری طاعت سے
اور دکھلانیکو گر نماز پڑھی | حالت اوسوقت ہوتی تھی تیری
تھا عبادت کا تیری یہ آئین[۲] | تو کھیں اور دل ترا تھا کھیں
تھا نمازوں کا حال سب خالی[۳] | سجدہ سہو[۴] سے نہ تھیں غالی
جتنے دنیا کے ہیں غرض دھندے | سب اوسیوقت یاد آتی تھے
پڑھتا تھا تو نمازیں جلدی | جس طرح گھاس کاٹتا ہو کوئی
تھی عبادت میری وبال تجھے | کچھ[۵] نہ قرأت کا تھا خیال تجھے
نہ رکوع و سجود ہے تھے درست[۶] | نہ قیام و قعود[۷] ہی تھے درست
تھا[۸] سجود کا نہ فکر مآل | نہ فضیلت کیوقت کا تھا خیال
زندگی بھر رہا یہی دستور | تھا فقط بوجھ اُتارنا منظور

---

[۱] نفرت کرنیوالا [۲] طریقہ [۳] رد نہیں [۴] مطلب یہ ہے کہ نماز میں ترا دل کہیں رہتا اسلیئے تجھے رکعتوں کے شمار میں سہو ہو جاتا تھا مسئلہ شرعی شکیات نماز کا یہ ہے کہ اگر دو رکعت نماز واجب مثل صبح و سفر جمعہ و چاند گہن و سورج گہن میں سہو یا تین رکعت والی نماز مغرب میں سہو ہو تو نماز باطل ہے مکرر پڑھے۔ چار رکعت والی نماز میں مثل ظہر و عصر و عشائی میں اگر پہلی دو رکعتوں میں سہو ہو جب بھی نماز باطل ہے چھوڑ دی تین اور دو رکعتوں میں اگر شک ہو اور شک دو سجدوں کے بعد ہوا ایسے اگر سجدہ کے بعد تیسری رکعت فرض کرنا چاہئے اور نماز تمام کرکے ایک رکعت نماز کھڑے ہو کر دو رکعت بیٹھکر اس شک کی عوض پڑھنا چاہئے تین اور چار رکعتوں میں دو سجدہ سہو یا پہلے شک ہو تو چوتھی رکعت (اردنکی نماز تمام کرنا چاہئے اور ایک رکعت سہو نماز کی بجالانا چاہئے اگر یہ شک ہو کہ دو رکعتیں پڑھی تین یا چار اور دو سجدہ سہو کے بعد شک آیا ہو تو چوتھی رکعت قرار دیکر نماز تمام کرے دو رکعتیں اور کھڑی ہو کر بجا لانا لازم ہے۔ اگر دو تین چار رکعتوں میں شک ہوا سجدہ سہو کے بعد جب بھی چوتھی رکعت کرا کر نماز تمام کرکے دو رکعتیں اور پڑھنا فرض ہے کھڑی ہو کر اور دو رکعتیں بیٹھکر جب نماز درست ہو گئی چاہے اور پانچ رکعتوں میں شک ہو دو سجدہ سہو کے بعد تو نماز حرم کرکے دو سجدہ سہو بجالانا چاہئے سجدہ سہو کی ترکیب یہ ہے کہ بیٹھکر مثل نماز کے دو سجدہ کرکے تشہد پڑھکر دو دیا سلام پڑھنا چاہئے اگر درمیان دو سجدہ کے چوتھی اور پانچویں رکعت میں شک ہوا بعد کو مثل سجدہ شک ہوا قبل رکوع شک دی چوتھی اور پانچویں رکعت میں تو دو سجدہ سہو لازم ہیں اور احتیاطاً دو رکعت نماز بھی بیٹھکر بجالائے۔

سال بھر سیر ہو کے کھاتا تھا — اور جو ماہ صیام آتا تھا
تیری حالت یہ رہتی تھی اکثر — تیس روزے بھی ہوتے تھے دوبھر
کبھی ناحق سفر کو جاتا تھا — اور مرض[1] کا کبھی بہانا تھا
حکم روزوں کا تھا جو ہم نے دیا — وہ بھی کب مصلحت سے خالی تھا
بھوک تا یاد بیکسوں کی ہو — قدر نا نعمتوں کی ہو تجکو
منکسر بھی کرے طبیعت کو — نفع بھی بخشے تیری صحت کو
یوں تو لونیکے کامون میں اکثر — کھانا کھاتا نہ تھا تو دن بھر
اس میں تو خوش تھا تجکو رد تھی — کچھ گلا تھا نہ کچھ شکایت تھی
میرے روزے تجھے تیری کھانیکو — کبھی رکھتا تھا گر دکھانیکو
صبح سے شام تک ہر اک لحظہ — بھوک کا شکوہ اور غلطش کا گلا
جھینکتا پیٹنا کبھی رونا — شدت ضعف و ناتوانی کا
وقت افطار روزہ کھولا اوہر — چارپائی پہ گر پڑا تو اُدھر
ایک ہی دن میں ایسا حال ہوا — جسم میں تیرے دم نہ تھا گویا
حرص اتنی تھی بڑھ گئی تیری — نہ کسی طرح[2] ہوتی تھی سیری
لو لگی ایسی تجکو عید کی تھی — جیسے قیدی کو چھوٹنے کی خوشی
یہ نمازیں تیری ہیں یہ روزے — اسپہ طالب[3] ہے اجر کا[4] تم سے
اپنے احکام سے ہے تو نہ گمان — تا کسی بات سے ہو انجان[5]
دیکھو سب کا ساتھ آفت میں — سب کے کام آیو مصیبت میں

[1] یعنی بحکم خدا سفر جائز میں روزہ رکھنا منع ہے مگر بلا ضرورت و ناجائز سفر بھی ماہ رمضان میں جائز نہیں ہے اور مریض کو بھی روزہ واجب منع ہے [2] پیٹ کا بھرنا [3] ملنے والا [4] بدلا مزدوری [5] ناواقف۔ بھولا

تیرا ہمسایہ[1] فاقہ کرتا تھا | اور تو پیٹ اپنا بھرتا تھا
تو نے ایذا کسی کی کب جانی | کب پلایا تھا پیاسوں کو پانی[2]
رات وہ جاڑوں کی وہ سرد ہوا | دانت سے دانت جسمیں بجتا تھا
یوں پڑوسی تیری بسر کرتے | تاپ کر آگ کو سحر کرتے
تجکو کس کا خیال ہوتا تھا | تان کر تو لحاف سوتا تھا
ہم نے جو تجکو مال و زر تھا دیا | تو نے نیچا سب اسکو صرف کیا
نفس امارہ[3] کا رہا بندا | نہ شفاخانوں میں دیا چندا[4]
نیک کاموں میں یوں تو بخیل[5] رہا | مدرسون کا نہ تو کفیل[6] رہا
در پہ تیرے وہ سر کو پٹکتا تھا | اور سائل کو تو جھڑکتا[7] تھا
تجکو تدبیر پر جو تھا نکیب[8] | کچھ بھی تقدیر کا خیال نہ تھا
دوسرے سے تجھے توقع[9] تھی | یہ نہ سمجھا کہ ہے خدا بھی کوئی
ہوئی کوشش نہ کارگر[10] سب دم | اوس گھڑی تجکو یاد آئے ہم
گر خدائی و سلطنت[11] میری | ہوتے محتاج تیری طاعت کی
تو اٹھالے نہیں اوسکے ای خود سر | تو نے باقی رکھی بھی کون کسر[12]
کی نہ فرمان[13] کی میری عزت | کی نہ احکام کی میری حرمت[14]
تو نے اپنا نمونہ نہ دکھلا کر | دوسرے بندون کو کیا ابتر
اپنے بچوں کو بھی کیا گمراہ | ہوئے برباد وہ بھی تو بھی تباہ

[1] پڑوسی [2] پیاسے کو پانی پلانا بڑا ثواب ہے جسکی پرسش روز حشر جسنے کسی پیاسے کو پانی نہیں پلایا یا ضرور ہوگی خدا العفو رے اون اشتیا پر جنہوں نے اپنے نبی کے نواسہ اور انکے ننھے ننھے بچونکو کربلا میں تین دن بھوکا پیاسا رکھا اور بے گناہ شہید کیا [3] انسانی نفس جو بری بری راغب کرتا ہے [4] دواخانہ خیراتی [5] کنجوس [6] مدد دینے والا [7] آیت قرانی فاما السائل فلا تنھر فقیر کو جھڑکنا منع ہے [8] بیوسا [9] امید [10] کام نہ آئے [11] بادشاہی [12] کمی [13] حکم [14] عزت بزرگی [15] یعنی جو تو نے کیا وہی تیرے مولا نے بھی تجھ سے کیا بچون میں قتل ہوتا ہے ماں باپ جو کرتے ہیں وہی اولاد بھی کرتی ہے۔

لوگ اُس دہر[1] سے گزرتے تھے
سامنے تیرے روز مرتے تھے

کیا نہ اتنا بھی تو سمجھتا تھا
کہ مجھے بھی ہے ایکدن مرنا

تجکو خود کتنا انقلاب[2] ہوا
طفلی[3] و پیری[4] و شباب[5] ہوا

موئے[6] سر بھی تجھے وبال ہوئے
دانت لوٹے[7] سفید بال[8] ہوئے

پیخبر دیکھکر تجھے سوتا
ہم نے غافل جگایا بہتیرا[9]

منہ پہ پانی کے چھینٹے بھی دیکر
ہم نے چوکایا ہے تجھے اکثر

سو رہی تھی مگر تیری قسمت
لی نہ کروٹ بھی واہ ری غفلت

کبھی جاگا نہ عمر بھر سویا
کل جو ہنستا تھا آج تو رویا

چشم پوشی[10] تھی ہمکو مدنظر
سخت گیری[11] بھی کرتی تو کس پر

اپنے بندوں پہ جنسی الفت تھی
گو ہمیں ہر طرح کی قدرت تھی

حال اونکے دلوں کا تھا ظاہر
موت اور زیست پر ہمیں[12] قادر

درگزر کرنے والا[13] ہم سا
نہ تو ہوگا کبھی نہ ہے نہ ہوا

کی جہاں ہم سے معذرت[14] جسنے
عمر بھر کے گناہ بخشدیئے

نہ انابت[15] کا جب کیا اظہار
توبہ کرنیسے بھی ہوئی جسے عار[16]

نہ ملا پھر بہانہ رحمت کو
حیلہ[17] ہاتھ آیا کچھ نہ رافت[18] کو

جوش میں گو ہمارا رحم آیا
نہ محل صرف[19] کرنیکا پایا

اوسی بندے سے ہمکو تھی الفت
جسکو تھی نسبت عبودیت

رحم کے گو دہیں بھی لیتے تھے
جرم بھی اوسکے بخشدیتے تھے

---

[1] دنیا [2] الٹ [3] بچپن [4] بڑھاپا [5] جوانی [6] بال [7] بارہ [8] آنکھ نہ کرنا [9] سنبھالکر
[10] صدقہ رکھنے والا [11] عذر خواہی [12] پرہیز [13] مہربانی [14] جگہ

اپنے بندے سے گو محبت تھی
لیکن اوسکی بڑی شکایت تھی

کون ہیں ہم نہ یہ بھی پہچانا
ہمکو معبود بھی نہ گردانا

دل میں سمجھا کیا تو خانہ خراب
ہے خدا میرا عالم[1] اسباب

کچھ نہ احکام تھے ہمارے سخت
پر عمل کرنا تھا نہ تو بدبخت[2]

شب کے سونے کو منع کب تھا کیا
کھانا کھانیکو ہم نے کب روکا

کیون اونہیں پھر بجا نہ لایا تو
اب بھی بدلفس ہے نہیں کیا تو

سوچ تو دلمیں اپنے اے بدبخت
اب تنا ہے جس[3] بنمات کی تخت

زیست میں اسکے ہوئی گر پروا
کف[4] افسوس آج کیون ملتا

اتنا بھی تجکو تو ہوا نہ خیال
جتنا اک پیسہ گر نیکا تھا ملال

تھوڑے نقصان میں ہوتا تھا بیچین[5]
ایک ذرا سی ہی غم میں کرتا تھا ہین

چاہ تھی دل میں مال و دنیا کی
دولت دین کی کچھ نہ پروا تھی

مال و زر کے زیاں[6] سے تھا مضطر
پر نہ تھا سی دین کی تھی خبر

ہوتی تھی جب کوئی نماز قضا
تجکو اتنا بھی غم نہ ہوتا تھا

جتنا ہوتا تھا تجکو اوسکا ملال
لوٹتا تھا جو کوئی جام سفال[7]

اب وہ بیہوشی اور نہ غفلت ہے
آج تجکو بڑی ندامت ہے

مگر اب کیونکر اسکا پائیگا حل
ہے یہ دار العجز[8] اک دار العمل[9]

یہ فسوسی سے ہے تیری پیدا
تو جواب اس کا دی نہین سکتا

ختم کرتے ہیں ہم مگر حجت
خیر اب دیتے ہیں تجھے مہلت

---

[1] فطرت دہریے مادہ کو خدا سمجھتے ہین اعیذ باللہ [2] بے نصیب [3] بخشش [4] ہتیلی [5] نوحہ [6] نقصان [7] مٹی کا پیالہ [8] بدلنے کا گھر [9] اعمال کا گھر

سوچ اور دیکھ نامہ اعمال — اب تو جانچسے پھر کرینگے سوال
دیگا اسکا جواب اگر معقول — فضل و رحمت سے ہم کرینگے قبول

فصل دوم

خواب سے بیدار ہو کر نصوح کو اپنے اور اپنے خاندان کے لایعنی زندگی پر سخت تاسف ہوا اوس نے تلافی مافات کا عہد کر کے فہمیدہ اپنی بی بی سے ماجرائے خواب بیان کیا اور اصلاح خاندان کیلیے اپنا مددگار بنایا

باپ کی اپنی دیکھکر حالت — چہا ئی دل پر نصوح کے بہت
کھل ہی گئی آنکھ خواب غفلت سے — دل دھڑکتا تھا اوسکا دہشت سے
دیکھتا کیا ہے پھر وہی سامان[۵۱] — وہی تیمارداریوں کا سمان
پاس بی بی بھی اوسکی بیٹھی تھی — اور آہستہ پنکھا جھلتی تھی
جب یہ دیکھا میان کی آنکھ کھلی — جان مین جان اک ذرا آئی
یہ ہوا تھا جو مبتلای وبا — دلمیں وہم اوسکے آتی تھی کیا کیا
سو گیا تھا نصوح آٹھ بجے — دو بجے جاگا خواب غفلت سے
ڈاکٹر کہہ گیا تھا یہ جب سے — سب کو تسکین تھی ذرا تب سے
سو رہے تو نہ وڑنا تم زنہار — یہ سمجھنا کہ بچگیا بیمار
پر ہوئے جاگنے میں جب تاخیر[۵۲] — شک ہوا عورتوں کو دامن گیر[۵۳]

[۵۱] کیفیت [۵۲] دیر [۵۳] دامن پکڑنے والے

ایک نے پھر تو ایک سے یہ کہا — بھی ہوئے ڈاکٹر کی کیسی دوا
کوئی تدبیر اب کرو جھٹ پٹ[1] — دو پھر ہو گئی نہ لی کروٹ
سو طرف اب خیال جاتا ہے — دیکھئے ہوش کیونکر آتا ہے
اتنے میں جو نصوح جاگ اوٹھا — شکر خالق کیا سبھوں نے ادا
بولی بی بی مزاج کیسا ہے — جلد بتلاؤ جی تو اچھا ہے
اچھے سوے ہوے نہ تکو خبر — رونا پیٹا رہا گھر بھر[2]
صبح سے ہے یہاں چاکہرام — دانہ پانی ہوا ہے سکو حرام[3]
تم جو بولو تو دل کو چین پڑے — کیسے بے تاب سب ہیں چھوٹے بڑے
لڑکیوں کے دلوں کو ڈھارس دیں — روتے روتے ہیں آنکھیں سوج گئیں
گو کہ اس نے بہت کیا اصرار — پر نہ بولا نصوح کچھ زنہار
ہمہ تن تھا خیال اسکا ادہر[4] — واقعہ خواب کا تھا پیش نظر
غوطہ زن تھا[5] تمام تفکر میں[6] — تھا وہ غلطاں[7] اسی تصور میں
دل سے رہ رہکے اپنے وہ کہتا — تھا یہ الہام[8] کوئی خواب نہ تھا
متاثر[9] ہوا وہ خوش کردار[10] — یاد آیا جو باپ کا اظہار
کی یہ غور اپنے حال پر جو نظر — بولا پھر اپنے دل سے وہ مضطر[11]
مجھکو مرحوم[12] سے ہے کیا نسبت — اون سے بدتر ہے میری سب حالت
وہ تھے محتاط اور خوش کردار[13] — خوش چلن خوش معاملہ دیندار[14]

---

[1] جلدی [2] یعنی کچھ نہیں کھایا [3] ضد [4] بالکل [5] غوطہ لگانیوالا [6] فکر [7] غمہ.....
[8] دیوتا ہوا [9] متجانب اللہ جو بات ہو [10] اثر لینا [11] فصلت [12] مجبور [13] رحمت کیا
کیا گیا مردہ کو کہتے ہیں [14] صاحب احتیاط یعنے گناہون سے بچنے والا [15] معاملہ کا سچا

پر عیان مجھپہ اسپنے ہیں سب راز — اگر پڑے سے بھی تو گندے[۵۳] دار نماز
الکسائی[۵۴] ذرا طبیعت اگر — نہ صلوات[۵۵] عشا پڑے اکثر
جب ہوئی فرصت اور چاہا جی — پڑھ لی ظہرین[۵۶] کی نماز کبھی
سو یا کرتا تھا پاؤں پھیلا کر — نہ پڑھی عمر بھر نماز[۵۷] بھر
نہ ہوا کوئی امر اگر مانع — گئے جمعہ کو مسجد جامع[۵۸]
جو ذرا دھوپ میں ہوئی تیزی — جانیکو پھر نہ چاہتا تھا جی
پر ہمیشہ سے یہ رہا دستور — عید کی پڑھتا تھا نماز ضرور
فکر تھی صبح سے نہانیکی — تھی خوشی عیدگاہ جانیکی
تھا بہت اشتیاق میلے کا — سر میں پڑتا تھا تیل بیلے کا
جاکے مسجد میں دل یہ کہتا تھا — کہیں جلدی سے ہو نماز ادا
ایسے طاعت کی تو یہ حالت تھی — جن میں تکلیف تھی نہ زحمت تھی
جس عبادت میں کچھ بھی تھی ایذا — جس طرح سے زکات یا روزا
اوسمیں پہلی ہی سے کوئی نوی — سوچ لیتے تھے حیلۂ شرعی[۵۹]
ورد صرف آیا مہینہ شعبان کا — ڈر تھا روزوں کے درمیان نجار[۶۰] پڑ جا
سب سے بڑھ کر یہ نسخہ تھا آسان — دوڑ کر پہنچے ہم طبیب کے یان
کبھی پوچھی دوا حرارت کی[۶۱] — کبھی معدہ کی کچھ شکایت کی[۶۲]

---

۵۳ ایک دن پڑھی ایک دن نہ پڑھی ۵۴ سست ہوتی ۵۵ نماز ۵۶ عصر کی نماز وقت ظہر دو پہر ڈھلے سے شروع ہو کر غروب آفتاب سے صرف چار رکعت عصر پڑھنے کے قبل ختم ہو جاتا ہے عصر کا وقت "کے بعد ہی شروع ہو کر مغرب کی نماز کے وقت ختم ہوتا ہے۔ ظہر کی نماز چار رکعت اور عصر کی بھی چار رکعت ہے مغرب کی نماز میں رکعت عشا کی چار رکعت ہے۔ نماز مغرب کا وقت غروب آفتاب کے بعد شروع ہو کر قریب نصف شب تک کے رہتا ہے یعنی چار رکعت عشا کی قبل تک عشا کا وقت نجار مغرب کے بعد ہی شروع ہو کر آدھی رات تک باقی رہتا ہے ظہر و مغرب کی نماز کے بعد صرف ایک شیخ فاطمہ علیہ السلام کا وقفہ عصر و عشا کی نماز شروع کرنیکے لئے کافی ہے
۵۷ نماز سحر کی دو رکعتیں ہیں۔ وقت نماز صبح صادق سے طلوع آفتاب کے قبل تک رہتا ہے
۵۸ وہ مسجد جہاں نماز جمعہ ہوتی ہے ۵۹ شرعی بہانہ جسکی مراعت آگئی ہے ۶۰ خفیف بخار ۶۱ یعنی ہم کو کبھی

پیشتر سے یہ بندوبست کیا — منز[۵۱] جو نکا لگا دیا لگا
اپنے نزدیک تھا یہ کیا مشکل — رمضان آتے ہی لیا سہل[۵۲]
اپنے آگے تھی کوئی یہ بڑی بات — مال دیتے تھے اس طرح سے زکوٰت
جب بقدر نصاب[۵۳] جمع ہو زر — اور اک سال یوہیں جائے گذر
اوسپہ حکم زکات ہے جاری — ہے یہی حکم ایزد باری
ہم یہاں ایک سال کے اندر — کرتے تھے بی بی کو ہبہ وہ زر
شرط ہے اک زکات میں یہ بھی — زر[۵۴] مسلوک کی تھی قید لگی
اتنا حیلہ ملا تو پھر کیا تھا — مول لے لیکے رکھدیا سونا
آجتک دی کبھی نہ ہم نے زکات — کچھ نہ کچھ سوچکر نکالی بات
شرک[۵۵] اور کفر کے قریب رہا — دین و ایمان سے بے نصیب رہا
اپنے تو نامہ عمل میں کہیں — عمل نیک کا پتہ بھی نہیں
نظر آئی بھی گر کوئی نیکی — تو کسی کام کی نہ وہ نکلی
کسی محتاج کو کبھی جو دیا — اک زمانہ[۵۶] سے اوسکا فکر کیا
کار بیہودہ کا کیا اظہار — اپنا احسان جتایا سو سوبار
نہ کیا کچھ بھی خوف رب قدیر — اوسکو سمجھا کئے ذلیل و حقیر
یون اکارت[۵۷] گیا ثواب کہ بھی — بلکہ بدعو[۵۸] کیا عذاب کو بھی
فائدہ مسند یہ عمل کیا ہو — خرچ[۵۹] کیا ہے طلائی[۶۰] خالص کو

---

۵۱ جو دو اقبل حباب کے مادہ فاسد جمع کرکے دفع ہوجیسے دستے پلائی دیتی ہے ۵۲ جلاب
۵۳ وہ تعداد رقم مسکوک جسپر زکات دینا واجب ہوجائے یعنی ۲۰۰ اور سال بھر جمع رہنا بھی
شرط ہے ۵۴ یعنی چاندی و سونا جسپر حکومت بادشاہ کا نام نقش کیا گیا ہو ۵۵ خدا کا شریک
دوسرے کو گردانا ۵۶ صدقہ چھپا کر دینا چاہئے کیونکہ مستحب ہے۔ زکات واجب ہے
اسکا علی الاعلان دینا جائز ہے ۵۷ ضائع ۵۸ بلایا ۵۹ لایا ہوا ۶۰ نرا کھرا سونا

ہے وہ نیکی بدی ثواب گناہ | جو عمل ہو نہ فربتًا للہ
ان خیالات سے نصوح کا دل | تر پاسینہ میں صورت بسمل
جتنی کرتا تھا اس میں فکر نصوح | اوتنی ہی کانپتی تھی اوسکی روح
پس ہوا دلپہ کچھ اثر ایسا | اُس نے بے اختیار رو کے کہا
اے غفور الرحیم ورب انام | خالق ذالجلال و والاکرام
مجھسے بڑھکر نہیں کہیں مینے | پُر گناہ و معاصی و خاطی
نہ ہوا ہوتا کاش میں پیدا | معصیت پر نہ مقتدر ہوتا
یا مصیبت ہی ایسی کچھ پڑتی | ملتی مہلت نہ سر اُٹھانیکی
میں گھنہ کر نیکو رہا زندا | بجلی ٹوٹی نہ آسمان گرا
پاک دنیا سے تو گزر جاتا | پہنچنے میں ہی کاش مر جاتا
بچ گیا آہ ہمیشہ کر کے بھی | بھیا کتنی زندگی ہے میری
مجھپہ لعنت ہے اب گنہ جو کرون | بلکہ اوسکے قریب بھی پھٹکون
اس سے مرنا بدرجہا بہتر | نفع ہے کمبخت اسمیں جینے پر
سوچتا تھا کبھی وہ نیک صفت | کیا کروں میں تلافی مافات
عدل انصاف کی یہ بات ہے دور | نہ سزا پاؤن اور کرون میں قصور
اب وہ مرنے کو کیا سمجھتا تھا | ایک آدنی سزا سمجھا تھا
وہ مرا جاتا تھا ندامت سے | لوگ سمجھے شاد اوسکی صحت سے
کبھی مالک سے اپنی کہتا تھا | نیک توفیق کر تو مجکو عطا

خدا کے لئے ۲ بخشنے والا ۳ رحم کرنیوالا ۴ گناہ کار ۵ خطا کرنیوالا ۶ صاحب اختیار ۷ رحمت خدا ۸ دور ۹ تھوک ۱۰ گزری یا تو نہایہ ۱۱ کم ۱۲ نرم ۱۳ اچھا ہونا ۱۴ ہدایت ۔

دل میں بھردی تجلی ایمان — رہون تا زیست تابع فرمان
شرم جرم وگناہ ایسے بڑھے — صدق دل سے دعا توبہ پڑھے
اپنے گھر کا جو پھر خیال آیا — اُن سبھوں کا تظر مال آیا
خوب برباد یون کے ڈھنگ میں ہیں — بی بی بچے سب ایک رنگ میں ہیں
دھیان جب یہ نصوح کو آیا — دوسرا اور اک ہوا صدما
خیر میں تو ہو اہی تھا گمراہ — کیا اونکو بھی اپنے ساتھ تباہ
عقابیہ اقصور میری خطا — سخت ڈوبے یہ بندگان خدا
آجتک کچھ خبر نہ لی اُنکی — کچھ نہ اصلاح میں نے کی اُنکی
تھا میں اس گھر کا مالک و سردار — نیک و بد کا میں اونکی تھا مختار
کردیے تھے سپرد میرے آہ — تو نے اونکے نفوس اے اللہ
کیا ضایع تیری ودیعت کو — کردیا یون تلف امانت کو
تھے جو میرے مطیع اور منقاد — یہ مجھے دیکھکر ہیے برباد
میں نگہداشت انکی گر کرتا — کیون اب افسوس اسقدر کرتا
یہ جو بگڑے تو ہو گا بدیہ اثر — انکی نسلیں بھی ہوچکی سب ابتر
میں نے اولاد سے عداوت کی — میں نے بویا جہان میں تخم بدی

---

۱ ردشتی ۲ سچے ۳ دعائے توبہ یعنے وہ دعا جو ترک گناہ آیندہ وعفو گناہ گذشتہ کے لئے پڑھی جاتی ہے وہ یہ ہے اَنِّی اَستغفرُ اللّٰہَ العظیمَ واَتوبُ الیہ اَشھدُ باللّٰہِ وجمیع اَنبیائہ ومَلٰئکتہ ورسلہ وجمیع خلقہ انی نادم علی ما سلف من الذنوب والمعاصی ومعترف بھا وانی عازم علی ان لا اعود والیھا وقد جاھدت اللہ تعالی علی ذالک العھد فی عنقی یطالبنی بہ یوم القیمۃ وصل اللہ علی محمد وآلہ ہمیشہ یہ دعا پڑھنا چاہئے۔ اور عمل کرنا چاہئے
۵ افسر ۶ ذاتمن ۷ برباد ۸ خبرداری ۹ خراب ۱۰ بیج برائی کا۔

عادتیں ہیں یہ نیک بندوں کی — دے کے بچوں کو تربیت اچھی
آخر اُس کا خدا سے پاتے ہیں — نیک اولاد چھوڑ جاتے ہیں
میں بُرا تھا تو میری بعد مرے — ہوگی دنیا میں یادگار بری
نسل میری جہاں میں پھیلی گی — یا بُرائی جہان میں پھیلی گی
جائیں گے جب یہ لوگ پیش خدا[۵۱] — اور کہیں گے ہماری کیا ہے خطا[۵۲]
کس نے ایمان کی ہمکو دی تعلیم — کس نے کی راہ نیک کی تفہیم
اشکوں سے منہ رضوح نے دھویا — زور سے چیخ مار کے رویا
دل سے اقرار دوسرا جو کیا — عہد اصلاح[۵۳] خاندان کا دھیا
کی دعا پھر کہ اے خدائے احد[۵۴] — اس ارادہ میں کر تو میری مدد
کردے مضبوط میرے قلب و جگر — بھر دے میرے کلام میں تو اثر
پھر یہ سوچا نصوح خوش کردار — نہیں آسان یہ کام ہے دشوار
مجھ اکیلے کی جان ایک طرف — اور سب خاندان ایک طرف
کام تنہا یہ ہو نہیں سکتا — تخم اصلاح[۵۵] بو نہیں سکتا
اک جوان صف کو توڑ سکتا ہے — اک چنا پہاڑ پھوڑ سکتا ہے
بس یہاں وہ مری مثل ہوگی — جیسے نقارہ[۵۶] خانہ میں طوطی
سوچکر پھر نکالی یہ تدبیر — ان میں سے اک کو کرلوں اپنا پیر[۵۷]
کچھ تو ہلکا کرے وہ بار میرا — ہو معین[۵۸] و صلاح کار مرا
کہا دل نے ہے کسلئے مضطر — نہیں بی بی کوئی ہے کوئی بہتر

---

۱ تعلیم ۲ خدا کے آگے ۳ سمجھانا ۴ درستی ۵ ایک ۶ بیج دینی کا
۷ نوبت خانہ ۸ صلاح مشورہ دینے والا ۹ مددگار ۔

کچھ بھلائی حذر کو کرنی تھی
کہ وہ مصور ابت تھی لکھی پڑی

جب ہوئی تھی نصیح کی شادی
کی تھی خالق نے خانہ آبادی

اون دنون میں شروع کچھ چرچا
لکھنے پڑھنے کا عورتون کے تھا

طبع ہو کر نکل رہیں تھین جدید
کچھ کتابین بھی عورتون کی مفید

ایسی باتون کا تھا نصیح کو ذوق
سیر کا تھا کتب کے بیحد شوق

دیکھکر اوسکو ہو گیا تھا یقین
عورتون کی جہالت اچھی نہیں

کچھ مضامین کھیں سے پڑھ پڑھکے
اپنی بی کی کو بھی سنائے تھے

بات یہ ہے جو بات ہوا جھی
سب کو معلوم ہوتی ہے وہ پہلی

اوسکی بی بی نے بھی کیا تسلیم
عورتون کو مفید ہے تعلیم

پھر وہ اپنے میان پڑھنے لگی
عقل بھی رفتہ رفتہ بڑھنے لگی

لکھنے پڑھنے لگی تھی وہ خوبی
پانچ ہی چھ مہینہ میں اردو

جب سے اتکت حال تھا اوسکا
کچھ نہ کچھ مشغلہ چلا جاتا

ہو دل لگکر پڑھے اور سنجیدہ
نام حق تھا نام فہمیدہ

اوسکا سمجھانا بھی بہت آسان
دلمیں یہ سوچکر ہوا شادان

بچون میں جنکی عمر ہی چھوٹی
ہوگی اصلاح اونکی بھی جلدی

مشکل اوسکی ہے جو سیانا ہے
ایک بیٹی ہے ایک بیٹا ہے

کہنے میں مان کی نہ پدر کی ہیں
دونو وہ اپنے اپنے گھر کی ہین

سلہ گھر آباد ہونا سلہ عیب کرنے والی سلہ فائدہ پہنچانے والی سلہ چلنا پھرنا اصطلاحاً
معنی نظر ڈالنا شلہ بے پڑھا شلہ بے معنون سوہ قبول نلہ نیک طبیعت نلہ کام
سلہ سمجھدار سلہ رہ نصیح کا نام ہے عقلمند سلہ نوش

اونکو کیا گھر کی کوئی کیا ڈنیٹے — بیٹی بیٹا جو ہون برابر کے
اب نصیحت ہی اونکو لاحاصل[۱] — بوڑھے طوطونکا پڑھنا ہی مشکل
وہ کہین گے نہین کہ ابّا جان — کیون اٹھائے ہمارے ایسے اٹھان
تمنے جو کچھ سکھایا ہمنے کیا — کچھ ہمارا قصور ہے نہ خطا
سونچکر یہ ہوا وہ بیقابو — ٹپکے چشم بصوح سے آنسو
غم تھا اس بات کا زیادہ ہے — بال بچے ہین دو[۲] تنکے آگے
اور اون کی برائیان کہ شر — انکی اولاد مین کرینگی اثر
دفعتین[۳] گو بہت نظر آئین — پر یہ دو باتین دلمین ٹھہرائین[۴]
یا تو اونکو درست کرلون گا — جیتے جی یا مین چھوڑ ہی دونگا
پھر اوسے دفعتہً[۵] خیال آیا — منجھلی بیٹی کا منجھلے بیٹے کا
نہ سمجھتا تھا اوسکو بھی آسان — اوسطرف سے بھی تھا نہ اطمینان
تھا جو اوسکا ارادہ مستحکم — نہ کر بار فکر[۶] سے ہوئی خم[۷]
کچھ ہلاکت[۸] نہ کم اوٹھائی تھی — طاقت اچھی طرح نہ آئی تھی
مگر اوس نے کہا یہ بی بی سے — تھوڑا سا پانی کرم کرو مجھے
شکر معبود[۹] کا بجا لاؤن — غسل[۱۰] کرکے ادا نماز کرون

قصیدہ

واہ کیا خوب تم نے اچھی کہی — اک ذرا آئو لے تو ناریل

[۱] بیکار [۲] یعنی بڑا لڑکا بڑی لڑکی نصیحت کی ایسی تین چیز صاحب اولاد پر گی تین [۳] مشکلین [۴] یکے بعد یکے [۵] مضبوط [۶] فکر کا بوجھ [۷] جھکی [۸] مصیبت [۹] فاعل پرستش [۱۰] نہانا
[۱۱] طاقت۔

دلکو میرے تعجب یہ ہوتا ہے[۱] ایسی جلدی نماز کی کیا ہے
میں تمہارا یہ مطلب اب سمجھی اچھے ہونے کی نذر ہے[۲] مانی
ہوا نادم[۳] نصوح یہ سنکر بس گھڑون[۴] پانی پر کیا اوسپر
غرق دریائے انفعال[۵] ہوا اور یہ دلمین اوسے خیال ہوا
گھر کی بی بی ہے میری حیرت مین عجب اوسکو ہی حق کی طاعت مین
ایسے مسلم[۶] پہ ہنستے ہیں کفار[۷] میرے اسلام سے ہی کفر کو عار[۸]
نرم[۹] سے رنگ چہرہ کا ہوا زرد ہوا تعجب[۱۰] سے بھر کے آہ سرد

نصوح

میں جو ہوتا نماز کا پابند اسقدر تم نہ ہوتین حیرت مند[۱۱]

فہمیدہ

کچھ سمجھ مین نہیں یہ آتی بات اسقدر رات کیون ہے فکر نجات
ہو تو لیجے دو پہلے نذر نیاز بھاگی جاتی کہیں نہین ہے نماز
کسلئے اسقدر ہے کد[۱۲] تمکو تندرست اچھی طرح ہو تو لو
سن کے اس سے نماز کی دہین[۱۳] ہوا فہمیدہ سے یہ چین جبین
دلمین اپنے مگر یہ پھر سوچا کیا قصور اسکا یہ ہے میری خطا
یونہین ہوتی ہی اوسکی رو بہ تباہ جسکا شوہر ہو دین سے گمراہ

---

[۱] حیرت [۲] پیشکش یا وہ فعل جو باظہار عقیدت کسی تمنا پوری ہونیکے عہد میں کہا جائے۔
[۳] جیب جانا [۴] محاورہ ہے یعنی شرم بہت آگئی [۵] ڈوبنا [۶] مسلمان [۷] کافر کی جمع
[۸] ننگ [۹] شرم سار [۱۰] تعجب [۱۱] کوشش، [۱۲] ذمت +

نصوح

کچھ نہیں خوف خالق غفار[۵۱] کیا کہا تم نے توبہ استغفار[۵۲]
فرض بندوں پہ ہے جو طاعت حق اوسکی پروا نہ بیٹھے کی مطلق
پھر نہایا بنصوح نیکساس[۵۳] لایا طاعت بجا بدلکے لباس
کی نماز اوسنے اسطرح سے ادا یوں مہذب[۵۴] کھڑا ہوا جیں خدا
جس طرح بادشاہ کے آگے کسی خولی[۵۵] کو ہوں پکڑ لائے
ہیبت[۵۶] حق سے کانپتا تھا بدن آنکھیں نیچے کئے جہاں تھا
حال دل جیسے سے نہ تھا پنہانی[۵۷] عاجزی و فروتنی تھی عیان
توبہ گویا گھٹنے سے کرتا تھا وہ جو کانوں سے ہاتھ دھرتا تھا
فرق عجز و نیاز کرتا تھا خم جھکتا تھا جو رکوع میں پیہم
خاک پر کر کے کرتا تھا سجدہ تاکہ حق عبودیت ہو ادا
طاعت حق وہ یوں بجالایا دیکھنے والوں کو ترس آیا
کچھ دنوں ضعف کی رہی شدت[۵۸] رفتہ رفتہ پھر آگئی طاقت
تھی وہ تکلیف یا کہ راحت تھی وہ علالت تھی یا کہ صحت تھی
مرد ایسا تھا جو دوا نکلا مرض ایسا تھا جو شفا نکلا
تھا وہ اندوہ[۵۹] باعث شادی وہ تباہی تھی وجہ آبادی
خصلتیں بھی مزاج بھی بدلا اب نہیں وہ نصوح پہلا جو تھا

---

۵۱ نام خدا ۵۲ ذات ۵۳ نیک بنیاد ۵۴ ادب کے ساتھ ۵۵ جس نے کسی کو مارڈالا ہو
۵۶ خوف ۵۷ چھپا ہوا ۵۸ انکسار ۵۹ بڑھاپے کے سوا غم۔

سیر و تفریح سے بھی منہ موڑا — دوستوں میں بھی بیٹھنا چھوڑا
ہو گئے اب تو داخل طینت — انکسار و تواضع و شفقت
پہلے سب لوگ اوس سے رہتے تھے دور — ایک ہی بدمزاج تھا مشہور
حال غصہ کا ہے یہ ادنیٰ سا — اوسکو بچے سمجھتے بوا
تیوڑا سکے ذرا ہوے جو کڑے — سہم جاتے تھے ڈر کے چھوٹے بڑے
کھانیکے وقت ایک آفت تھی — تیز یا کم نمک ہوا جو کبھی
اوس گھڑی کی تھی سیر قابل دید — بس چھنا چھن ہوئے پیالے شہید
سارا کھانا زمین پر پٹکا — بال بچون کو ہو گیا فاقا
ہوئی اسدن محلہ بھر کو خبر — کھانا پکا برائے نصوح کے گھر
بی بی سے منہ تھتھا ہوا خفگی — بچونکو بات بات پر گھرکی
ہے وہی اب نصوح نیک سیر — ڈھول سر پر بجے تو ہو نہ خبر
بلکہ بچون سے ہو کے رنجیدہ — چیختی پیٹتی تھی فہمیدہ
باپ کا ہے نہ کچھ خیال نہ در — شور کرتی ہیں کانپن جا کر
پا کے صحت نصوح جیسا تھا — اور گھر والون کو ہوا کھٹکا
غصہ ہر بات پر سوا ہو گا — اب مزاج اور چڑچڑا ہو گا
یہ جو چپ ہے تو لوگ کہتے ہیں — اب اسی سے خموش رہتے ہیں
لب سیو تم کھولتے بھی نہیں — ہیں خفا ہنستے بولتے بھی نہیں

سلہ دل بہلانا ۵۲ طبیعت ۵۳ بچون کو ایک مہمل لفظ بوا کہکے ڈراتے ہیں تاکہ ڈر کر نہ روئی حالانکہ یہ بہت بری بات ہے۔ بچون کے دل نازک ہوتے ہیں ڈرنے سے مختلف امراض پیدا ہونیکا اندیشہ اور بوا ہوا ناجوان ہو کر یقینی ہے ۵۴ قابل دید ۵۵ چھن کر برتن ٹوٹنے کی آواز ۵۶ غصہ کا انداز ۵۷ بیماری کی حالت میں برتری کا اظہار

دیکھئے کس کی شامت آتی ہے — دیکھئے کس پر آفت آتی ہے

برخلاف اوسکے تھی یہ کیفیت — اور سی اور ہوگئی حالت

ہوگیا تھا مزاج اوسکا سلیم[۱] — نرم دل بردبار اور حلیم[۲]

سامنے جو بُرا بھلا آیا — کھا لیا شکر حق بجا لایا

ایک اسکا مزاج کیا بدلا — رنگ گھر میں ہر ایک کا بدلا

پہلے جو لوگ اِسے ڈرتے تھے — اب وہ اس کا لحاظ کرتے تھے

جنکو تھی پہلے نفرت و وحشت — اب وہی اسسے کرتے تھے اُلفت

پہلے آتے تھے لوگ غیرت[۳] میں — دیکھکر مجھ کو اسے عبادت میں

کی یہ اچھی نصوح نے تدبیر — خود بخود اوسپہ بھی ہوئی تاثیر

منتظر یہ بھی تھا اسی کا مگر — اک ذرا لوگ ہو تو لین خوگر

تب کرون اپنا انتظام شروع — ہو نصائح[۴] کا اہتمام شروع

جب سے بدلی تھی اُسکی ہر عادت — آگئی تھی پسند اوسے خلوت[۵]

اک الگ کمرے میں یہ کوٹھے پر — بیٹھا رہتا اکیلا دن دن بھر

کوئی سمجھا یہ دیکھکر حالت — نہیں چرنہی اور ترنے کی طاقت

اور کسی نے کیا یہ دلمیں خیال — آجکل غنیدہ پڑ گئی ہے کمال

جانے آپسکا اتفاق[۶] مگر — ہوتا تھا اوسکی بی بی کو کھٹکا

دیکھتی تھی ہمیشہ وہ عمر[۷] از — کبھی چپ ہے کبھی ہر گھڑی ناز

آخر اک روز اس سے یہ پوچھا — کیا کیا کرتے ہو یہاں تنہا

اتنہ آیا کرو کبھی نیچے — دل ذرا بال بچون میں بہلے

---

۱ نرم ۲ تحمل کرنے والا ۳ غیرت ۴ نصیحتین ۵ تنہائی ۶ راز دار

نصوح

آج پوچھا ہے تنے شکر خدا
جب سے بیمار ہوکے میں اٹھا

دیکھے بدلے ہوئے میرے کھوار[1]
سبب اوسکا کیا نہ استفسار[2]

فہمیدہ

سچ کہا تم نے ٹھیک ہے یہ خیال
مگر اسکا وہ مجھ سے پوچھو حال

گو کئی بار دلیس کی سنیت
ہنوئی پوچھنے کی پر جرات

کچھ برا ماننے کی بات نہیں
تھا تمہارا مزاج تیز یہیں

ایک تو تھا برا آب و ہوا
جیسے کڑوا کریلا نیب چڑھا[3]

ملتفت بھی نہ پایا نکو اوہر
چھا گیا خوف اور رہم سب پر

سب سمجھے مجھے مزاج ہے برہم
پھر یہ جرات تھی پوچھ کی کچھ ہم

نصوح

تھا جو میں بدمزاج جد سے سوا
مثنبہ[4] نہ تم نے مجکو کیا

فہمیدہ

اسکو منہ کھولنے کی تھی طاقت
بات کر لیتی کسکو تھی جرات

---

[1] طریقہ [2] پوچھا [3] نیب جسے عوام نیم کہتے ہیں مثل ہے کڑوا نکریلا نیم چڑھا یعنی کریلا خود کڑوا ہوتا ہے اوس کی بیل نیم کے درخت پر چڑھنے سے (کیونکہ نیب بھی کڑوی ہوتی ہے) اور تلخی بڑھ گئی
[4] اگاہ

نصوح

خیر اچھا یونہیں سہی بہتر
ان دنوں میں خفا ہوا کیسے

اب جو غصہ مجھے نہیں آتا
لوگ کیا اسکا کرتے ہیں چرچا

فہمیدہ

پوچھتے ہو جو یہ تو مجھسے سنو
اک تعجب ہے اسکا گھر بھر کو

جتنے منہ اوتنی باتیں ہیں مشہور
سبھی کہتے ہیں اپنی اپنی حضور

ڈاکٹر نے دوا جو فصد کی دی[۱]
چڑ ہوگئی ہے دماغ میں گرمی

رائے ہے سبکی ہو تمہارا علاج
ٹھیک اتنا نہیں ہوا ہے مزاج

نصوح

کان دھر کے جو تم سنو تو کہوں
نہ دماغی خلل ہے اور نہ جنون[۲]

رہے ہر وقت ٹھیک میرے حواس
یاد سب ہے نہ تھا کوئی میرے پاس

ڈاکٹر نے دوا پلائی تھی
تب ذرا نیند مجھکو آئی تھی

پھر بیان ماجرائے خواب کیا
سب عیان و بکا اضطراب کیا

بڑھکے مردونکی قلب سے نرمی
عورتونکے دلوں میں ہوگئی گرمی

جب ہی تسلیم[۳] مذہبی کہہ کر
جلد کرتی ہے انکے دلمیں اثر

سنکے شوہر سے ماجرائے خواب
ہوئی فہمیدہ مضطر و بیتاب

خوف حق اسقدر ہوا طاری
غش کی حالت عیان ہوئی ساری

۱؎ دستوں کی بند کرنیوالی ۲؎ قسم جنون ۳؎ مذہب کا علم پڑھانا

تھی ادھر یہ نصوح کی حالت | بڑھتی جاتی تھی جوشش وحدت
ہوئی ہمدم جو اوسکی فہمیدہ | اب سہارا اک اور اوسکو ملا
ایسا رویا کہ غش بندھ گئی ہچکی | دیکھکر حال اوسکا بی بی بھی
اپنا منہ آنسوؤں سے دھونے لگی | چیخ کے بلبلا کے رونے لگی
تھا غرض کچھ عجیب حال وہاں | ساون اور بھادوں کا پڑتا تھا سماں
اپنے ہوش و حواس کر کے بجا | بی بی سے پھر نصوح نے یہ کہا

نصوح

یہ جو دنیا کے غم میں رونا ہے | مفت آنکھوں کا اپنی کھونا ہے
کسی ایذا میں بھی نفع سے خالی | ہے بس اک چیز رونے کے قابل
اسے بڑ کر بھی کوئی آفت ہے | جرم سب سے بڑی مصیبت ہے
الفعال گناہ پر رونا | بس یہی داغ معصیت دھونا
گریۂ عفو گناہ کی ہی سبیل[۵۲] | مغفرت کی ہیں اشک شرم کفیل[۵۳]
ایک ذریعہ یہ معذرت کا ہے | یہ ہے کفارہ[۵۴] معصیت کا ہے
رو کے دھوئیں گذشتہ بد اعمال | کریں آیندہ انتظام مآل
وہی توبہ ہے مستجاب اللہ | کرے انسان جسکے بعد گناہ
جو کرے عہد قایم اوسپہ رہے | کرد کھائے وہی جو منہ سے کہے

فہمیدہ

تم جو کہتے ہو یہ بجا ہے مگر | کی گناہوں میں ہم نے عمر بسر

[۵۲] رونا [۵۳] ضامن [۵۴] وسیلہ [۵۵] عوض۔

پھر ابا امید مغفرت ہو کیا	در جب قابل وا نہ رہا

نصوح

ہو کے فہمیدہ یہ خیال تمام	چپ رہو کفر کے کرو نہ کلام
قطع امید اوسکی رافت سے	ہو نہ مایوس اوسکی رحمت سے
وہ ہے جرموں کا بخشنے والا	ہے غفور الرحیم نام اوسکا
نہ غرض ہے اوسے طاعت کی	نہ ہے پروا اوسے عبادت کی
منحرف ہوں جو سارے اہل جہان	ترک کردیں عبادت یزدان
اوسکی شاہی و سلطنت میں کبھی	فرق آئے نہ اک سر مو بھی
اور اسی طرح گر تمام بشر	کریں طاعت میں اوسکی عمر بسر
ہو نہ اک رائی کے برابر بھی	قدر و عظمت میں اوسکی افزونی
یہی مستور اوس کو ہوتا اگر	کرتا پیدا ملک بجائے بشر
کوئی بندہ جب اوسے ڈرتا ہے	رو کے الحاح و عجز کرتا ہے
اوسکے رحم و کرم سے قربان	عفو کردیتا ہے وہ سب عصیان
مالک و راحم و غفور بھی ہے	یہ تو سب کچھ ہے پر غیور بھی ہے
نہیں ہرگز وہ درگزر کرتا	کوئی بندہ ہے شرک اگر کرتا

فہمیدہ

اپنے اعمال سے ہے مجھکو حجاب	ہوئی جاتی ہوں غرق آب آب

۱ کچا ۲ مہربانی ۳ پیدا ۴ اسم ذات ۵ چھوٹا دانہ ۶ زیادتی ۷ فرشتہ
۸ آدمی ۹ مرتبہ ۱۰ گناہ ۱۱ غیرت دار ۱۲ خدا کا شریک ۱۳ شرک کرنا ۱۴ قرار دینا

کچھ حساب اُن گناہوں کا بھی ہے | چشم پوشی کی انتہا بھی ہے
باپ ماں کو ہے پیاری گو اولاد | ہولی ہے ماتا بھی حد سے زیادہ
حرکتوں سے کلیم کے کیا | پر ہے میرا تمہارا جی کھٹا

تصوف

غلطی ہے کرو قیاس اگر | صفتوں کا خدا کی انسان پر
جسقدر باپ ماں کو اُلفت ہے | اپنی اولاد کی محبت ہے
اُس کے فضل و کرم کا اک شمہ | یہ مدار ج کہیں ہیں اسسوا
خوبے طفل و جوان و پیر میں ہے | جرم انسان کے خمیر میں ہے
وہ خطا سے نہ درگزر کرتا | اور گناہوں پہ گر نظر کرتا
پھر نہ آباد ہوتا سارا جہان | قابل قتل تھا ہر اک انسان
اوسکی شفقت کی کوئی حد بھی ہے | اوسکی رحمت کی کوئی حد بھی ہے
کر رہے ہیں گناہ ہم ہر چند | نہیں کرتا ہے بند رزق وہ بند
وہی پانی ہے اور وہی ہے مکان | وہی بھٹڑی ہوا وہی سامان
وہی راتیں بھی ہیں پے آرام | اور دن بھی وہی ہیں کرنیکو کام
جاڑا گرمی وہی وہی برسات | دال ہے اوسکے فضل پر ہر بات
اوسکی رحمت سے یہ بہت ہے دور | معذرت پر بھی عفو ہوئے قصور
پھر تو دونوں نے ہاتھ پھیلا کر | عرض کی پیش خالق و داور
توبہ ہم دونوں کی تو کر مقبول | از برائے رسول و آل رسول
صورت گل وہ پھر ہوئی خنداں | رخ دمیدہ سے طرب تھا عیاں

سلہ محبت مادری سلہ گڑا سلہ بہت زیادہ سلہ یعنی ہٹی میں جسکا پلا آدمی ہے شہ واسطے
شہ عذر کرنا شہ آل رسول یعنے فاطمہ زہرا علی مرتضیٰ حسن مجتبیٰ حسین شہید کربلا سید سجاد امام محمد باقر
امام جعفر صادق امام موسیٰ کاظم امام رضا غریب امام محمد تقی امام علی نقی امام حسن عسکری قائم آل محمد امام زمان صاحب آل رسول

ہیبت حق کا قلب پر تھا اثر | تھا بدستور چپ نصوح مگر

قصیدہ

اوسکی رحمت سے بد حواس ہو کیوں | کرلی توبہ تو اب اداس ہو کیوں

نصوح

ابھی ان باتوں سے ہو تم انجان | نام خوف و رجا[1] کا ہی ایمان
زور کیا اوسپہ کیوں بشر نہ ڈرے | کرے توبہ قبول یا نہ کرے
کرے مقبول تو عنایت ہے | رد کرے وہ تو کیا شکایت ہے
اور یہ سب سے بڑا ہے اندیشا | کیا بھروسہ ہو ہم سکو توبہ کا
ہمکو توفیق خیر دے جو خدا | جب ہی ممکن ہے عہد کا ایفا
ہو نہ گر فضل خالق یکتا | کچھ نہیں آدمی سے ہو سکتا
فکر یہ بھی ہے سب سے قطع نظر | چھائے کیونکر نہ ابر غم دلپر
ہم سے سرزد ادھر گناہ ہوئے | مغفت نیچے ادھر تباہ ہوئے
کیوں نہ بیتاب دل ہو اس غم سے | دیکھا دیکھی ہمارے سب بگڑے
ان پہ بھی دین کا اثر پر تا | رہتا ان باتوں کا اگر چرچا
کچھ کھلونے منگا دی جب روئے | بنیے خود انکے حق میں کانٹے بوئے
جانور پالنے کو ان کی آسے | انکو میلے تماشے بنیے دکھائے
میں خرابی کا ان کے ہوں بانی | دشمنی انکے ساتھ میں نے کی
ان غریبوں کا کیوں میں باپ بنا | کب میں ان نعمتوں کے قابل تھا

[1] امید

بچپنے میں یہ ہو گئے نہ یتیم — پھر نہ ہوتی انہیں بڑی تعلیم
بچے اشراف کے تو کھلاتیں — پاجیوں کی یہ عادتیں ہیں
ہے یہ اک نابکار[۵۱] کا عالم — ماش کے آٹے کیطرح بڑم
اینٹھا رہتا ہے ثانی[۵۲] شیطان — جیسے فرعون[۵۳] وقت یا ہامان[۵۴]
کبھی سینہ پہ ہے نگاہ جمی — ہے نظر دو نو یا زو پہ کبھی
کسلئے اسقدر ہے یہ تنتا — کیا کبوتر ہے یہ کوئی لنگا[۵۵]
پائجامہ میں چوڑیاں ہیں پڑی — سر پہ اک نوکدار ہے لوٹی
ہیں انگرکھے کی بند چھاتی پر — خود زمین پر ہے آسماں پہ نظر
اور جو وہ دوسرا ہے ناہنجار[۵۶] — اوسکے بھی کچھ عجیب ہیں اطوار
کوٹھے پر منہ اندھیرے آتا ہے — اور دھما چوکڑی مچاتا ہے
دو انگلیاں منہ میں رکھے دیتی سیٹی[۵۷] — ایک ٹکڑی کبوتروں کی اوڑی
دا ب کر ایک ہاتھ میں کنی[۵۸] — دوسرے ہاتھ میں لی ایک چھپنی[۵۹]
نو بجے دن تلک یہ حال رہا — باپ دادا کا نام خوب اچھلا
دس بجے مدرسہ جو جاتا ہے — مارے باندھیکا یہ بھی سودا ہے
اور پھر تیسرے پہر جو ہوا — لیکے چرخی[۶۰] اوڑانے کو چلا[۶۱]
شب کو بارہ بجے تلک اکثر — کبھی شطرنج[۶۲] ہے کبھی چوسر

۵۱ نابکار ۵۲ دوسرا ۵۳ نام بادشاہ مصر ۵۴ نام بادشاہ تبکر ۵۵ قسم کبوتر کا نام جن کا سر دُم سا رہتا ہے ۵۶ بدچلن ۵۷ آواز بنائی ہوئی ۵۸ ایک کبوتر کے پر لوچکر ہاتھ میں رکھتے ہیں جسے دیکھکر کبوتروں کی ٹکڑی مگر میں اتر آتی ہے ۵۹ لکڑی میں کپڑا باندھکر ہلاتے ہیں جس سے ڈر کر کبوتر اڑ جاتے ہیں ۶۰ جس پر ڈور چڑھاتے ہیں ۶۱ پتنگ ۔ ۶۲ کھیل کا آلہ

آٹھوین روز عید ملی چھٹی — صبح سے شام تک ہے یہ بیسی
تیسرا گو کہ سب سے ہے چھوٹا — پر وہ کمبخت ہے سر پر چڑھا
تم سے تو خیر غصب ہے بیباکی — سارے اہل محلہ ہیں شاکی
راہ چلتوں کو دیتا ہے ایذا — اسکو چھیڑا کبھی اوسے مارا
ایسے بچے نہ دیکھے اور نہ سنے — سب کے سب بدمعاش اور لچے[۵۱]
بدزبان بدمزاج بدخصلت — بے ادب بے تمیز بے غیرت
اپنی عزت کا پاس خاک نہیں — گالی دینے میں اونکو باک نہیں
باتیں بیہودہ ہیں تو فحش کلام — نہ زبان پر ہے بس نہ منہ کو لگام
لڑکیوں میں نہیں ہیں گو یہ عیوب — نہیں اونکا بھی ٹھیک پر اسلوب
لکھنے پڑھنے کا مشغلہ تو کہاں — کھیلتے ہیں وہ رات دن گڑیاں
نہ سہی گالیاں یہ کیا کم ہے — کوسنا کاٹنا تو ہر دم ہے
نہیں اونکی زبانیں ہیں بس میں — کھاتی ہیں بات بات پر قسمیں
بیٹھتے اٹھتے رات دن ہر دم — بس جناب امیر[۵۲] کی ہے قسم
دیکھکر یہ میں رنج سہتا ہوں — خون کے گھونٹ پیکے رہتا ہوں
بیخطا پر ہیں یہ صغیر و کبیر[۵۳] — سب ہماری تمہاری ہے تقصیر
نہ بری بات پر کبھی ٹوکا — نہ بری راہ سے کبھی روکا

فہمیدہ

بیٹھنے والے تم تھے باہر کے — کام سب کے سپرد تھے گھر کے
مجملاً اب سکو غم گھیرا ہے — یہ سراسر قصور میرا ہے

[۵۱] تہذ سے [۵۲] یعنے علی مرتضی علیہ السلام [۵۳] چھوٹے بڑے۔

قاعدہ ہے کہ باپ سے بڑھکے ۔ مان سے مانوس ہوتی ہین بچے
مانکا بچون پہ ہوتا ہے قابو ۔ سیکھتے ہین یہ مان کی سب خو بو
جب یہ بیہودہ باتین بکتے تھے ۔ اور جب تم انہین گھر لیگئے تھے
کرتی تھی مین حمایتین اُن کی ۔ سب بگاڑی ہین عادتین انکی
مین نے ان سب کو کر دیا ابتر ۔ ہے سب الزام میری گردن پر
ہائے ان کی برائیان جو جو ۔ جانتی ہون مین کیا خبر تمکو
کچھ رہے لاڈ مین نہ مجکو خبر ۔ کیا میری عقل پر پڑے پتھر
مجکو ان سے نہین ہے اطمینان ۔ ہے اب اصلاح خارج از امکان

نصوح

کیون نہ فوراً[1] ہو دلگیر ۔ بخیطا تم ہو میری ہے تقصیر
چاہتا جو مین کیا نہ وہ ہوتا ۔ تم پہ بھی اختیار تھا میرا
مجکو ان بچون پر بھی قدرت[2] تھی ۔ پر سراسر سری ہی غفلت تھی
انکی اصلاح سے ہو کیون مبدل ۔ غیر ممکن نہین پہ ہے مشکل
اب تمہارے خیال کیا یہ ہین ۔ چھوڑدون انکی باگ ڈھیلی مین
کہتے ہون تو نہ رادپر آئین ۔ پیٹ بھر کر خراب ہو جائین

فہمیدہ

نہین بننا بگڑ چکا جب کام ۔ اب یہ سمجھلیں یہ ہے خیال خام
کچھ کہے کوئی اپنی کرتے ہین ۔ کھیں بگڑے ہوئے سنورے ہین

[1] امکان سے باہر [2] زیادتی سے دور

دیکھتی ہو کلیم[1] کی حالت — ہی اک ادنی سی اوسکی یہ عادت
وہ بھلا سن کے چین لیتا ہے — باپ مانکو جواب دیتا ہے
کچھ اسی پر نہیں ہیں سب اچھے — جتنے چھوٹے بڑے ہیں اس گھر کے
غیر ممکن نہیں یہ خوب کہی — کہیں پڑھتے ہیں بوڑھے طوطے بھی
منع کرتی نہیں ہیں کچھ تمکو — تم سے پوشش[2] جو ہو سکے وہ کرو
پر میں اصرار کر نہیں سکتی — اس کی حامی میں بھر نہیں سکتی[3]
حال بچوں کا جانتی ہوں سب — جتنا کرتے ہیں میرا پاس ادب
مان تو ہوں پر وہ کیا سمجھتے ہیں — کوئی انّا[4] دڑا سمجھتے ہیں

نصوح

مان یہ سچ ہے مگر سنو میری بات — چاہے ہے ڈگی نہ پائی نبات[5]
کہہ چکی ہو زبان سی تم یہ ابھی — تربیت فرض انکی ہم پر تھی
بنت ماوری و فرزندی — جب تلک تم میں انمیں ہے باقی
تم سیکدوش ہوتی ہو کیونکر — فرض ہے وہ تمہاری گردن پر
یاد ہوگا تمہیں دوسرا حال — کسی بچے کا مخمر مزاج نڈھال
فکر میں تھی بجا نہ تھے حواس — لئے جاتا تھا میں حکیم کے پاس
منتظر تھا ادھر میں جانے کو — تم اٹھیں اوس کا منہ دھلانیکو
جب ذرا تم سے پینے کی جلدی — تب یہ جھنجھلا کے تم نے بات کہی
اک ذرا ٹھیرو دم تو لینے دو — او جلا کر نا بدل تو دینے دو
یون نہ یا ہر تم اس کو لیجاؤ — دیکھو پھر[6] ہر بجکو منواؤ

---

[1] نصوح کے بیٹے کا نام [2] کم [3] کسی کام کے پورا کرنیکا اقرار [4] بادی منضبط [5] بدلیقہ عورت

ہوگا میر اسلیقہ سب ظاہر
کیا کہیں گے حکیم جی آخر

کیسی ہے بدتمیز گھمروالی
نہیں بچوں کو صاف بھی رکھتی

ٹھیک بیٹک تھی وہ تمہاری بات
اب سنو غور سے ہماری بات

جائیں گے جب حضور رب علا
دل ناپاک لے کے یہ اپنا

کیا خدا کو جواب دوگے تم
واں تو چھوٹے نہیں بنوگی تم

دوسرے انسے جب محبت ہے
پھر یہ کیا اقتضائے[1] الفت ہے

چھوڑ دیں ہم انہیں مصیبت میں
کام آئیں نہ ان کے آفت میں

اور مصیبت بھی وہ مصیبت ہو
جسکا باعث بھی ہوں یہیں دو تو

یہ تو ظاہر ہے ہم نے غفلت کی
انکی اصلاح فرض ہم پر تھی

تمہیدہ

تم کہو میں تو یہ نہیں کہتی
ان کی اصلاح مجھپہ فرض نہ تھی

بلکہ مجھکو یقین ہے اس کا
کہ گیا وقت پھر نہیں آتا

ہے فضول اب یہ کوشش و زحمت
سعی برباد رائیگاں محنت

نصوح

تم سے جو ہو سکے کرو تدبیر
ہے عبث کار نیک میں تاخیر

کوشش و فکر ہے ہمارا کام
نہ اثر ہو تو ہمپہ کیا الزام

اور ہو ابچوں پہ فضل خدا
اُس نے تدبیر میں اثر بخشا

اگر ان کی بدل گئی عادت
پھر تمہیں کو خوشی بھی بے غایت

[1] محبت کا تقاضا۔

تربیت اِن کی ہے بہت مشکل | یہ سمجھکر ہو چھوڑتی کیون دل
فہم کی ہے تمہاری یہ غلطی | ہو گی حجت تمام چہ نہ سہی

فہمیدہ

تمکو صاحب ہے اس میں کو اصرار | میرے نزدیک ہے مگر دشوار
غیر ممکن یہ بات ہے دیکھو | فیصلہ جو مرے تمہارے ہو
مرد کی پھر بھی ہوتی ہے ہیبت | نہیں میری تمہاری اک حالت
دم میرا ناک میں یہ کرتے ہیں | کچھ لہو دڑتے ہیں تمسے ڈرتے ہیں
تمکو تو کچھ بھلا سمجھتے ہین | وہ مجھے کیا بلا سمجھتے ہین
شیخ چلی[۱] کا اک خیال ہے یہ | غیر ممکن ہے یہ محال ہے یہ
کہ یہ اب راہِ راست پر آئیں | جو ہیں ارمان ہمارے بر آئیں
مارنا کیا گہرک نہین سکتے | بیٹا بیٹی جو ہون برابر کے
عادتیں پھر چھٹیں کی وہ کیونکر | جنکے ہیں مدتون سے یہ خوگر
اک تو سختی کی انپہ ہم نے اگر | سب کرینگے تھڑی تھڑی ہم پر
دوسرے آئے گی یہ اور آفت | ہو گی دونی انہین ضد اور نفرت
فرض کرلو کہ ہم نے کی نرمی | نکلے گا سیدہی انگلیونسے نہ گھی
نہین کہنے کا میرے تمکو یقین | اسمین ہونا ہو اتنا کچھ بھی نہین

نصوح

سن تو لو میری آنجہانی خصال | سبھی ممکن ہے ہو جو استقلال

[۱] کہتے ہین کہ شیخ چلی ایسے خیالات کیا کرتا تھا جو ناممکن ہے تھے اُسکا نام ایک مثال ہو گیا ہے جو کام ہو سکے

اب بھی باز آؤ اپنی سٹ سے کہیں
بک رہا ہون مین تم سمجھتے نہین

مجکو اسکی نہین ہے کچھ پروا
کہ زمانہ کہے گا مجکو بُرا

جو کہے گا کوئی وہ سن لون گا
فرض ادا کر رہا ہون سمجھو نگا

خود سمجھتا ہون مین کہ سختی اب
ہے بڑے لڑکون پر مناسب کب

ہے خفیف سی مگر بجی بلکہ نازیبا
اولٹا ان دونون کا اثر ہو گا

ہو گی سختی کی جا پہ نو سختی
اور نرمی کی جا پہ نرمی بھی

دل گواہی یہ میرا دیتا ہے
ہونے والا نتیجہ اچھا ہے

بچے آخر یہ آدمی کے ہین
عقل و ہوش و حواس رکھتے ہین

اتنی سی بات کیا نہ سمجھین گے
اپنا اچھا بُرا نہ سمجھین گے

اتنی سختی عمل مین لاؤن گا
باتون باتون مین یہ سناؤن گا

جو نہ مانے گا میرا دل ہے کہا
مین نہ اوسکا نہ وہ شریک مرا

گر رہ پر تمہین بھی پاؤن مین
بس جو کہتا ہون کر دکھاؤن مین

تم جو ہو بے شریک حال رہو
ہر طرح حامی و معاون مجکو

بچے ہر بات پر یہ ہے دستور
ڈھونڈھتے ہین سہارا ماں کا ضرور

تم سے بڑھکر قصور ہے میرا
تمکو الزام دے نہین سکتا

تم نے جبتک مدد نہ کی میری
نہ کبھی ایک بھی چلی میری

نہ سہی اور کچھ تو اتنا کرو
چھوٹے بچونکو تم سنبھالے رہو

فہمیدہ

دل و جان سے کرونگی مین امداد
کیا یہ چاہو نگی بچے ہون برباد

سلہ کڑا پن۔

میں بُرا جیتون انکا خوب کہی
ہوئی دشمن میں ان کی مان نہوئی

لڑکے جبوقت تک کہ چھوٹے تھے
مجکو بیشک یہ مان سمجھتے تھے

ہیں بیگانہ این جو عادتین انکی
کرتی تھی میں حمایتین ان کی

ہوش آیا ہے جیسے نام خدا
نہیں سنتا ہے کوئی میرا کہا

بے لحاظ ہون ایسے لڑکونسے
بات آٹھ آٹھ دن نہیں کرتے

لاکھ چیخون میں جاتی ہون جو کہیں
پھر کر منہ کو دیکھتے ہی نہیں

لڑکیون کا یہ گر ہے یہ دستور
بیٹھی رہتی ہین میرے پاس ضرور

مجھسے وہ کچھ نہ کچھ تو ڈرتی ہین
سامنے میرے کھیلا کرتی ہین

مدد اتنی ضرور لیں دیجی
تا بہ مقدور اوٹھا نہ رکھو تجی

اور وہ بچے ابھی جو ہیں نادان
ٹھیک ہو جانا اونکا ہے آسان

تہ کر فکر میں سمجھ لون گی
اون کا کیا موم کی ہین تاک ابھی

نہیں دشوار و سخت ہے ایسا
کچی لکڑی کا سیدھا ہو جانا

کیا عجب ہے کہ خود سی رغبت ہو
منہ سے کہنے کی بھی نہ حاجت ہو

اُنکو تعلیم دیتی ہے فطرت
نقل کرنے کی ہوتی ہے عادت

نہین رہنے کا ہے یہ غم جو کچھ
وہ کرینگے کرینگے ہم جو کچھ

بات ہے تھوڑی دیر کی یہ ابھی
کی حمیدہ نے تو قیامت ہی

خاک منہ میں میرے کہون میں کیا
ہو گی یہ عقلمند صدے سوا

چھ برس کی بساط کو دیکھو
اور بڑی بوڑھونکی سی باتونکو

یہ تعجب تھا صبوح نے یہ کہا
جسلد بتلاؤ واقعہ کیا تھا

لہ اپنے مقدور تک ٢ نقل

فصل سوم

حمیدہ اور منجھلی بی بی حمیدہ کی گفتگو

ہنس کے کہنے لگی وہ سحر بیان — ہوئے درج دہن سے در افشان
کچھ حمیدہ کے ہیں عجب انداز — اب جو دیکھا ہے نمکو پڑتے ناز
مجھسے کیا پوچھتی ہے وہ نادان — یہ بتاؤ تو سہم سے امان جان
کرتے ہیں روز ابا جاں مرے — کیوں یہ اٹھ بیٹھ نا نہ منہ دھوئے
منہ کے بل گر کے سر اٹھاتی ہیں — اور کچھ بد بدا تی جاتے ہیں
بولی میں پڑھتے ہیں نماز خدا — بھولے پن سے کہا نماز کیا
یہ بھی امان ذرا بتاؤ تو — واہ وا کہتے ہیں خدا کسکو
سنتی ہوں میں جو ذکر آتے ہیں — لوگ تمہیں خدا کی کہاتے ہیں
آپ تو لوگ کرون کو بھی سہر بار — کہتے ہیں غصہ میں خدا کی مار

بین

اے مری جان نماز طاعت ہے — اپنے معبود کی عبادت ہے
سندے ہم سب ہیں کبریا ہی وہی — جس نے پیدا کیا خدا ہی وہی
وہ خبر سب کی لینے والا ہے — وہی روزی کا دینے والا ہے
ہر کٹھن میں بھی کام آتا ہے — مارتا ہی جلاتا ہے

سلہ ہتیلی سلہ منہ سلہ موتی گرانیوالی۔

حمیدہ

اچھی امان میری بتا و ذرا — تم کو بھی اس سے ہے کیا پیدا
کیا ہے سب کا جلانیوالا وہی — میری ننھی کا ابّا جان بھی

نعیمہ

مرحبا منہ تو چوم لوں میں ذرا — واہ تم خوب سمجھیں ماں بیٹا

حمیدہ

جب خدا رزق دیتا ہے تو یہ کیا — گھر میں بلّی کے دودھ کیوں رکھنا
دودھ پھر ہماری ننھی کو — دودھ تم کس لئے پلاتی ہو

نعیمہ

تب ہے صدقے سمجھ تو یہ بیٹا — پالنے والا آخر خدا ہے برساتا
گر نہ چاہے وہ خالق باری — نہ اگے دانہ سبزہ تر کاری
خاک سب میری جان پھر کھائیں — ساری دنیا کے لوگ مر جائیں
پالنے والا بچوں کا ہے وہی — سینہ میں دودھ اتارتا ہے وہی
اک تمہاری ہے دودھ کے بچے — کیا مصیبت اٹھائی تھی سینے
خوش تھا ہر ایک دن جو ننھی کا ننھا — دودھ اتارا دن میرے اترا تھا
دودھ کا زور کچھ ہوا ایسا — دفعتہً جاڑے کا بخار چڑھا

لہ چھوٹی بہن سے مراد ہے سلہ بہت۔

تپ کی غدت بھی کس غضب کی تھی
آنچ اک جسم سے نکلتی تھی

دو پہر بھر بخار کا آنا
دودہ کا اور وہ تاؤ کھا جانا

لاکھ زیرہ[۱] پیاز[۲] ستاور کھائی
کوئی چپڑ[۳] چپڑ دوا بھی اس نے پائی

ان حکیموں کا بھی علاج کیا
اور نمک[۴] بھی پڑھا یہ کھایا

روز داداترے خدا نخعے
طشتری[۵] مجکو لکھ کے دیتے تھے

دودہ ایسی گھڑی کا سوکھا تھا
نہ اُونتر تا تھا پھر نہ وہ اُتر ا

غیر حالت تمہاری بھوک سے تھی
انار کھنا پڑی مجبوری

رکھ کے انا گر وہ کوفت سہی
نہ میسر ہو دشمنوں کو بھی

زندگی کے تمہاری تھے لالے
پل گئیں تم خدا خدا کر کے

حمیدہ

حال معلوم ہی یہ مجکو نہ تھا
پھر تو اللہ ہے بہت اچھا

روزی دیتا ہے وہ زمانیکو
پانی پینے کو کھانا کھانیکو

وہ خبر بچون کی بھی لیتا ہے
میری ہنسی کو دودہ دیتا ہے

اوسکو ہم سے جو اتنی الفت ہے
کیا خدا سے کوئی قرابت ہے

مین

چپ رہو توبہ تو بہ اے بیٹا
اوسے رشتہ ہی کچھ نہ کچھ ناتا

[۱] ایک دوا کا نام [۲] یہ بھی دوا کا نام ہے دودہ زیادہ ہونیکے لیے مفید ہے۔
[۳] ارہا ٹیڑھی بتائی ہوئی دوا [۴] نمک پڑھکر دودھ اُترنیکے لئے کھلاتے ہین عامل لوگ کمانے کی ترکیبین ہین لیے اُتر [۵] دعا لکھی جاتی ہے اسماء خدا کے برکت سے دودہ اُتر آتا ہے ۔

بندے ہم سب ہین وہ خدا ہے ہمارا نام	عورتین لونڈیان ہین مرد غلام

حمیدہ

نہین آیا سمجھ مین ہون بیتاب	اچھی اماں مجھے بتاؤ شتاب[1]
کھین لونڈی غلام سے اپنے	کوئی کرتا بھی ہے سلوک ایسے
کیون عنایت یہ اسکی ہے ہم پر	مہربان باپ سے جو بڑھکر ہے
ہے یہ لونڈی غلامونکی عادت	اپنے آقا کی کرتے ہین خدمت
ہم یہ کیا صبح و شام کرتے ہین	کونسا اوسکا کام کرتے ہین

بیبی

بھولی باتون پہ تیری مین قربان	سب پہ واجب ہے طاعت یزدان
اور عبادت کا ہے وہی انداز	پڑھتے ہین جو تمہارے باپ نماز
خم ہو فرق نیاز[2] واجب ہے	ہم سبھون پر نماز واجب ہے

حمیدہ

ہان مین اب سمجھی اسکا بھید اور راز	کام میرے خدا کا ہے یہ نماز
اس عبادت سے پہر بری کب ہین	اوسکی لونڈی غلام ہم سب ہین
فرض طاعت ہے اوسکی ہمپر بھی	کھاتے ہین اوسکی دی ہوئی روٹی
اماں لونڈی نہین تم اوسکی کیا	جو نہین کرتی ہو نماز ادا
تمکو روٹی نہین وہ دیتا ہے	کیا نہین وہ خدا تمہارا ہے

[1] طبہ [2] بندگی۔

بھولے پن سے کیا یہ اوسنے کلام
اور مجھپر لگایا یون الزام

شرم سے دل یہ کہہ رہا تھا کہیں
میں سما جاؤں شق ہو کاش زمین

میں

ہے وہی میرا مالک و آقا
اوسکی لونڈی ہون میں بھی شک ہے کیا

میں ہون طاعت کو سر جھکاتی ہوں
وہی ہوتی اوسکی روٹی کھاتی ہوں

لونڈیان ایسی ہی تو ہین بیشک
بیحیا کام چور کوڑ مغز

کیا بتاؤن میں کیا ہون کیا تھی
ویسی ہی ایک میں بھی لونڈی ہون

حمیدہ

خیر جانے دو اس کو یہ تو ہوا
پڑھتے تھے پہلے کب نماز آپا

ہو کے بیمار اٹھے ہین جب سے
شوق طاعت بھی ہو ہوا جب سے

کسکی روٹی وہ کھاتے تھے پہلے
کیا جب اللہ کے نہ تھے بندے

ہوا یہ سنکے وہ بھی بیقابو
گرے ٹپ ٹپ لصوح کے آنسو

میں

تمنے جو کچھ کہا وہ سب ہے بجا
کرتے تھے وہ بھی میرجان برا

حمیدہ

کانپا جاتا ہے دل مرا ڈر کے
پھر تو اللہ میان خفا ہونگے

کہیں ایسا نہو کہ یہ کہون مرین
اور وہ کہنا ہمارا بند کرین

مجکو ہنسی کا ہے خیال بڑا — نہ کہیں سو کہ جائیگا دودھ اسکا
کہتے ہی یہ دیدہ رونے لگی — ننھا منہ آنسو سے دھونے لگی
گود میں میں نے اپنے کھینچ لیا — اوسکو لپٹا کے خوب پیار کیا
کبھی اوس کی بلا میں لیتی تھی — اور دلاسا کبھی میں دیتی تھی
سینے لپٹا نیکا ہوا یہ اثر — اور رونے لگی وہ چپٹا کر
ضبط آخر نہ ہو سکا مجھ سے — اشک آنکھوں سے میری گرنے لگے
تڑپی رونے سے میرے گو وہ سوا — میں نے اوسکو سنبھال کر یہ کہا
نہ کرو خوف اوسکے لونڈی غلام — بھوکوں مرتے نہیں کریں جو کام
نہیں دستور یہ کبھی اوس کا — بند کرتا نہیں ہے وہ کھانا

حمیدہ

دلکو اوسدم ہوئے اطمینان — مجکو تو جب یقین ہوا امی جان
سینے آگے پلا کے ننھی کو — دودھ ہی یا نہیں ہے دیکھ تو
نہیں اس گھر میں کہ لونڈی غلام — نوکروں چاکروں پہ صبح و شام
ہوتے ہیں روز ابا جان خفا — کرتا ہے کوئی گر ذرا سی خطا
کبھی جرمانہ اوسکے لیتے ہیں — کبھی گھر سے نکال دیتے ہیں
جب خفا بھی نہیں ہمارا خدا — لونڈیوں اور غلاموں پر ہوتا
چاہئے ہے ہمیں کہ اوسکے ڈریں — اور بھی جی لگا کے کام کریں
ٹھیک ورنہ وہی مثل ہوگی — کام چور اور تو اللہ حاضر کی

ہیں

جاگ اوٹھی اگر تو روئے گی — سونے دو ننھی ہے ابھی سوئی

دودھ کچھ کم نہین خدا کا دیا
پھر تمہارا غبث ہے گھبرانا

بات تم نے مگر یہ ٹھیک کہی
ہی جگہ شرم اور غیرت کی

چاہیے ہے خدا کا کام کرین
جو کہ دیتا ہے رزق اوسے ڈرین

کام سے جی نہین چراتے ہین
جسکا کھاتے ہین اوسکا گاتے ہین

حمیدہ

فکر ہے مجکو اسکی سب سے بڑی
بنے ابتک نہین نماز پڑھی

دیکھئے الٰہی جان اب کیا ہو
نہین آتی نماز بھی مجکو

کھاتی ہون رات دن ہین کتنی مار
اس مری بھوک پر خدا کی مار

کھیلتے کھیلتے جب آتی ہون
کتنی ہی بار کھانا کھاتی ہون

نہین کرتی ہون طاعت اسکی ادا
نہ کرے رزق بند وہ میرا

پھر وہ مجھ سے لپٹ کے روئیگی
دامن اشکون سے پھر بھگونے لگی

خوف اوسکا کرو نہ تم بیٹا
تم سے اللہ میان نہین ہے خفا

نہ ڈرو اشکون سے کرو نہ صاف
چھوٹے بچون کو ہے نماز معاف

کھانا تمکو زیادہ دیتا ہے
کام لیکن نہین وہ لیتا ہے

غرض اسسے یہ ہے بڑی جیہے
اسکے بدلے بہت سا کام کرو

حمیدہ

گو میری عمر ہے ابھی چھوٹی
ہون مگر کام سب مین کر سکتی

پان تمکو بنا کے دیتی ہون
ننھی کو گود مین لیتی ہون

اپنے کپڑے مین خود بدلتی ہون
اپنی ابا کو پنکھا جھلتی ہون

نہین اللہ میان سے پھر ڈرتی | چھوٹا سا کام بھی نہین کرتی
کچھ ہے مشکل نماز کا پڑھنا | اپنے ابا کو دیکھتی نہین کیا
بہت آسان ہے ہاتھ منہ دھونے | بس یہی ناکھڑے ہوئے بیٹھے
جسکی لونڈی ہون مجھسے کام اسکا | ہائے اتنا بھی ہو نہین سکتا

بین

اے میرے دلکی راحت و آرام | سچ ہے کرتی ہو تم بہت سے کام
اور تم نے نماز کو جو کہا | اوسمین پڑھنا ہی ہے کچھ اسکے سوا
وہ میری جان زبان ہے عربی | جسکو میں بھی نہین سمجھ سکتی
لیکن ابا سے ہے تمہارے سنا | کچھ خدا کی ہے اوسمین مدح و ثنا
کچھ اقرار و اعتراف گناہ | ہے کچھ شکر فضل و جود الٰہ
ہے یہی طاعت خدا سے نام | میری جان ہے نماز اسی کا نام

حمیدہ

خیر ہے یہ نماز میں جو لگی | کیا خدا کی زبان ہے عربی

بین

نہیں رکھتا وہ جسم اور اعضا | سب باتون کو جانتا ہے خدا
عالم الغیب ہے ہمارا الٰہ | ہے ارادون سے دل کی وہ آگاہ
اوس پہ ہر بات کیون نہو عالی | اوس سے کوئی جگہ نہین خالی
ہر گھڑی دیکھتا ہے وہ سبکو | سب وہ سنتا ہے جو کچھ اسکے کہو
ذات مین اسکی ہے ہر ایک کمال | جانتا ہی وہ اگلے پچھلے حال

بخشش جسم کی کوئی سے غیب کا حال جاننے والا روشن

سنتے ہی یہ حمیدہ کھبرائی | دوڑ کر وہ مرے قریب آئی
جلد جلد اسنے اوڑھنی اوڑھی | اور سو دب سنبل بیٹھ گئی

حمیدہ

ہر گھڑی چاہئے ہے اوسکا در | ڈھانک لو امّی جان تم بھی سر
جب ہے ہر وقت ہر جگہ معبود | گھر میں ہوگا ہمارے بھی موجود
بس یہ کہکر بدل گئی حالت | غالب آئی حمیدہ پر ہیبت
یوہیں کچھ دیر جب پڑی رہی | سو گئی پھر تو گود میں میری
سن جو ہوئے لگین میری آنکھیں | چپکے سے ناخہ دیکھے نبلو نہیں
اوسکو غفلت کی نیند میں پاکر | بس لٹایا پلنگ پر لاکر
کی یہ تاکید عمدہ خاصہ سے | اوسکی پٹی کے پاس بیٹھی ہے
ہاتھ رکھے رہے وہ لڑکی پر | سوئی سوئی نہ چونک اوٹھے ڈر کر
کرکے سب بندوبست ابھی یہ وہان | آئی ہوں میں تمہاری پاس یہان
اوسکی بالون سے ڈر کچھ ایسا تھا | تن بدن تھرتھرایا جاتا تھا
دلمین رہ رہ کے اپنی کہتی تھی | ایسی باتین اور اتنی سی لڑکی
یہی ہر دم خیال اتے تھے | کھین ہو تو نہیں گیا کچھ اسے

نصوح

ایک یہ بھی ہے فضل رب انام | نہین ڈر نیکا ہے یہ کوئی مقام
مذہب حق کی ہے یہی خوبی | کہ وہ تعلیم دیتا ہے ایسی
اسکو ہر شخص ہے سمجھ سکتا | پیر ہو یا جوان ہو یا بچا

سلہ کم عمر کی لڑکیان جو چھوٹا دوپٹہ اوڑھتی ہین سہ اوسکے ساتھ سہ ایک جگہ یا ایک پہل رکھے رکھے
دوران خون مین ایک کاوٹ ہو کر جو اخیر عضو مین پیدا ہوتا ہے جسکی اوسکو سن ہو نا کہتے ہین ۱۲ نام ماما کار

سب ہین سلجھے ہوے مسایل دین — کچھ معمے پہلیان یہ نہین
دین حق کے ہین جسقدر کہ اصول — ہین قرین[1] قیاس اور معقول
نہین معلوم عقل انسان پر — کیا بتاؤن پڑے ہین کیا پتھر
قہر ہے بات اپنی موتی بھی — نہین اسکی سمجھ مین ہے آتی
چاند سورج ستارے دن اور رات — آسمان و زمین و حیوانات
خود بخود تو نہین ہوے پیدا — کوئی خالق بھی ہے مگر ان کا
حق نے انسان کو عقل بھی دی ہے — صفت خاص اک عطا کی ہے
نہین تخصیص[2] خالی از علت[3] — اس مین صانع[4] کی کچھ نہ کچھ غایت[5]
پھر نہ سمجھے تو ہے بشر کی خطا — پتہ پتہ گواہ ہے اوس کا
راز پوشیدہ ہوتا ہے یہ عیان — باغ مین جب چٹکتی ہین کلیان
سنتے ہین گوش معرفت[6] آگاہ[7] — نعرہ لا الہ الا اللہ
تم سے باتین حمیدہ نے جو کین — اس مین کوئی جگہ عجب کی نہین
عقل ہم لوگون مین عجب ہے یہی — نہین ان بچون مکے برابر بھی
اب کسی سے نہ چار آنکھین کرین — ہمکو یہ چاہیے کہ ڈوب مرین
میں حمیدہ کی باتونسے خوش ہون — ہے مرے واسطے یہ نیک شگون[8]
اسکی باتون کو چاہیے ہے ہمیں — لوح[9] دل پر ہم اپنے رب لکھ لین
عمر میری حمیدہ کی ہو سوا — رہے محفوظ جسم بد[10] سے سدا
یہ نمونہ ہے اس کی رحمت کا — یہ فرشتہ ہے اک ہدایت کا

[1] نزدیک عقل [2] خصوصیت یعنی خاص بات [3] سبب [4] بنانیوالا [5] نتیجہ مقصود
[6] گان [7] جاننا [8] کوئی پیدا کرنیوالا نہین ہے سوائے اللہ کے بھی کلمہ طیبہ اصل ایمان ہے
[9] فال لینا [10] بختی [11] بڑی آنکھ

شکرِ فضل خدائے ہر دو جہان — ایک سے تو ہوا اب اطمینان
اب بتاؤ کہ اہتمام ہو کیا — دوسروں کا بھی انتظام ہو کیا
اس میں کیا مشورہ تمہارا ہے[۱] — میں نے تو اپنے دل میں سوچا ہے
لڑکیوں کو بہانے تم رہنا — اور لڑکوں کو میں سمجھ لوں گا

فہمیدہ

مجکو بھی تو کرو ذرا تفہیم[۲] — ہو گی لڑکوں کی کس طرح تعلیم
اُسی ڈھب[۳] پر میں بھی پاؤں پیروں — میں بھی وہ راہ اختیار کروں

نصوح

آگے جو مرضی خدائے قدیر — میں نے تو سوچ لی ہے یہ تدبیر
لیکے اپنے خدائے پاک کا نام — کروں چھوٹوں ہی سے شروع یہ کام
کیا عجب جلد راہ پر آئیں — کچی لکڑی کی طرح جھک جائیں
مجکو کھٹکا ہے اونسے ہیں جو بڑے — وہ کرینگے ضرور کان کھڑے
امذر اور باہر انتظام کریں — ساتھ ہم تم شروع کام کریں
تا نہ یہ اعتراض کوئی کرے — خاص کر ہیں ہمارے پیچھے پڑے

فہمیدہ

اگر اللہ پاک نے چاہا — چاہتی ہو جو تم وہی ہو گا

---

[۱] صلاح [۲] سمجھانا
[۳] پگ ڈنڈی

فصل چہارم

نصوح اور چھوٹے بیٹے سلیم کی گفتگو

دوسرے روز تڑکے وقت سحر | نہ اوٹھا تھا سلیم ابھی سو کر
عمدہ خانم نے یون جگا کے کہا | ہاتھ منہ دھو اوٹھو لیے سو کیا
اوٹھکے بیٹھا وہ جب کیا یہ بیان | جاؤ تمکو بلا رہی ہین میان[1]
جس زمانے کا ذکر کرتے ہین ہم | دس برس سے تھی عمر اسکی کم
سنتے ہی وہ طلب کی اپنی خبر | آنکھین ملتا ہوا اوٹھا در پر
مان سے اپنی سلیم نے پوچھا | کہنے تو کیون بلاتے ہین ابا

مان

مجھکو مطلق ہین خبر بیٹا | ڈرتے ہو کیون پر اسقدر بیٹا

بیٹا

مجھسے ابا کمین خفا تو نہین | ہوئی مجھسے کوئی خطا تو نہین

مان

جانتی ہون تو مین کہون تم سے | وہ تو کوسون سے بھی نہین اترے

سلیم

کیون بلاتے ہین مجھکو مون تھوم | عمدہ خانم بھی ہے کچھ معلوم

عمدہ خانم

اور تو کچھ نہین ہے مجھکو خبر | لوٹا لینے گئی تھی مین اوپر

[1] نصوح کے چھوٹے بیٹے کا نام سلیم ہے وہ اپنے مالک کو میان کہتے ہین۔

پڑھ رہے تھے کوئی کتاب بیان
مین جو آنے لگی کیا یہ بیان
بھیجدینا سلیم کو جاکر
اور اُٹھا دینا سو رہی ہون اگر

سلیم

عمدہ خانم بتاؤ یہ اجر
غصہ تو چہرے سے نہ تھا ظاہر

عمدہ خانم

کچھ بھی غیض و غضب نہین تھا مگر
فکر کا کچھ اثر تھا چہرے پر

سلیم

دل مرا ڈر رہا ہے ساتھ رہو
اک ذرا جان تم بھی چلو

مان

ڈر ہے کیا جاؤ دیر ہوتی ہے
گود مین میری لڑکی سوتی ہے
خوب مضبوط کرکے دل اپنا
باپ کے سامنے سلیم گیا
خوف تھا نہ اُسکو تاب کلام
ڈرتے ڈرتے کیا ادب سے سلام
باپ نے کہ کے بیٹا جیتے رہو
پاس اپنے بٹھا لیا اُس کو

باپ

دیر میں سو کے اُٹھے کیون بیٹا
مدرسے تم ابھی نہین گئے کیا

بیٹا

مدرسے کا نہین ہے وقت ابھی
دیر ہے اور ایک گھنٹہ کی

باپ

منجھلے بھائی کے ساتھ جاتے ہو
یا الگ جاتے ہو بتاؤ تو

بیٹا

مین نہین بھائی جان کو پاتا — مون مین اکثر اکیلا ہی جاتا
ساتھ ہوتا ہے اب کہان انکا — ہونیوالا ہے امتحان اُن کا
کوئی لڑکا ہے اونکا ہم مکتب — بڑھکے جاتے ہین انکے گھر روزاب
وہ اُدہر سے اودہر ہی جاتی ہین — مدرسہ مین ہم اونکو پاتے ہین
اب کہان گھر مین وہ ٹہرتے ہین — بیٹھکر ساتھ یاد کرتے ہین

باپ

دوسرے کے جو گھر کو ہین جاتے — کیا یہان وہ جگہ نہین پاتے

بیٹا

کھنتے تھے وہ جگہ کی کیا ہے کمی — ہوتا ہے شور بات ہے اتنی
یان بڑے بھائی جان آٹھ پہر — کھیلا کرتے ہین گنجفہ چوسر
جب ہوا کھیل پھر کہان پڑہنا — نہین ہوسکتا ہے یہان پڑہنا

باپ

کونسا شغل تمکو بھاتا ہے — تمکو بھی کوئی کھیل آتا ہے

بیٹا

نہین لہو لعب ہے مجھکو پسند — نہین یہ کھیل کو دفائدہ مند

باپ

کیا یہ سچ کہہ رہے ہو تم بیٹا — ہوتا ہے کچھ مجھے تعجب سا

---

۱ جانچ ۲ چوسر کی ایک کھیل کا نام ۳ پانسون کے کھیل کا نام ۴ کھیل کود۔

پہلے ایسے نہ تھی تم اب کیا ہے
اس تغیر کا پھر سبب کیا ہے

ذکر تھوڑے دنونکا ہے یہ ابھی
جبکہ باہر نشست تھی میری

مینے ہے اپنی آنکھوں سنی دیکھا
سنو تمکو ہر ایک کھیل کا تھا

بیٹیا

آپ فرماتے ہیں بجا حضرت
ہوگئی ہے کچھ اب دلی نفرت[۵۲]

ہے جو تعمیل حکم مجھپر فرض
لیجئے اوسکی وجہ کرتا ہوں عرض

چار لڑکے بغل مین دابی کتاب
آتے جاتے ہین اس گلی مین جناب

اُن مین شوخی ہی نہ شرارت ہے
نیک عادت ہے نیک خصلت ہے

گھر سے باہر وہ جب نکلتے ہین
راستہ سر جھکا کے چلتے ہین

نہ کسی سے کبھی کلام کیا
جو بڑا مل گیا سلام کیا

گالیان بکتے ہین نہ لڑتے ہین
نہ کسی سے کبھی جھگڑتے ہین

کچھ عجب چار ون بہا ہوگا[۵۳] ہین عجب خوش چلن و نیک خصال

چار ون کے چار ون ہین شریف سے پڑھتے ہین مدرسے مین ساتھ مرے

واقعہ ایک دن کا سنئے آپ
سنبھلا لڑکا[۵۴] ہے میرا ہم مکتب

کھین آموختہ نہ بھلا مجھے یاد
بولے مجھ سے بگڑکے یہ استاد

ان کے گھر سے ملا ہے تیرا گھر
جاکے پاس انکے یاد کرلیا کر

مین نے پوچھا پھر اوسکی کیون حضرت
کہنے آیا کرون دم فرصت

مجھسے بولا یہ وہ خلیق و شریف
آپکا گھر ہے لائے تشریف

دوسرے دن گیا مین اونکے گھر
اور انہون نے بلا لیا اندر

---

[۵۲] نفرت [۵۳] دل سے [۵۴] خالص [۵۵] تیسرا لڑکا [۵۶] پڑھا ہوا سبق ۔

میں نے دیکھا کہ عورت ایک بوڑھی — تخت پر روبرو قبلہ کے بیٹھی
چہرہ نورانی اور رنگ ملیح[1] — ہاتھ میں خاک[2] پاک کی تسبیح
عابدہ بیگم اوسکا تھا نام — نانی لڑکون کی تھی وہ نیک انجام
سید ہادالان کی طرف مین گیا — پیر[3] بھائی کے پاس جا بیٹھا
پڑھکے تسبیح وہ بڑی بوڑھی — دیکھکر میری سمت کہنے لگی
نہ کیا تونے گو سلام مجھے — پر دعا دونگی مین ضرور تجھے
صد و سی[4] سال تم جیو بیٹا — دے ہدایت[5] بھی تمکو نیک خدا
سنکے مین یہ سخن نصیحت کے — رہگیا کٹ کے ماری غیرت کے
فوراً اوٹھا نہ کچھ کلام کیا — سر جھکا کر اونھین سلام کیا
مجھسے تب وہ معظمہ بولیں — یہ بُرا ماننے کی بات نہین
ہے یہ شیوہ شریف زادون کا بیٹا — مل گیا جب کہین بڑا بوڑھا
بھلے مانس[6] یہ کام کرتے ہین — جھک کر اوسکو سلام کرتے ہین
اس سبب سے جتا دیا تمکو — میرے بچون کے ساتھ رہتے ہو
لاکے تھوڑی سی مٹھائی بھی — اور بہ اصرار پر کھلائی بھی
آیا جایا کیا میں برسون یونہی — اپنے بچون کی طرح سمجھا کین
مجھسے الفت بھی تھی محبت بھی — اور کرتی تھین وہ نصیحت بھی
ہے جب ہی سے بدلگی عادت — ہوگئی کھیل کود سے نفرت

باب ۳

واہ اچھا یہ اختصار[7] کیا — سب مفصل[8] بیان کرو بیٹا

---

[1] سانولا [2] خاک کربلا سے [3] ہم مکتب [4] ایکسو تیس [5] توفیق [6] اچھے آدمی
[7] کم کرنا [8] پورا پورا۔

بے تکلف[۱] کہو جو مجھسے ڈرو | خوف کس بات کا بیان کرو
ہو بھلا ایسی نیک بی بی کا | جس نے تمکو تمیز[۲] سکھلایا

بیٹا

ہوا ہر روز جب مرا جانا | کچھ تکلف نہ پھر کسیکو رہا
پہلے ہی دن سلام پر ٹوکا | پھر کسی بات پر نہ روکا
شوخیان بھی مین کرتا تھا اکثر | ہوتی تھی وہ معظمہ[۳] خبر
اتفاق ایک دن ہوا ایسا | اونکے دروازہ پر مین کھیلتا تھا
دلگی دلگی مین آخر کار | ایک لڑکے سے ہو گئی تکرار
نہ ہوا پاس عزت و حرمت | آئی گالی گلوچ[۴] کی نوبت
ہے نتیجہ ہنسی کا لو ظاہر | ہوئی پھر خوب مار پیٹ آخر
مجھسے کمزور تھا جو باتی سٹر | چڑ گیا وہ مجھے لڑنگے پر[۵]
دید یا مینے ایک کن[۶] جو ذرا | دہڑ سے پہر چار دن[۷] شتابی وہ گر
چھاتی پر اوس سٹر یر کی چڑھ بیٹھے | یاد ہی ہونگے وہ دے گھسے
نہ مجھے لوگ اگر چھڑا دیتے | ادھ موا[۸] کر کے چھوڑنا مین اوسے
غصہ اور آیا پھر تو سٹر یا یا | ٹھوک کر خم وہ سامنے آیا
پھر مین گھر جاؤن چاہتا ہی تھا | گھر سے ہمدرس تب مرا نکلا
نہ ہرنے دیا مجھے باہر | کھینچ کر لے گیا مجھے اندر
مجھ سے کہنے لگا وہ ہم مکتب | آپ یہ کس سے لڑ پڑے تھے ہی عجب

[۱] شرماد ہین [۲] ادب [۳] قابل بزرگی [۴] تابع مہمل [۵] ٹانگ مین ٹانگ لگا کر گرا دینا [۶] کشتی کے پیچ کی حرکت [۷] نیم جان۔

مین نے اس سے کہا کہ بیٹی جان | وہی لڑکا کبر کا دھیان
میرا غصہ ہوا نہ تھا جو ذرہ | گالیان پھر ہزار دین اوسکو
میری بیہودہ باتین سن سن کے | آنکھین نیچے کئے تھے گھر والے
عابدہ بیگم الغرض بولین | شرم تجکو سلیم آتی نہین
بچپن میں نہین ہے تیرا جواب | صورت اچھی ہے تیری گن ہین خراب
ماؤن سے مجھے ملال یہ تھا | تجکو سمجھاؤن میں خیال یہ تھا
تیری باتین ابھی جو مین سنین | ہو گیا سیر دلکو خوب یقین
اب ہے بے سود تجکو سمجھانا | نہ کہین کار رہا خراب گیا
بہنون سے پاجیون سے بھڑ پڑنا | سر بازار کشتیان لڑنا
بدزبانی پہ لے معاذ اللہ | گالیان ایسی موئی ماموئی واہ

مین

اسی کمبخت نے پہلی یہ کی | مجکو دے بیٹھا چھوٹتے گالی
پھر تو تجکو بھی آگیا غصہ | نہین تقصیر میری کچھ بجا تھا

عابدہ بیگم

بس کرو تم زبان کو اپنی بند | نہیں کھانا نہیں ہے تجکو پسند
بے محل اور خدائے پاک کا نام | نہیں بیٹا زبان کو بھی لگام
نہ ادب نہ زبان ہے بس مین | فحش بکتے ہو کھاتی ہو قسمین

بسہ سنہری فروش سہ نام سہ کم ۱۲ ابتدا۔

یہ بیہودہ لڑکون سے ملنا | یہ تمہاری خطا نہین ہے کیا

مین

پھیرتا ہے وہ راہ چلتون[۵۱] کو | جان پہچان اوسے ہو کر نہو

عابدہ بیگم

خوب عادت ہے جیو دلیکی | میرے لڑکو نکو دق کیا نہ کبھی

مین

نہین اوسے یہ بات کرتے ہین | وہ زبردست ہے تو ڈرتے ہین[۵۲]

عابدہ بیگم

اب تمہارا قصور ہے کہ نہین | ٹل کے ایسے سے گالیان کھائین

مین

مین نے بھی خوب ہی لیا بدلا | کہ زمین پر اٹھا کے دے پٹکا

عابدہ بیگم

مین حزابی کے تو یہی لچھن | یہ شرافت ہے یا کہ پاجی پن
بدزبانی جو کوئی کرتا ہے | نام اس کو زمانہ دھرتا ہے
اور جو اوسکا لیتا ہے بدلا | کہتے ہین لوگ اوسنے زیادہ پڑا

[۵۱] راستہ چلنے والے [۵۲] توی

ایک پاجی کے مُنہ لگے تم جو | گالیان دین اگر تو کھائیں بھی تو
کیون یہی شیوہ شرافت ہے | کچھ بھی ہے شرم کچھ بھی غیرت ہے

مین

کیا بتاؤن مین کیا ہوا مرا حال | مجھکو آئی حیا یہ سن کے کمال
جُھک گیا سر حجاب سے میرا | مُنہ سے نکلا نہ کچھ سوائے بجا

عابدہ بیگم

ہو کے تم اک شریف کے لڑکے | کرتے ہو شیطان کے بڑے سے
یہ تو سمجھو تمہارے دادا کا | شہر مین آجتک ہے کیا شہرا
ہے یہ لوگون مین عزت و تکریم | کرتے ہین اونکے نام کی تعظیم
کسکے پوتے ہو وہان ہیان تک ہین | فحش بکنے مین تمکو باک نہین
اسقدر جھوٹ بولتے ہو دلیر | اسقدر قسمین کھانے پر ہوشیر
ہین یہ امر حیائے فخر سلیم | باپ دادا ہین قابل تعظیم
اُنکی حرمت ہے وہ اُنہین کیلئے | نہیں کچھ کام بیٹا بیٹی سے
دین دنیا مین بس جو عزت ہے | اپنے کردار کی بدولت ہے

مین

آب خجالت سے مُنہ کو دھونے لگا | مین و فور حیا سے رونے لگا
اونکے بھی آنسو آنکھ مین بھر آئے | یہ سخن پیار سے زبان پر آئے

عابدہ بیگم

ہے تمہارا ہی فائدہ بیٹا | سوچو تو اب بھی کچھ نہیں ہو گیا

لہ گالیان لہ خفیف۔

کچھ دنون بعد لیکن اے دلدار	چھٹنا ان عادتون کا ہے دشوار

بین

تو یہ اے ناتی جان کرتا ہون	اب سے کاتون پہ ہاتھ دھرتا ہون
بیچ گھرمون کے لڑکون میں جانا	کھیلنا کود نا قسم کھانا
اب سے یہ باتین سن جو لیجے گا	اپنے گھر میں نہ آنے دیجے گا

باپ

کیا جب ہی سے بدلگئی عادت	بری کامون سے ہوگئی نفرت

بیٹا

ابھی سنئے نہین جناب نہین	آیا جایا کیا مہینون یو ہین
روزمرہ یہی تھا ان کا شغل[1]	کرتی رہتین نصیحتین دو چار
یولین وہ ایک روز کیون بیٹا	کام تم رات دن میں کرتے ہو کیا
میں نے ایک ایک کرکے گنوایا	کھیلنا کھانا سونا اور پڑھنا
سنکے کھینچی او نہون نے آہ ایسی	دل پہ میرے غضب کی چوٹ لگی
کس ستم کی وہ آہ تھی پر اثر	نقش ہے آجتک مرے دل پر
پھر یہ کہنے لگین وہ نیک میر	ہوتے ہین رات دن کے آٹھ پہر
نہین کرتے ہو اسکا ایک بھی کام	جو کہ ہے خالق و خدا سے انام
کیا تمہارا کوئی اجارہ تھا	کہ بنا دیتا کتا بلی اگر بنا دیتا
یہی احسان کچھ کم اسکا ہے	کہ تمہین آدمی بنایا ہے
دوسرا ہے یہ فضل رب علا	کیا اوس خاندان مین پیدا
جو ہے خوش حال اور عزت دار	خوش چلن خوش نصیب خوش کردار

[1] رذیل بدقوم ۱۲ صلت

تم یہ سوچو کہ ہوتے پیدا گر — کسی مزدور یا غریب کے گھر
کس طرح پیٹ پالتے اپنا — تمکو محنت نہ کرنے پڑتی کیا
جُز چبینے[۱] کے کچھ نہ کھاتے تم — پیٹ بھر کر نہ وہ بھی پاتے تم
کم ہیں یہ نعمتیں تمہارے لئے — ہاتھ پیر آنکھ ناک کان دئے
لنگڑا اندھا تمہیں بنا دیتا — اوسکے تردیک کوئی مشکل تھا
اتنے احسان جسکے ہوں تم پر — اوسکے آگے کبھی جھکاؤ نہ سر
پھر سکھائی مجھے نماز الہ — اوسکے مطلب سے بھی کیا آگاہ
ہوئیں مجکو ہدایتیں صدہا — کیں انہوں نے نصیحتیں صدہا
کچھ دنوں سے نصیب پھوٹ گیا — اونکے گھر میرا جانا چھوٹ گیا
رات دن رنج و غم اسی کا ہے — میرے دلکو الم اسی کا ہے
کہ یہ آنکھ سے گرے آنسو — ہوگیا چھد سلیم بے قابو

باپ

یہ نہ تھا تمکو فایدہ تھوڑا — اونکے گھر جانا کس لئے چھوڑا
تم کو کس بات کا خیال ہوا — پیر بھائی سے کچھ ملال ہوا

بیٹا

ہے یہ پیارا وہ باتیں مجھے — بڑے بھائی سے ہی عزیز مجھے
ابا جان اوس سے ہوں میں ناخوش — مجھسے بڑھکر ہے کون محسن کش

باپ

کچھ بتاؤ تو کس نے روکا ہے — اس تنجا نیکا پھر سبب کیا ہے

---

[۱] جو بنا ہوا اناج غریب کھاتے ہیں۔

بیٹا

وجہ اس کی نہ پوچھیے حضرت ۔۔۔ ہوتی ہے ایک شخص کی غیبت[۵۱]
یار ہا کہتی تھی وہ نیک اساس ۔۔۔ سب سے بدتر ہے جرم حق الناس[۵۲]
شک نہین ہے گناہ غیبت بھی ۔۔۔ تم پہ واجب ہے میری طاعت بھی
تمکو میں حکم دیتا ہون پر جان ۔۔۔ پر[۵۳] کنندہ کرو وہ حال بیان

بیٹا

عرض کرتا ہون آپ سے نہ خفا ۔۔۔ آپکا حکم لاتا ہون میں بجا
بولی ایکدن وہ مجھسے نیک خصال ۔۔۔ کیون[۵۴] بڑھائے ہیں تم نے سر کے بال
ہے جو انکی نگاہ داشت[۵۵] زیاد ۔۔۔ وقت ہوتا ہے مفت میں برباد
تھے مجھے گو عزیز بال بہت ۔۔۔ تھا مگر اسکا بھی خیال بہت
مجھسے کہتی ہے جو وہ نیک صفات ۔۔۔ ہوتی ہے میرے فائدہ کی بات
دوسرے روز آیا جب نائی ۔۔۔ خط جو بنوا چکے بڑے بھائی
میں یہ بولا ذرا خلیصہ[۵۶] جی ۔۔۔ مونڈتے جاؤ بال میرے بھی
بھائی صاحب نے جو یہ سن پایا ۔۔۔ کیا کہون غیض کسقدر آیا
مجکو جو کچھ کہا غم اسکا نہین ۔۔۔ گالیان اون معظمہ کو بھی دین
کچھ نہ اونکے تو اسون کی تھی خطا ۔۔۔ پھر برا اور بھلا انھین بھی کہا
کھکے یہ اشک پیر سے جاری ۔۔۔ ہوئی رقت[۵۷] سلیم پر طاری

---

[۵۱] کسی مرد مومن کی برائی کرنا خواہ حاضری مین اوسکی ہو یا غیر حاضری مین برائی مین بڑا وہ داخل ہے جو اوسکو ناگوار ہو [۵۲] ذات [۵۳] آدمیون کے حقوق [۵۴] مراعت سے [۵۵] نظر رکھنا [۵۶] یعنی حجام [۵۷] رونا۔

باپ

یہ بتاؤ بھلا کلیم کو کیا
واسطہ اون مغظمہ سے تھا

غصہ کرنے کا بھی محل تمہیں
میرے ہوتے اونپہ تھا حق کیونکر

بیٹا

وہ کسی طرح پاگئی تھی خبر
آنا جانا ہے میرا اونکے گھر

مجھسے پہلی بھی وہ یہ کہتی تھی
نہ ملا کر تو قُل اَعوذ یون سے

دوستی سے ہے انکی فایدہ کیا
کیا بنے گا ٹکڑ گدا ملا۔

بولی اوس روز پھر تو بالون پر
مجھ اصحبت کا اخر اونکے اثر

اچھا خاصہ ہے سر بنائے چلے
ہو کسیر و چھلا بنا جیسے

تا کوئی چانٹا مار لے آئی
دیکھنے ہی ہتھیلی کھجلائی

ہوگا اک سر منڈا انے نہیں اب کیا
ڈھیلا کرتا تو پہلے کوئی بنا

باپ

جو انہون نے کہا وہ سن بھی لیا
یا کوئی تم نے بھی جواب دیا

بیٹا

ایک تو تھا خلاف ادب کے جناب
بڑے بھائی کو کیا میں دیتا جواب

اور اگر کچھ بھی منہ سے کہتا میں
پھر تو کاہیکو زندہ رہتا میں

سامنے سے نہ میں ٹلا جبتک
بند انہون نے کی زبان تب تک

ڈر یہ تھا بھائی جان ہون نہ خفا
پھر نہ بالون کا مینے نام لیا

اب کہون کیا جو اون مغظمہ سے
اس زمانہ سے ہے حجاب مجھے

بھی آتا تھا ذہن میں یہ بار بار
کہتی ہون گی یہ دلمیں وہ دیندار

سلہ بڑے بیٹے کا نام سلہ یہ پانچ شعر ملا ہون سلہ فقیر سلہ ایک پیل کا نام ہے۔

ہے یہ لڑکا بھی کسقدر خود سر[۵] — سیر کہنے کا کچھ ہوا نہ اثر
بیحیائی تھی گو مری بیشک — آمد و رفت تھی مگر جب تک
سینے سیکھی تھی جو نماز خدا — ایکدن گھر میں بھی مین پڑھنے لگا
بس بڑے بھائی جان اور انکے یار — گدگدا کر ہنساتے تھے ہر بار
سجدہ گہ کو کبھی ہٹاتے تھے — بیٹھ پر گاہ بیٹھ جاتے تھے
جبکہ ان لوگون کے تھے یہ انداز — پڑھ ہی سکتا تھا کسطرح مین نماز
مجھسے یہ لیکین تھین وہ اقرار — نہ کبھی جھوٹ بولنا زنہار
گر انہون نے نماز کیو پوچھا — سوچتا تھا یہی کہون گا کیا
اک تو بالون ہی کی ندامت تھی — دوسرے اب نماز بھی چھوٹی
کر دیا شرم نے غرض پابند — ہو گیا میرا آنا جانا بند
دو اڑھائی مہینہ کا عرصا — ابا جان آجتک ہوا ہوگا
پیر بھائی جو وہ ہمارے ہے — جان سے بڑھکے مجکو پیارا ہے
جبسے بیمار ہے وہ نیک خصال — یہ ہماری ہے شامت اعمال
کیا کہین اپنی اس حماقت کو — کہ نہ ہم جا سکے عیادت کو

باپ

اپنی مجبوریون کا اے دلدار — تمنے مجھ پر کیا نہ کیون اظہار

بیٹا

ہو گی غیبت مجھے تھا اک یہ خطر — بھائی کے مارنیکا دوسرا ڈر

باپ

کبھی مارا بھی اُسنے تھا بیٹا — خون ہے خون یا کہ تھا سقا

---

[۵] سرزد۔

بیٹا

ہائے بیٹا[۵۱] ہے مجکو اتنی بار | نہین کچھ ابّا جان اوسکا شمار

باپ

بار نا یون اگر نہیں مارا | کون سے بات پر نہیں مارا

بیٹا

کیا بتاؤن میں باعث تعذیر | بیخطا بے قصور بے تقصیر

باپ

نہ کہا تم نے مجھسے گر بیٹا | اپنی ماں سے کبھی کہا ہوتا

بیٹا

قبل ازین کہہ چکا ہون جو حضرت | بس وہی تھی سکوت[۵۲] کی غایت
اس سے قطع نظر نہ تھا چرچا | گھر میں بھی کچھ نماز روزے کا
بڑے بھائی کیطرح تمایہ ہی ڈر | کہین جسے ہو خفا مجھسے پسر

باپ

یہ زمانہ تمہارا اے بیٹا | یہ کہو یون بری طرح گذرا

بیٹا

ابّا جان ایک تو مجھے ہر دم | چھٹنے کا اون معظمہ کے تھا غم
سب سے بڑھکر تھا مجکو اسکا ملال | دلمین ہر وقت کرتا تھا خیال
عمر جس گھر میں ہے بسر کرنا | ہے جہان مجکو جینا اور مرنا
رنج غم ہین یہ زندگی سب کے | طور ہین نا پسندیدہ سبکے

---

۵۱ مارا ۵۲ خاموش ۵۳ آنکہ پیتا۔

پھراوسے چھوڑکر کہان جاؤن | سب سے منہ موڑکر کہان جاؤن

باپ

کسقدر خوش ہوا اے میرے پسر | تمکو جانا ہے جو اونکے گھر

بیٹا

بات یہ پوچھنے کی حضرت ہے | اسے بڑھکر کوئی مسرت ہے
نہ پڑہون جب تلک نماز مگر | نہ منڈے جب تلک یہ موئے سر
پاس اونکے میں جانہیں سکتا | اونکو اب منہ دکھا نہیں سکتا

باپ

اور جب یہ دونو باتین ہو جائین | پھر تو سب رنج دلکے دہو جائین

بیٹا

پھر تو یہ ہمارے گھر بھر کی | عادتین ہون انہین کے گھر کی سی

باپ

اس میں کچھ شک نہیں اے دلدار | سچ ہے ہم سب پہ چھایا ہے ادبار
بڑے چھوٹے ہیں سب کے سب گمراہ | گھر کا گھر ہے یہ مبتلائے گناہ
آتشین کا آتوان ہو رہا ہے خراب | کہیں نازل خدا کا ہو نہ عذاب
ابتک اس گھر کی مینے لی نہ خبر | ہے سب الزام میری گردن پر
ہو مبارک سلیم اب تمکو | سر کو منڈواؤ اور نماز پڑہو
جاؤ خدمت میں اون معظمہ کی | اونکے پوتے ہو تم وہ مان ہیں تمہاری
میں تیرے ساتھ جاؤن گا بیٹا | شکر اونکا کرون گا میں بھی ادا
اونکو خالق رکھے ہمیشہ شاد | اونکے احسان ہیں ہمپہ حد سے زیاد

لہ ضد اقبال۔

کیا کہون آج حال سنکے ترا | تا متون دل بڑھ گیا سلیم مرا
یہ تماشہ بھی ہوگا قابل دید | کر بڑے چھوٹنکی کرین تقلید
اب بہت چاہونگا سلیم تجھے | پیار اب بچونسے ہی بڑھ کر مجھے

فصل پنجم

فہمیدہ اور بڑی بیٹی نعیمہ کی لڑائی

گفتگو تھی یہ باپ بیٹے میں یان | اور مان بیٹی میں بھی چل گئی دان
تھی جو لڑکی نعیمہ[1] سب سے بڑی | بڑے ناز و نعم سے تھی وہ پلی
ابھی شادی کو گذرے تھے دو سال | عصہ اوسکے مزاج میں تھا کمال
گورا گورا سا پیارا پیارا سا | چھ مہینہ کا لڑکا گود میں تھا
باپ کی گر نعیمہ پیاری تھی | مان کی بھی لاڈلی دولاری تھی
بدمزاجی تھی حد سے جو بڑھکر | ساس نندون سے ہو سکا نہ گذر
عصہ شوہر کو بھی نہ آیا پسند | ہو اسسرال آنا جانا بند
اس قرینہ سے گھر میں بیٹھتی تھی | چھ مہینے سے گھر میں بیٹھی تھی
اُس سے کرتی تھی خوف اُسکی مان | کہ وہ رکھتی تھی ہاتھ بہر کی زبان
بدے سب اوسکے طور کہل کھیلی[2] | بیاہ ہوتے ہی اور کہل کھیلی
مان سے کچھ خوف باپ سے نہ ہراس | کچھ بڑے بوڑھون کا لحاظ نہ پاس
دل میں فہمیدہ کہتی تھی ہر بار | کر چکی ہون میاں سے میں اقرار
مینے چہیڑا تو پھر نہ لائیگی تاب | وہ برابر سے مجکو دیگی جواب

[1] نعیمہ نصوح کی بڑی صاحبزادی کا نام تھا [2] زیادہ نڈر ہوگئے بیہودگیان کرنے لگی۔

یہ تو سونچا ہی کی بیان تدبیر | ابتدا کر ہی بیٹھی خود وہ شریر
بچّہ ایکدن حمیدہ کو دیکر | ہوئی تھی منہ لغیمہ وقت سحر
آسماں کو حمیدہ نے دیکھا | کہ ہوئی جاتی ہے نماز قضا
چھوڑ کر بچّے کو وہ خوش ایمان | ہوئی مصروف طاعت یزدان
تھا جو بچّہ وہ غصہ ور مانگا | بس بٹھاتے ہی بلبلا اٹھا
دوڑی ماں سنکے بچہ کی آواز | دیکھا روتا ہے یہ وہ محو نماز
اک دوہتر حمیدہ کو مارا | ہوا قبل رکوع سجدہ ادا
دیکھا فہمیدہ نے یہاں یہ حال | اتری کوٹھے سے جب وہ نیک خصال
لیکے لوٹا حمیدہ چوکی پر | بیٹھی خاموش جھکائے سر
چوٹ آئی ہے ناک پر کاری | تلتلی اک لہو کی ہے جاری
پوچھا فہمیدہ نے یہ گھبرا کر | میں ابھی تو گئی تھی کوٹھے پر
پڑھ رہی تھیں نماز تم بیٹا | بولو تو اتنی دیر میں ہوا کیا
کہنے پائی نہ کچھ وہ نیک سیر | بول اٹھی لغیمہ جھلا کر
بی بی تم اونسے پوچھتے ہو کیا | سب کہے دیتی ہوں میں دم لو ذرا
گئی منہ دھونے میں ابھی جو ادھر | بچے کو اسکی گود میں دے کر
یہ نگوڑی کہ دیکھو تو انداز | پڑھ رہی تھی ٹیک کے اسکو نماز
میں جو آئی تو مینے گھبرا کر | رکھدیا ہاتھ یونہی کاندھے پر
گر پڑی بس دھڑم سے یہ وہیں | تخت کی کیل لگ گئی ہے یہیں

مان

تم نے آہستہ ہاتھ رکھا تھا | خون ہے اسقدر جب ہی تو بہا

سلہ مسلسل خون بہنا ۲ نگوڑی یعنی جبکا کوئی نہو ۳ گرنے کی آواز ۔

انہین باتون سے تو کہلا یہ بید | ہو گیا ہے لہو جہان کا سفید

نعیمہ

سچ ہے بیشک اگر نہ یہ ہوتا | بہانجے کو نہ چھوڑتی روتا
فعل اوسکا یہ دشمنی سے نہ تھا | ماں ہو رہی تھی نماز اوسکی قضا

نعیمہ

ہو بھی جاتی قضا بلا سے اگر | بہانجے سے نماز تھی بڑھکر

ماں

کفر کیا توبہ توبہ بکتی ہے | جب ہی اس حال کو تو پہونچی ہے

نعیمہ

پھر نہ کہیے گا اب کہا تو کہا | دشمنون کا ہو میری حال برا

ماں

اور کیا ہوگا اسے بدتر حال | پورے شادی کو ہو گئے دو سال
ہے جو گردش ترے مقدر میں | بیٹھی ایک دن چین سے گھر میں

نعیمہ

تمہیں لوگونکی اس میں بھی ہے خطا | مجکو کیون ایسے گھر میں جھونک دیا
ہے عجب بدنصیب اوجڑا گھر | نہ ملے دشمنون کو ایسا گھر

ماں

سچ کہا تو نے کیون نہیں بیٹی | مین تو ایسے ہی تری دشمن تھی
گو فضل خدا سے ہے آباد | ہے تمہارے بھی آگے تو اولاد
اب تمہین بھی تو انکا ہے بھرنا | شادیان دیکھ بھال کر کرنا

نعیمہ

ڈھونڈتی ہوں نہیں سہارے ہیں | کیا بھروسہ یہ ہوں تمہاری ہیں

مان

کوئی چیز اسرا ہے بندیکا | ہے بھروسہ خدا کا سب سے سوا

نعیمہ

یان خدا کا کسے بھروسا ہے | آسرا اپنے دم قدم کا ہے

مان

دوسری بار تو نے پھر لڑکی | شان خالق میں کی یہ بے ادبی
اب کہا تو جماؤں گی تڑسے | لال کر دونگی منہ کو تھپڑ سے

نعیمہ

بڑی بیچاری مارنے والی | مجھ پہ غصہ اتارنے والی
ہوش بھی کھوئے غصہ میں آکے | مار و اپنی چھنتی کو جا کے

مان

جو خدا کو نہ مانے بدایمان | ایسی اولاد کو کروں قربان

نعیمہ

کب سے فرمائے یہ خیال ہوا | کب سے یہ دین کا خیال ہوا

مان

جب سے اللہ نے ہدایت دی | فضل اپنا کیا یہ برکت دی

نعیمہ

خیر اس سن کو ہم بھی سمجھیں گے جب | چلو کر لیں گے تب حذا کا ادب

مان

تمکو معلوم ہو گیا کیونکر | عمر اتنی کروگی تم بھی بسر
راز پوشیدہ سب عیان بھی ہیں | ہیں یہ آپ غیب دان بھی ہیں

نغیمہ

اب مہے مرنے کی نکالو فال | تم دے جاؤ مجکو رنج و ملال

مان

فال سے ہے کسیکے ننگ ہیکار | موت اور زیست کا ہی وہ مختار

نغیمہ

تمکو ہوتا کچھ اختیار اگر | جینے دیتی نہ مجکو پھر دم بھر

مان

اختیار ایسا ہی جو پاتی مین | نہ تجھے آدمی بناتی مین

نغیمہ

تم سمجھتی نہین مجھے انسان | نوح در گور[۲] ہیں ہون کیا حیوان

مان

اپنے معبود کو نہ جانے اگر | اری حیوان سے وہ ہے بدتر

نغیمہ

اور سب جانور ہیں امّی جان | اک تمہاری حمیدہ ہے انسان

مان

کیون جلا یا حمیدہ[۳] سے ہے تجھے | کب برابر ہے اسکی جوتی کی

---

[۱] خدانخواستہ کی جگہ عورتون کا کلمہ ہے [۲] قبر مین [۳] دشمنی سے جلنا

نغمہ

فقط اُٹھ بیٹھ کرتی ہے جو ذرا ۔۔۔ ہوئی ایسی حمیدہ شانِ خدا

مُصنّف[1]

پہلے دو بار ہی تھی ٹوک چکی ۔۔۔ اوسکو تو بین[2] سے دک چکی
آگئی اب اسے حرارت دین[3] ۔۔۔ کوسنی پھر سنار کی تو بین
جو کہ ہے طاعت خدائے قدیر ۔۔۔ اوسکی اُٹھ بیٹھ سی ہوئی تعبیر[4]
کیا ویسا ہی تھا کہا جیسا ۔۔۔ منہ پر اک زور سے طمانچہ دیا
مار کھانا ہی تھا کہ آفت آئی ۔۔۔ حشر برپا ہوا قیامت آئی
سب سے پہلے اوتارا یون غصہ ۔۔۔ اپنے بچے کو خوب ہی پیٹا
اوسکے ہاتھوں کو روک لین جو نہ تمام ۔۔۔ ہو چکا تھا وہ بے زبان تمام
پھر تو اوسنے کیا یہ اپنا حال ۔۔۔ پھاڑ کر کپڑے نوچے سر کے بال
لوہے کا گولہ تھا کہ اوسکا سر ۔۔۔ دے دے پٹکا مگر نہ ہوا نہ اثر
دل دُکھانیکی تانکی تھی ترکیب ۔۔۔ فیل[5] اوسنے کیا عجیب و غریب
خل پچاڑے سے بیکھ تھا یہ ہڈ ۔۔۔ تھا نہ والوں کو ہو بچائے خبر
آئی تدبیر تب یہ سب کو پسند ۔۔۔ کر دیا کوٹھری میں اوسکو بند
دور تھا جو نصیحہ نیک سیر ۔۔۔ ہو لی اس جھگڑیکی نہ اوسکو خبر
جبکہ فہمیدہ آئی اوسکے پاس ۔۔۔ دیکھا فرطِ غیض سے تھے حواس

---

[1] تصنیف کرنیوالا [2] چوٹ مہینی [3] مطابقت کرنا [4] مگر

دیکھی فہمیدہ کی جو یہ حالت | اوسنے پوچھا کہ ہے تو خیریت
نہ میاں سے کیا وہ حال عیان | کی نفیسہ کی سرگذشت بیان
سنکے بی بی سے ماجرا یہ تمام | ہو گیا دم بخود وہ نیک انجام
قفل خاموشی اس طرح ٹوٹا | بولی فہمیدہ اب صلاح ہے کیا

نصوح

کام نرمی سے چل نہیں سکتا | یوں یہ نقشہ بدل نہیں سکتا
اعتقاد ایسے ہیں خدا کی پناہ | کفر کی باتیں ہیں معاذ اللہ
نہیں کافر سے کم یہ ناخوش و بیزار | محکوم ہے اسکے ساتھ کھانا حرام
اگر اسوقت میں وہاں ہوتا | تو قیامت ہی کا سماں ہوتا
بس گلا گھونٹ کر میں دم لیتا | نہ تمہاری طرح طرح دیتا
جاؤ منگوا کے پالکی فی الحال | بھیجدو بد نصیب کو سسرال

فہمیدہ

بات کا ہے تمہاری پاؤں سر | بے بلائے میں بھیجدوں کیونکر
اک تو اپنے گھر سے بھی غارت | اور یہی ہو نگوڑی بے عزت

نصوح

اوسکی حرمت کا ہے یہاں کچھ نکرو | عزت حق کا پاس جسکو نہ ہو
رب کو اپنے برا میں کہنے دو | اور اوسے اپنے گھر میں رہنے دو
دے جو رزق اپنے فضل سے وہ یہیں | ہم شریک ایسے کو کریں آمین

فہمیدہ

وہ سبھی کی خبر تو لیتا ہے | کیڑوں اور رہیلوں کو دیتا ہے

لہ چپ ۵۲ کمخت ۵۳ جلن۔

نصوح

تم نہ سمجھیں جو میں نے بات کہی
بند کر سکتا ہوں میں کب روزی
جسکے ایمان کا مگر نہیں ٹھیک
وہ کمائی ہیں کیون ہمجی سریک

فہمیدہ

آخر اوسکی طرف سے ہیں کیونکر
کرلون اپنے کلیجہ کو پتھر
یہ تو سمجھو کہ ہو بری کہ بھلی
پھر بھی اولاد ہے مگر بیری
انکو پالا تھا چھوڑنیکے لئے
سر کو فرقت مین پھوڑنیکے لئے
صبر اتنا بھی کر نہین سکتی
پتھر اک دلیہ دھر نہین سکتی
سُن سُنی سی جگر مین ہوئی گئی
پھر بھی ماں ہی کا دل تھا رہنے لگی

نصوح

چھوڑ دو انکو جب یہ کہتے ہین
کیون یہ آنکھون سے اشک بہتے ہین
کیون نہین اسقدر ہے رنج و ملال
نہین جاتی ہین لڑکیان سسرال

فہمیدہ

ہے یہ جانا وہ جانا ایک کہین
فرق کیا رنج اور خوشی مین نہین
اک ہنسی اور خوشی کا جانا ہے
جسے آگاہ سب زمانہ ہے
پر خیمہ تو لڑکے جاتی ہے
عمر بھر کو بچھڑ کے جاتی ہے
مین لو یہ اپنے دل مین ہوش شدہ
تھی کچھ اوسوقت آپے سے باہر
یون بھی غصہ کوئی اوتارتا ہے
بیاہی لڑکی کوئی مارتا ہے

نصوح

تم نہ دیتیں اگر اوسے تعذیر[1]
تم سے کرتا ابھی مین یہ تقریر

[1] سزا۔

اُس نے کی شان حق میں بے ادبی | اور چپ چاپ تم رہیں بیٹھی
یہی ایمان ہی ہے دینداری | ہوئی اولاد اسقدر پیاری

فہمیدہ

ہوتا اس بات کا اگر نہ خیال | کیوں لغیمہ کے منہ کو کرتی لال
شق پر اس غم سے میری چھاتی ہے | لڑکی اب ہاتھ ہی سے جاتی ہے

ناصح

شکر معبود دو جہان کا ہے | کہ یہی وقت امتحان کا ہے
یعنی الفت ہے تمکو کس کی زیاد | ایک ایمان ہے دوسری اولاد
ہے جو اولاد دشمن ایمان | جمع ہو سکتے ہیں یہ دونوں کہاں
دونوں میں سے بس ایک کی ہو لو | یا اسے چھوڑو یا اُسے چھوڑو

فہمیدہ

ایسی اولاد کو کروں قربان | بس سلامت رہے مرا ایمان
آئے گا عاقبت میں یہ میرے کام | اسکے باعث سے ہوگا نیک انجام

ناصح

ہے بڑی چیز دین کیوں نہ ہو واہ | آفرین[۱] آفرین[۲] جزاک اللہ

فہمیدہ

ایسی اولاد کو کیا کرونگی میں | پتھر اب چھاتی پر دھرونگی میں
کب یہ عقبے میں کام آئینگے | اپنے اعمال ساتھ جائینگے
بیٹھی رہتی ہوں صبر اب کرکے | سمجھونگی چھوٹی ہے یہ مرکے
رونی یہ کہکے وہ زار و قطار[۳] | نہ ہوا پھر نصوح کو بھی قرار

[۱] شاباش [۲] ضرا نیک بدلا دے [۳] بے اختیار رونا۔

نصوح

کرکے مضبوط اب دلِ ناشاد | اپنے اللہ کو کرو تم یاد
جب تمہاری بخیر ہے بہبود | نہ کرو خوف ہوگی خیریت
یہ دعا مانگو اے حذیفہ[۱] زمن | انکے دل لو زدین سے ہون روشن

فہمیدہ

رونگٹا رونگٹا ہی تیرا | اپنے مالک سے ہے دعا کرنا

نصوح

خیر اب یہ بتاو مجھ سے ذرا | کوہڑی میں نعیمہ کرتی ہے کیا

فہمیدہ

جان اپنی نگوڑی کھوتی ہے | اور کیا کر رہی ہے روتی ہے
کہتے آئی تھی مین خبر لینا | پانی والے[۲] نے ذرا پلا دینا

نصوح

پانی کا تو یہ استہام کیا | کھانے کا بھی کچھ انتظام کیا

فہمیدہ

اسی غم مین ہے جان کا کھونا | کھانے ہی کا تو ہے بڑا رونا
اسکے فاقون ہی سے تو ہون مغموم | کیسا بے دودھ پڑکے گا معصوم

نصوح

کچھ کھلانے کی اب کرو تدبیر | مین چلون مانے گردہ بدتقدیر

فہمیدہ

یہ طریقہ بھلا مناسب ہے | میرے نزدیک نامناسب ہے

---

[۱] زمانہ سکہ تابع مہمل۔

یہ تو سونچو بہنا سمجھانا | اپنی سہت میں نہ اسنے گرمانا
کار گر پھر نہ ہوگی کچھ تدبیر | شرم ہوگی یہ اوسکو دامنگیر
باپ کا سینے جب کہا نہ سنا | اب جو من جاؤنگی کہینگے وہ کیا

نصوح

ایک تدبیر سب سے ہے بہتر | اسکی ہمجولیان تو ہین کثیر
ایک کو ان میں سے جو ہو شیار | تم بلا بھیجو اے مری غمخوار
وہ جو سمجھائیگی بجھائینگی | دیکھنا پھر یہ کھانا کھائیگی

فہمیدہ

سچ کہا تم نے یونہی جاتی ہون | صالحہ کو ابھی بلاتی ہون
بہانجی ہے مرے وہ نیک نہاد | دونون مین میل جول بھی ہے زیاد

نصوح

گھر تمہاری بہن کا ہے اچھا | وان ہے زوزہ نماز کا چرچا
ہوگی بے شبہہ صالحہ دیندار | اوسکی صحبت ہی ٹھیک ہے اغوا

فہمیدہ

وان کا الدر کھے ہے یہ حال | لوگ دیتے ہین اونکے گھر کی مثال
ہین نمازی وہ ایسے نام خدا | نہین ہوتی نماز شب بھی قضا
اوسپہ ہے کام کاج گھر کا بھی | بال بچون کا سب بکھیڑا بھی

سلہ صفحہ ۳۲ نماز شب بارہ رکعت سے ابتدا وقت نماز صبح تک پڑھی جاتی ہے گیارہ رکعت نماز شب کی اس ترکیب سے پڑھی جاتی ہین کہ دو دو رکعت مثنیٰ نماز صبح آٹھ رکعت بنیت قربت اور دو رکعتین بنیت نماز نوز بلا فصول اور ایک رکعت نماز وتر مع قنوت پڑھنا چاہیے اور قنوت اسطرح پڑھنا چاہیے کہ اللہم اغفر فلان یعنی مسمّی مردہ عزیز احباب کا نام لیکر رکوع مین جائے اور یہ ترتیب معمولی نماز ختم کرے نماز شب کے فضائل و ثواب بے انتہا ہین قرآن مجید مین بھی باوجود عدم وجوب نماز شب پڑھنے کا حکم ہے۔

ہاتھ کیا کام سے رہے خالی | نہین کچھ ایسی فارغ البالی
خوش ہین اس پر بھی انکو راحت ہے | نہ گلہ ہے نہ کچھ شکایت ہے
اپنی کہتی ہون کوئی عورت اگر | مجھ سے اچھا پہنتی ہے زیور
ہوتا ہے میرے دلکو اسکا حسن | کاش ہوتا یہ میرے زیب بدن
یہی ان بچون کی بھی حالت ہے | نہین انکی بھی ٹھیک نیت ہے
جسکو کچھ کھاتے دیکھ پاتے ہین | نہ منگا دون تو جان کھاتے ہین
ہے ہین کامری یہ حال مگر | نہین ہوتا کبھی حسد مجھ پر
پہنے اوڑھے اگر مجھے پاتے | یا چھپین فرط خوشی سے کھلجاتے
اونکے بچون کی بھی یہ عادت ہے | چشم بد ور سیرت ہے
کھائی دینا کی کوئی نعمت اگر | نہین کرتے ہین وہ نگاہ ادھر

نصوح

جو غنی دلکے ہین وہ ہین خوشحال | یہ دل ست این تونگری ہے مال
دے تو کل جنہین خدائی احد | کیون کرین پھر وہ حرص و طمع حسد

فہمیدہ

دولہا بھائی کے مقدرت کیا ہی | ملتے ہین ماہوار بیس روپے
دی ہے اللہ نے مگر برکت | ظاہری ہے درست حیثیت
نہین اللہ کا دیا کیا ہے | کپڑا لتا ہے گھنا پاتا ہے

---

۱ فراغت سے بسر کرنا ۲ حسد بڑا گناہ ہے اسکے معنی رشک کے ہین کسیکو اپنی بہتر حالت مین دیکھکر یہ سمجھ کرنا برا مانتا لیکن غبط جائز ہے یعنی کسیکو کوئی نیک یا ثواب کا کام کرتے دیکھکر یہ خیال کرنا کہ کاش ہم بھی ایسے ہوتے ۳ یعنی دل غنی ہے ۴ تونگری دل سے ہوتی ہے نہ کہ مال سے ۔
۵ قناعت ۶ بد نیتی ۷ لالچ ۔

کنبہ والوں سے شرمسا ہیں ۔ ایک پیسہ کی قرضدار نہیں
کسی غم میں نہ آہ وزاری ہے ۔ نہ مصیبت میں بیقراری ہے
کچھ سہارا نہیں کسیکا ہے ۔ اپنے اللہ کا بھروسا ہے

نصوح

دونوں بہنیں ہو تم یہ حیرت ہے ۔ مختلف خصلت و طبیعت ہے

فہمیدہ

اپنے میکے میں میں رہی جتنک ۔ وہی خو بو تھی میری بھی تب تک
جب سے اس گھر میں آئی کہتی ہوں ۔ نہ بگڑنا مری خطا ہو معاف
مانگی دیکھیں جو عادتیں کچھ اور ۔ رفتہ رفتہ بدل گئے مرے طور
شغل روزہ تھا پان نہ ذکر نماز ۔ مرے بھی ہو گئے وہی انداز
عہد ہے اب خدا سے بنتی کیا ۔ نہ کروں گی کبھی نماز قضا
جلد فہمیدہ نے پہرا کڑولی ۔ صالحہ کے بلانے کو بھیجی
کہدیا پہلے مجکو دینا خبر ۔ پہونچے جیسے سواری ڈیوڑی پر

فصل ششم

نصوح اور منجھلے بیٹے علیم کی گفتگو

پھر اوسیدن نصوح خوش اوقات ۔ بیٹھا تھا پڑھکے وقت عصر صلوات
منجھلے بیٹے کو اپنے پوچھوایا ۔ مدرسہ سے علیم ہے آیا
کوئی بولا ابھی تو آئے ہیں ۔ نہیں کپڑے تلک اوتارے ہیں

---

۱ عادت خصلت ۲ نماز ۔

کہا اوسنے ذرا ایمان آئین — جب فراغت وہ کاموں سے پائیں
بعد کچھ دیر کے علیم آخر — ہوا خدمت میں باپ کے حاضر

باپ

سنتا ہون کرتے ہو بڑی محنت — آجکل پڑتی ہے کڑی محنت

منجھلا بیٹا

اسکی تیاریان ہیں شام و سحر — امتحان کا زمانہ ہے سر پر
روز کرتا ہون یہ ارادہ جناب — شکو دیکھا کرون میں گہر یہ کتاب
بڑے بھائی کے دوست آتے ہین — اور دھما چوکڑی مچاتے ہین
شور و غل میں ہے عقل کھو جاتی — ہے طبیعت اوچاٹ ہو جاتی

باپ

بڑے بھائی سے اتنا ہو ڈرتے — السد[1] اوسکا کیون نہیں کرتے

منجھلا بیٹا

شغل میں ہون بڑونکے میں تاراج — ہے میرے اختیار سے خارج
رائگان[2] ہوتی ہے میری اوقات — کٹتی ہے اسطرح سے میری رات
وقار یہ انتظام میں نے کیا — گھر کا رہنا بھی ہین نے چھوڑ دیا
ایک لڑکا ہے میرا ہم مکتب — تڑکے جاتا ہون اوسکے گھر اب

باپ

ہان بڑے امتحان کیو آئے ہی — کہو کچھ کر رہے ہو تیاری

منجھلا بیٹا

ابھی اوسکا ہے ایک زمانہ پڑا — فارغ اس سے تو پہلے ہو لون ذرا

---

[1] موقوف [2] ضایع۔

باپ

مطمئن دل جوانا دلبر ہے | وقت اُسکا کوئی معتبر ہے

منجھلا بیٹا

ٹان زمانہ معین اُسکا ہے | بڑے دن کے قریب ہوتا ہے

باپ

اور کچھ کہتا ہون میں جان پدر | تم نہ سمجھے مرا کلام مگر
جو کہ ہے امتحان سب سے بڑا | ہے مُراد اوسسے میری روز جزا
فکر اُسکی جو میرے جان نہین | سب سے بڑھکر وہ امتحان نہین
باپ کا منہ علیم نے دیکھا | ہکا بکا ہوا وہ کچھ نہ کہا
تب یہ بولا نصوح نیک انجام | میرے جان کچھ نہین ہے اسمین کلام

منجھلا بیٹا

سب سے بڑھکر ہے ابا جان وہی | ہے قیامت کا امتحان وہی

باپ

چھوٹے چھوٹے جو امتحان ہین تمام | حال اونکا میں پوچھتا ہون بدام
اوس بڑے امتحان کو پھر کیا | حق نہین مجکو تم سے پہونچیگا

منجھلا بیٹا

عرض کرتا ہون میں حضور یہ کب | آپکو حاصل اختیار ہے سب

باپ

خیر اسکا جواب دو بیٹا | کی ہے تیاری اوسکی تم نے کیا

سلہ کرسمس وے عیسائیون کی عید کا زمانہ ۔

منجھلا بیٹا

گو کہ وہ امتحان ہے دشوار | کچھ ہے لیکن نہیں ہوں میں تیار
کیا کہوں کسقدر ندامت ہے | وجہ سب اوسکی میری غفلت ہے

باپ

میرے جان جب تم ایسے ہوشیار | اور ہو ان امتحانوں میں تیار
ہوتی ہے رات دن مشقت بھی | کرتے ہو پیشتر سے محنت بھی
ہے تعجب مجھے یہ جان پدر | غافل اس امتحان سے ہو مگر

منجھلا بیٹا

اپنی غفلت کا کیا بتاؤں حال | اشاعت نفس و شامت اعمال

باپ

صاف کہتے نہیں ہو تم بیٹا | کچھ سبب اور ہی ہے غفلت کا

منجھلا بیٹا

یہ بھی گردش ہے میری قسمت کی | ہے تساہل ہی وجہ غفلت کی

باپ

میں نہ سمجھا تمہارا کچھ مطلب | یہ تو لفظوں کا پھیر ہے سب
پوچھتا ہوں سبب میں غفلت کا | کہتے ہو تم تساہل اے بیٹا
ہے تساہل وہی وہی غفلت | وہی معلول اور وہی علت
اور یہ غیر ممکنات[1] سے ہے | ولکو اوجھن تمہاری بات سے ہے

---

[1] نہ ہوتی۔

منجھلا بیٹا

گھر میں کچھ دین کا نہ تھا چرچا | یہ بھی شاید سبب ہو غفلت کا

باپ

مینے پوچھا جو کہو دکھ ہو کسب | فقط اس سے تھا میرا یہ مطلب
لکھ تم صاف صاف اے دلبر | نہین الزام اسکا کچھ تم پر
میں سبب ہون تمہاری غفلت کا | ہون مین ہی مستحق ملامت کا
اپنے چھوٹونکے آگے اے دلدار | جرم کا اپنے کرتا ہون اقرار

منجھلا بیٹا

آپ فرما رہے ہین کیا یہ حضور | ہے سراسر میرا ہی اس مین قصور
عقل اتنی خدا نے کی تھی عطا | کہ یقین مجکو اپنی موت کا تھا
پھر نہ سمجھا مین واہ ری غفلت | کچھ تو ہے اس وجہ کی ملت
فرض ہے طاعت خدا و رسول | تا کہلے فرق عبد اور معبود

باپ

سنئے یہ باتین خوش ہوا مین خیر | تم تو ہو واقف مسائل دین
مجکو رہ رہکے ہی عجب اسکا | کسنے سکھلای ہین تمہین بیٹا
نہ کبھی مینے کی تمہین تلقین | مدرسہ مین بھی اسکا ذکر نہین
تربیت ہی الگ وہان کی ہے | فلسفہ[۵۱] ہندسہ[۵۲] ریاضی[۵۳] ہے
اور رہے مسٹری[۵۴] وجاگرفی[۵۵] | نہین تعلیم ہوتی ہے دینی
مجکو حیرت ہے آجکے صفات | ہوئی کیونکر تمہین یہ معلومات

۵۱ ایک علم کا نام ۵۲ علم حساب ۵۳ اقلیدس ۵۴ تاریخ ۵۵ جغرافیہ

اسمین کچھ شک نہین ہی ابا جان — مینے مکتب مین جب پڑہا قرآن
اک تو یہ ہین تھی کم سنی میری — دوسرے وہ زبان تھی عربی
رٹ گیا طوطے کیطرح کو سب — سمجھا اک فقرہ کا نہ مین مطلب
درس[1] مین بھی کتابین تھین جتنی — ان مین قصہ کہانیان تھین بہتین
الغرض وان سبق مین پڑہتا تھا — بوستان[2] بہار دانش کا
لعنت ایسی بہار دانش پر — جسکا اخلاق پر پڑا ہو اثر
جس مین ہر ایک بات بیہودہ — تہل اور واہیات بیہودہ
ایک دن راستہ مین جاتا تھا — اٹھ کے مکتب سے گہر کو آتا تھا
سنئے اب ایک مرد حق آگاہ — اپنی ڈیوڑہی مین بیٹھی تھی سر راہ
مولوی وضع اور لقمہ صورت — ہمہ تن نیک اور خضر سیرت[3]
ایک لڑکا بھی ہیر ہی ہم سن — بیٹھا تھا پاس انکے وہ کم سن
باپ بیٹے تھے غالبا وہ جناب — پڑہ رہے تھے ہم سوال و جواب
باتین تتلا کے کرتا تھا جو پسر — مین بھی سننے لگا کھڑا ہو کر

پدر

تان بتاؤ تو جلد تم بیٹا — دین اسلام کے اصول ہین کیا

پسر

پہلے توحید[4] ایزد غفار — دوسرے عدل[5] خالق مختار
پھر نبوت[6] امامت[7] اور معاد[8] — ہین یہ پانچون اصول دین کے یاد

[1] سبق [2] ایک کتاب کا نام ہی جو اخلاق خراب کرنیوالی ہی [3] نام پیغمبر [4] خدا ایک ہی [5] خدا عادل ہی
[6] محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ خاتم النبیین ہین [7] اول امام علی مرتضی دوسرے حسن مجتبے تیسرے حسین شہید کربلا
چوتھے علی ابن الحسن چار کربلا پانچوین محمد باقر چھٹے جعفر صادق ساتوین موسی کاظم آٹھوین غریب الغربا امام رضا
نوین محمد تقی دسوین علی النقی گیارہوین حسن عسکری بارہوین امام زمان مہدی آخر الزمان اور ہمارے مخصوص من اللہ

پدر

حفظ ہین یہ تو سر زبان شاباش | معنی اسکے کہو تو ہان شاباش

پسر

جو کہ ہے مالک زمین و زمان | جسنے پیدا کیا ہے سارا جہان
باپ اوسکا ہے کوئی نہ بیٹا | وہ ہمیشہ سے ہے رہیگا سدا
بس ان اوصاف کے وہ قابل ہے | وحدہٗ لاشریک و عادل ہے
اور محمدؐ ہیں ہم سبھونکے نبی | قریشی ہاشمی و مطلبی
ہو درود و سلام لیل و نہار | بہ محمدؐ و آلہ الاطہار
ہادی و رہنما ہیں بارہ امام | عرصہ حشر ہین جو آینگے کام
اون کی طاعت کرین ہمون سب ہم | کہ اولی الامر ہیں وہ خاصہ اب
کچھ شک اس مین نہ شبہہ مطلق ہے | کہ قیامت کا آنا برحق ہے
پائینگے نیک و بد ثواب عذاب | ایک ایک ذرہ تک کا ہوگا حساب

پدر

مرحبا او یوہیں جہان پدر | کہہ تو جا فروع دین فرفر

پسر

لیجئے سنئے ہین وہ صوم و صلوٰۃ | اور حج و جہاد و خمس و زکوٰۃ

---

۱ رات دن ۲ صاحبان حکم ۳ روزے یعنی ماہ رمضان کے ۴ روزے واجب ہین ۵ نماز یعنی پانچ وقتونکی ستره رکعتین۔ صبح کی دو پہری چار ظہر کی چار عصر کی چار مغرب کی تین عشا کی چار ہر مانج ہر واجب ہین ۶ اسطاعت اور فرض اس شخص پر حج کعبہ واجب ہے ۷ امام زمانہ کے حکم پر کفار سے لڑنا واجب ہے ۸ مال کا پانچوان ساداب کو دینا واجب ہے ۹ اگر سال بھر چالیس روپیہ یعنے زر سکوک جمع رہے تو ملک روپیہ خیرات دینا واجب ہے اسی حساب سے زیادہ روپیہ پر ہی چالیس ۴۰ دینا لازم ہے

فرض ہین جو ہر اہل ایمان پر | جو ہین واجب ہر اک مسلمان پر
خوش ہو اسنکے وہ جو مدعا سوا | منہ کو بیٹے کے باپ نے چوما
دفعتہ پڑ گئی نظر مجھ پر | ہنس کے کہنے لگا وہ نیک پیر
کیا کھڑے ہو وہان یہان آؤ | بیٹھ کر اک ذرا چلے جاؤ
کچھ بھی کہتے نہ بن پڑا آخر | میرے منہ سے نکل گیا حاضر

لفظ

تمکو کہتے ہین لوگ کیا بیٹا | نام کیا ہے تمہارے والد کا

مین

قبلہ من علیم ہے یہ غلام | ہے جناب فصیح بالکا نام

لفظ

دیکھو میں ہاتھ مین کتاب ہے کیا | شوق ہے تمکو لکھنے پڑھنے کا

مین

گو کہ حاضر ہے لیجئے یہ کتاب | بُری باتین مگر ہین اسمین جناب

لفظ

رہنے دو دیکھنے سے باز آیا | ہے یہ بیٹا بہار دانش کیا
تم پڑھا کرتے ہو کتاب ایسی | طرز تعلیم واہ یہ کیسی
ہے بد اخلاقیان[۲] جو سکھلاتا | کون کمبخت ہے وہ کہہ[۳] نہ سکا
اس نصیحت کو گوش دل سے سنو | اب نہ پڑھنا بہار دانش کو

---

[۱] یعنے مرد پابند احکام شرع و نیک شخص جو اپنے بیٹے کو پڑھا رہا تھا
[۲] بُری باتین: خراب عادت سکھانیوالی [۳] نیم ملا خطرہ ایمان کم پڑھے کے استاد

بین

نہ پڑھوں گا اسے میں بار دگر | آپ سچ کہتے ہیں بہت بہتر

لقمہ

واہ تم تو بڑے سعادتمند | تم نے کر لی قبول میری پند
دو اب اس بات کا بھی دو جواب | دیکھی ہے دین کی بھی کوئی کتاب
کبھی یہ بھی سکھاتی تھے استاد | ہیں اصول فروع دین بھی یاد

بین

آپ نے اس گھڑی کی تلقین[1] | یہ تو باتیں کبھی سنی بھی نہیں
ذکر جو کان میں پڑی ہیں کبھی | میرے گوش زد ہوئی تھے کبھی
ہوئے ارکان دین مجھے اب یاد | میرے ہم سن ہیں یہ مرے استاد
خوش ہوئے مجھ سے یہ سخن سنکر | مجھکو بھلا کے وہ گئے اندر
لا کے پھر اک کتاب دی مجھکو | اور تاکید بھی یہ کی مجھکو
اے مرے جان گھر میں جا کر تم | دیکھنا اس کو دل لگا کر تم
کر کے تسلیم میں ہوا رخصت | یاد تا تک ہے مجھکو وہ صحبت
ہو اپڑھنے لگے اسکی مجھپر عیاں | تھی مری زیست بدتر از حیواں
دیکھکر اپنے گھر کی یہ حالت | ہو گئی تھی میرے قلب کو وحشت
متنفر[2] ہوا میں کچھ ایسا | نہ کیا رخ بھی پڑھنے کتاب کا
عادوہ[3] فرما نہیں وطن میں تھی | آپ بھی اون دنوں وکن میں تھی
اوس زمانہ میں بھائیہ حال جناب | رات دن میں پڑھا اور پڑھی وہ کتاب

---

[1] تلقین کرنے والا [2] نفرت کرنے والا [3] رہتی تھی

واقعہ یہ بھی ہے عجیب و غریب
ان دنوں تھی جو شب برات قریب

بن رہے تھے پڑاقے[1] اور انار
تھوڑا کاغذ تھا بہائی کو درکار

مری غیبت[2] میں کیا کہوں میں جناب
لگ گئی اونکے ہاتھ میری کتاب

پھاڑ کر اوسکے ٹکڑے کر ڈالے
اجتک میرے دل میں ہیں جہالے

پینے پہیرا کے سر پٹکا
لیکن اب میرے غم سے ہونا تھا کیا

دل میں سوچا کہ میرو ہیں جاؤں
اک کتاب اور لے کے آؤں

جا کے دیکھا تو وہ مکان ہیں نہیں
شہر ہی سے چلے گئے ہیں کہیں

ہو کے مایوس جو پھرا میں جناب
ملکے ناتھو نکو رہ گیا میں جناب

بہائی سے جب کیا کتاب کا ذکر
مجھسے فرمایا ہے عبث تجھے فکر

شکر ہے دیدہ شکر کی ہے جا
ورنہ ہو جاتا تو بھی کہہ ملا

اک تو محکو الم کتاب کا تھا
سن کے یہ اور ہی ہوا صدما

پھر ہوا مدرسہ میں میں داخل
ہو گیا دوسری طرف مائل

نصوح

ہائے جو ہیں ہمارے لخت جگر
اون کو مذہب کی کچھ نہیں ہے خبر

اصل یہ ہے مطیع شیطان ہیں
ہم فقط نام کے مسلمان ہیں

خیر تیری نظر سے اے بیٹا
اک رسالہ تو دین کا گذرا

مجکو اس وقت جو ضرورت ہے
یہ بھی اوسکے لئے غنیمت ہے

تم نے یہ بات بھی پڑھی ہوگی
کہ عجب چیز ہے یہ ہمدردی

چاہتا ہوں سنوں میں نور نظر
اُسکا مطلب ہوا کہاں تک اثر

---

[1] آتشبازی میں وہ چیز جس میں آواز مثل بندوق کے نکلتی ہے [2] چھپ چھپے

علیم

مدرسہ کا مرے کوئی لڑکا — مجھسے کچھ پوچھتا ہے یا پڑھتا
سنین کرتا ہون مین دریغ کبھی — یہ بھی ہو کیا عجب ہے ہمدردی
ایک مین اور کرتا ہون یہ کام — امتحان مین جو ملتا ہے انعام
جو محلہ مین ہین غریب و یتیم — سب مین کر دیتا ہون اُنمین تقسیم
بلکہ ایک مرتبہ اسی مین — پڑ گیا تھا مین فکر بیحد مین

ناصح

مجھ سے تفصیل سے کہو تو ذرا — اے مریجان تھے وہ وقت کیا

علیم

جا رہا تھا مین خانہ جان کے گھر — ہوا مسکین کے کوچہ مین گذر
چند چیر اسی[۵۲] محکوم کے نظر — جو تھے گیرے کھڑے ہوئے اک گھر
جمع تھے اور بھی تماشائی — دیکھا لون میری جی مین بھی آئی
دان جو پہنچا تو یہ کھلا مجھپر — ہو رہا ہے تباہ یون اک گھر
ایک عورت ہے بیوہ دانی غریب — روز بد یہ اوسے ہوا ہے نصیب
شدت غم سے حال ابتر ہے — کہ گرفتار اوسکا شوہر ہے
قرض[۵۳] مُنجُو سے کھایا تھا لیکر — اوسکی ڈگری[۵۴] ہوئی ہے جو اوسپر
ہے عدالت کا حکم یہ جاری — اوسی علت مین ہے گرفتاری
کھڑا رہتا تھا وہ مرد ایمانزار — کیا کرون آجکل ہون مین ناچار
اسکا قرضہ ہے واجبی مجھ پر — تنگدستی سے ہون مگر مضطر

[۵۲] گھر کا نام [۵۳] ملازم عدالت [۵۴] مہاجن [۵۵] دان کو دیوے روپیہ وصول کرنیکا حکم۔

منتیں وہ مسز ارکرتا تھا | نہ کوئی کان دھر کے تھا سنتا
مگر اک شخص کو جو رحم آیا | بولا لالہ سے وہ سنو تو ذرا
تم نے اتنا کیا ہے صبر جہان | اور دس پانچ روز بھر دو مان
تو نہ بھجوا کے بولے لالہ جی | واہ تم نے میاں یہ خوب کہی
اب طرح دینا میں سمجھتا ہوں جھول | برسوں کا قرضہ اور ٹال مٹول
پہلے خانصاحب آج تو مجھ سے | اب اور دائے لیتا ہوں عزت
تھا گرفتار وہ بوجہ جتمند | گو کہ مفلس تھا پر تھا غیرت مند
سنکے بننے نام عزت کا | غصہ آیا اوسے قیامت کا
دیکھے چپراسیوں کو وہ دیکر | جاکے گھر میں پہرا وہ بٹھا لیکر
چاہتا تھا کہ اک رسید کرے | منتی اوس بننے کی پلید کرے
گر پڑی اوسکی بیوی پیروں پر | اور کہنے لگی یہ رو رو کر
ہے یہ غصہ تمہارا بے ہنگام | سوچ لو پہلے اسکا تم انجام
اپنے بچوں کا بھی خیال نہیں | ہے ہمارا تمہارا بعد کہیں
بچے بھی جان اپنی کھونے لگے | مانکو روتا جو دیکھا رونے لگے
دیکھکر اپنے بچوں کو روتا | پڑ گیا وہ غریب بھی ٹھنڈا
پھینک کر سر کو ہاتھ سے وہ زمین | بولا بیوی سے با دل غمگین
خیر اس کی کرو کوئی تدبیر | جو بچے میری عزت و توقیر
بولی وہ گھر میں چیز[1] بست ہی جو | دے دلا دو اوسیکو جو کچھ ہو
اج جاؤ نہ تم کسی صورت | پھر تو جو کچھ پڑیگی بھگتنا بھگت
تانبے کی دو پتیلیاں ہلکی | اک تو لاک گھوڑا اک چکی

[1] بڑا پیٹ [2] گھنا یا تابرتن وغیرہ۔

ہاتھوں میں اس ضعیفہ کی تھیں چار پانچ چاندی کی چوڑیاں بھی جیسی تھا
یہی کل کائنات تھی گھر کی لاکے جو اس غریب نے رکھدی
لالہ اول تو مانتا ہی نہ تھا وہ ترس کھانا جانتا ہی نہ تھا
رحم جب پر اسیوں کو بھی آیا اور سبھوں نے بھی اوسکو سمجھایا
راضی اس پر ہوا غرض مردود دین اگر پانچ اصل اور دو سود
خیر پاؤن روپے جو سات ابھی چھوڑ کر خرچہ دون نجات ابھی
کل اشاڑھ کے تھے نو دام مگر چار یا ساڑھے چار سے بڑھکر
بولا بی بی سے جاکے پھر وہ غیور اب تو ہم ہر طرح سے ہین مجبور
آبرو اپنی بچنا مشکل ہے اور ابھی چاہیے تمے ڈالی روپے
کاون مین لڑکی کے فقط اب دو بالیان چاندی کی ہیں وہ لے لو
تھی لعینہ وہ لڑکی بھی ایسی بالکل اباحمیدہ ہے جیسی
بالیان کان اوتارنے لگی جب لڑکی اس بیکسی سے روئی تب
پھر تو تجھ سے بھی ضبط ہو نہ سکا مینے اوسوقت اپنے دل میں کہا
اس مصیبت میں اے خدائے احد کیا میں کرسکتا ہون کچھ اسکی مدد
دھیان آیا جو یہ نہ ہی کچھ آس کوئی اٹہارہ آنہ ہین میرے پاس
سر پر اک میرے بہاری لڑکی ہے عید کو اماں جان نے دی ہے
نکرون کچھ کسیکا خوف و خطر بیچون بازار مین اوسے جاکر
کیا عجب ہے یہ فکر چل جائے کام ان لوگون کا نکل جائے
تھا وہان سے قریب ہی ساندر اک دوکان پر گیا مین آخر کار
دام ایک گوٹے والے سے ہوئے طے مل گئے چودہ آنہ پانچ روپے
بیچ کر ٹپی فروش ہو اس حال سر سے مینے لپیٹا اک رومال

واں جو پہنچا تو دیکھتا ہے کیا — گھر مین ایک رونا پیٹنا ہی پڑا
اونکو لیجا چکے تھے چیرا سی — نہ بچی جان شیخ صاحب کی
مینے عورت کو مضطرب پاکر — دیدی چپکے سے وہ رقم لاکر
متحیر ہوے وہ پہلے کمال — فرطشادی سے پھر ہوے بیحال
کچھ نہ سمجھی رقم جو پائی ہے — کیسی ہے اور کہان سے آئی ہے
جان پہچان اک جوان چایا — وہ روپے ساتون دکا دوڑا یا
اور بچون کو لیکے وہ مضطر — ہوئی دروازہ پر کھڑی آکر
بات کی بات مین وہ غم ہوا دور — چھوٹ کر آگیا وہ مرد غیور
خوش ہوے بچے مالنی بھی پھرنا کر — تھا ہر اک اپنے جامہ سے باہر
کبھی آپس مین وہ لپٹتے تھے — اور کبھی باپ سے چمٹتے تھے
اب مرا دھیان آیا عورت کو — بولی بچون سے اپنے کمبخت
اسقدر شور کیون مچایا ہے — کیا کوئی بھوت سر پر آیا ہے
پھر مری سمت اشارہ کرکے کہا — جو کھڑے ہین یہ دو تم ان کو دعا
یہ اسی رحم دل کی ہمت ہے — جسکے صدقے مین بچ گئی عزت
ترس انکو یہ ہم پر آیا ہے — اتنی جانون کو جو بچایا ہے
کہین ٹکڑا نہ بھیک کا پاتے — یہی ہوتا کہ بھوکون مرجاتے
کون بیٹھا ہوا ہمارا تھا — باپ کے دم کا ایک سہارا تھا
ہاتھ پیر اونکے چلتے ہین جبتک — روٹھی سوکھی یہ ملتی ہے تب تک
مالی سے ہماری یہ محنت — ہے یہ لڑکا فرشتہ رحمت
اسنے اتنا بڑا کیا احسان — فرشتہ نا تمانہ جان نہ پہچان
مجکو ان بچون نے نہ بھولیگا — جن نگاہون سے شکر کے دیکھا

کیا بتاؤن جو میری حالت ہے | آج تک دل میں وہ مسرت ہے
لیں ابتک کئی ہزار کی رقمیں | یہ رقم جنکو دی ہے قرض نہیں
میں کہسکتے ہی کو وہان سے تھا | مگر ان لوگون نے نہ جانے دیا
منتیں کرکے لے گئے اندر | اور بٹھلایا ایک چوکی پر
پھر یہ بولی میان سے وہ عورت | نوج ہو کوئی مناسب غیرت
تم تو بازار ہی نہیں جاتے | اک گلوری بھی لے نہیں آتے

میں

فائدہ کیا اٹھاؤں کیون زحمت | پان کھانیکی ہے کسے عادت

عورت

اپنے محسن کے کام میں تکلیف | کوئی پاجی ہیں ہم اے شریف
گر اجازت تمہاری پائین ہم | آنکھین قدمون تلے بچھائین ہم
تیری اس بھولی شکل پر بلہار | دل ہی چاہتا ہے ہو نہیں نثار
تم پہ میں لاکھ بار ہون قربان | کچھ بتاؤ تو اپنا نام و نشان

میں

ہی صابر میان کی ہی جو سرا | بس وہین رہتی ہیں مری خالا

عورت

خیر جو کچھ ہے آج ہمکو دیا | لوگے تم اسکو ہم سے کب بیٹا
اپنے بچون کا پیٹ کاٹینگے | اور قرضہ تمہارا پائینگے
ہم تو وہی مہینے کے اندر | یہ تمہاری رقم چکاتے مگر
آجکل کام کم نکلتا ہے | نہ کوئی بس نہ زور چلتا ہے

لہ محلہ کا نام۔

تم نے احسان کیا ہے اتنا جہاں پر | اب عنایت کرو تم اور بھی ہاں پر
مجھ پہ ہم مول لے لیا ہمکو | دور روپے قیمت ہا پوار ہو لو

مین

ہے ادائے کی فکر تمکو کیا | اس نظر سے نہیں مجھے دیا
سنتے ہی یہ زبان سے میری کلام | اسقدر خوش ہوئے وہ لوگ تمام
یون بس اُن بیکسون پہ مین چلتی ہون | ہو رعایا مین جسطرح سلطان
جان ہو جیسے جسم انسان مین | پیر ہو جیسے حلقہ مریدان مین
عورت ایسی تھی میری شکر گذار | بند بگیا تھا بلا مین لینی کا تار
سر سے میرے جو ہٹ گیا رومال | دیکھا لوٹی نہین یہ کھل گیا حال
بولی عورت کہ ہو نہین تم پہ فدا | سر کی لوٹی بتاؤ تو ہوئی کیا
پھر تو کھنا پڑا مجھے اُسدم | بیچکر اوسکو لایا تھا وہ رقم
دین ہزارون دعا مین یہ سنکر | مجھی جاتی تھی اور وہ مضطر
جتنا وہ عاجزی سے پیش آتی | اُتنا میری حیا سے جھک جاتی
مین بمشکل ہوا غرض رخصت | گو کہ آتے نہ دیتی تھی عورت
لوٹی پہنے نہ تھا جو مین سر پر | بس چلا وان سے سیدھا اپنے گھر
کیا کہون کسقدر حیا آئی | مل گئے راہ مین برادر بھائی
نظر آئی جو میری یہ ہیئت | دور ہی سے وہ بولے یا وحشت
پھر یہ فقرہ زبان پر لائے | کیا چنے لوٹی بیچکر کھائے
مین نے اس بات کو کیا اصغا | رہا خاموش کچھ نہ منہ سے کہا
شام کو امی جان سے آخر | کر دیا بھائی جان نے ظاہر
بولی کچھ ہے خیر علیم کی بھی | لوٹی تک سر کی بیچکر کھا لی

تم جنھیں مولوی سمجھتی تھیں | میں چٹورا کچھ اور لنگے بڑے ہیں
مجھسے جب امّی جان نے پوچھا | لیجئے ہاتھ نکو جوڑ کر یہ کہا
جس نے یہ آپ سے کہا ہے حضور | پہلے ثابت کرے وہ میرا قصور
کچھ جو ہو ٹوٹی پھیسپاکر کھایا | جو سزا چور کی وہ میری سزا

اما جان

پھر وہ کیا ہو گئی جو سر پہ نہیں | کہو تو بیٹھے نہیں تم اسکے کہیں

ہیں

نہیں یہ بھی نہیں ہے اما جان | ٹوٹی کہو دوں میں ایسا ہوں نادان

اما جان

ہیں کیا فہم میں تری گھاٹیں | کچھ تماشے کی ہیں تری باتیں
کھو رہے ہو نہ کھوٹی ہے بیچی | نہیں کھلتا کہ کیا ہوئی لڑکی

ہیں

آپ کر لیجئے یقین اس کا | نہیں بیجا ہوا ہے صرف اسکا

اما جان

بھی بیٹا ہیں گن تمہارے اگر | خوب روشن کرو گے نام پدر

حکیم

میں پڑا تھا عجیب مشکل میں | حیران کیا کچھ نہ آتے دل میں
[illegible] | کبھی یہ کہتا تھا خموش رہوں
[illegible] | [illegible]
صاف ہو جاتیں وہ دو کھیپے ضرور | ہو گئی کان یہ بد گمانی دور
کہا تا خط ہے اسکی فرصت کا | ابھی اک اور ہفتہ بھی گذرا تھا

صالحہ دفعتہً پڑی بیمار | گئین وان اماجان ہو کے سوار
سنئے یہ اتفاق ہے حضرت | آئی خالہ کے گھر وہی عورت
اور بیٹھا ہوا تھا میں بھی وہین | دیکھتے ہی مجھے دعا مین دین
مجھکو محبوب پھر کمال کیا | رلّی رلّی بیان وہ حال کیا
ہنسکے آیہ مجھسے کہنے لگین | چوری پکڑی گئی سنی کہ نہین

التصوح

یہ تو ہے انتہائی ہمدردی | جو بات تم نے کی
سخی اسکے ہین مگر بیٹا | ہے اپنے عزیز سب سے سوا

علیم

ہین زیادہ غنی وہ سب ہم سے | فضل پروردگار عالم ہے

التصوح

سب روپے پیسے ہی سمجھتے ہین کام | کیا فقط ہے سلوک اسکا نام

علیم

ہین تو ایسا ہی جانتا ہون حضور | میری عقل و فہم کا ہے قصور

التصوح

پورا کرنے سے ہے ہمدردی | ہے بڑی بات جو ہے دولت اسکا
ہے یہ ہمدرد دین خاندان تمام | انکو تلقین دین کی حاجت ہے
وعظ اور پند کی ضرورت ہے | تم نے یہ فرض تو کیا نہ ادا
سمجھا اسے فرض ہی نہین سمجھا

علیم

[illegible] | غلطی میری ہے میرا قصور

ناصح

تمکو الزام دون مین کیا بیٹا — تم سے بڑھکر کھیں ہے میری خطا
خیر اچھا گذشتہ را صلوات[1] — چاہئے اب تلافی مافات
عہد میں نے یہ کرلیا ہے اب — کہ سکھاؤن عفاید مذہب
گو کہ مشکل ہے اس کا بھی اقرار — ان کی اصلاح ہی بہت دشوار
مان اگر میرا ساتھ تم بھی دو — کیا عجب ہے جو کامیابی ہو

علیم

نہیں فرزند نا خلف یہ غلام — بدل و جان ہین تابع احکام
متحیر ہون سپہ مین حد سے زیادہ — کیا کرون گا مین آپ کی امداد

ناصح

ہے تمہاری مدد یہ اے دلدار — تو یہ کر کے ہو تم اب دیندار
مرغ بازی بٹیر کنکوا — مشغلے سب یہ چھوڑ دو بیٹا

علیم

آپ جو کہتے ہو واجب ہے — فائدہ میرا اسمین سراسر ہے
ہو جو بالفرض اس قطع نظر — تو خرابی ہے میری سر تا سر
اسطرف آپکو کرون مین خفا — تجھسے ناراض اسطرف ہو خدا
پھر زمانہ مین بھی ہو بدنامی — اور ہو عاقبت مین ناکامی
عہدہ مولا دندہ و سبحان — نوکر آقا رعیت اور سلطان
باپ بیٹے کا سبھی برابر ہین — نسبتین ایک یہ سراسر ہین

[1] گذشتہ امور کا معاوضہ۔

لاؤن گا حکم آپ کا میں بجا | اگر خدا نے کریم سے چاہا

باپ

واہ اے میرے جان و نور نگاہ | بارک اللہ[1] اور جزاک اللہ[2]
مطمئن کر دیا ہے دل میرا | دین و دنیا میں خوش رہو بیٹا
خیر اب تم سدھارو نیک اساس | بڑے بھائی کو بھیجدو میرے پاس

علیم

اون کی بھی ہے اسی سے طلبی | شاید اوسنے بھی گفتگو ہو یہی
میرے نزدیک تو یہ ہے بہتر | باتین ہون بالمشافہ نہ اگر

نصوح

کو ترددو تمہارا ہے یہ بجا | گر چاہو ہون میں حضور اے بیٹا
پر یہی رائے ہے میری آخر کار | کرلون صحبت تمام خود ایکبار

نصوح نے بڑے بیٹے کو بہت سمجھایا اور ہر چند فہمید اور علیم دونو نے سمجھایا لیکن وہ راہ پر نہ آیا

غرض آیا علیم نزد کلیم | اور پیام پدر کیا تفہیم[3]

کلیم

آجکل کیا ہے ہے تو خیریت | جبھی ہم لوگو پر بڑی شفقت

[1] مذا برکت دے [2] خدا جزاے خیر دے [3] روبرو [4] سمجھایا۔

اتنی مین آگیا سلیم کھین — سر کو سنڈواے تھا وہ اہل فن
دیکھے جاتا تھا دلمین تھا خیال — نہ بڑے بھائی دیکھلین یہ حال
ناگہان وہی کلیم نے آوازہ — کرگئی روح اوسکی پس پرواز
مرتے والے ابن آدم بولے — سر منڈاتے ہی پڑ گئے اولے
منجھلے بھائی کو دیکھ پایا جب — جان مین جان اوسکی آئی تب
پاس آکر کہا بغیر سوال — باپ کے حکم سے منڈائے ہین بال

بڑے بھائی

دیکھئے ہے یہ باپ کی شفقت — خاک مین برسونکی ملی محنت
کیا کہے کوئی اس محبت کو — کیا بگاڑا ہے اچھی صورت کو

چھوٹے بھائی کی طرف مخاطب ہوکر

سچ تمکو بھی بالون کا ہوگا — دل تمہارا بہت کڑا ہوگا

چھوٹے بھائی

ایک مدت سے خود مجھے تھا خیال — کہ منڈاؤن مین اپنے سر کے بال
ہوگا ایک مرتبہ یہ اپکو دھیان — سر منڈانیکے تھا مین بھائی جان
آپ اس دن ہوے مجھپہ خفا — نام پھر آجتک نہ مین نے لیا

بڑا بھائی

ٹھیک کہتے ہو یاد آیا اب — کیا ہوئے وہ تمہارے ہم مکتب
تھے وہ چارون غریب کے مرجع[1] — مکر کے تھے عناصر اربع[2]
خوب بہکایا تھا تمہین مرجان — کہ وہ چار دن تھے ثانی نیسان

[1] مرجع = لوٹنے کی جگہ [2] عناصر اربع = چار عنصر

چھوٹا بھائی

کہتے ہین آپ ناحق اونکو برا | دہی تو ابا جان نے بھی کہا

بڑا بھائی

ہیہ کے بیمار وہ اٹھے ہیں ابھی | کہی تھی پہلے بھی یہ بات کبھی
بس سمجھ لو دماغ کا ہے خلل | تم کرو اونکی بات پر نہ عمل
تم سے پہلے بھی حکیم مینے کہا | ڈاکٹر نے جو دی تھی اونکو دوا
حبس[1] کے زور مدعی تھے جو بڑھے | وہ بخارات مغز پر ہین چڑھے

منجھلا بھائی

حفظ آداب کو نہ رکھا | آپ نے سوچئے تو کیا کہا
آتا ہون اونکے پاس مین ابھی | دیر تک مجھسے بات چیت رہی
میرے تردیک ان کے اب اکثر | ہین خیالات پہلے سے بہتر

بڑا بھائی

سنتا ہون آجکل ہین یہ انداز | کہ پڑہا کرتے ہین وہ روز نماز

منجھلا بھائی

ہان تو پھر اب اسے بلند وقار | دیتے ہین کیا جنون اسکو قرار

بڑا بھائی

تم تو کرتے نہین ہو غور ذرا | سینگ سر مین جنونکی ہوتے ہین کیا
دور کی تھی خدا نے بیماری | ہوتا جلسہ کوئی بڑا بھاری
کرتے تعریف اونکی خاص و عام | کسقدر شہر مین ہو تا نام
یہ گہرانے کے ہین نئے انداز | جاکے مسجد مین پڑہ رہے ہین نماز

[1] رہنا۔

سیکھئے اب خدا کی ہے قدرت | آپکے سو لوی ہین ہم صحبت
گو ذلیل اسقدر ہین یہ مُلّا | کہ ہے خیرات پر گذر ہوتا
اسپہ انسانیت سے بھی ہین دور | کس قیامت کے ہوتی ہین مغرور
ملتے ہین راہ مین جو یہ خود کام | اتنی طاقت نہین کرین سلام
پر کسیکا ادب ہے نے تعظیم | بندگی کورنش ہے نے تسلیم
حد اداب سے گذرتے ہین | کہ سلام علیک کرتے ہین

چھوٹے بھائی کی طرف خطاب ہوکر

حکم بمقاسر مندا نے ہی کا سلیم | یا خدا تجھکو بھی ہو توفیق

چھوٹا بھائی

سخت تاکید اسکی ہے بیّا | کہ خبردار ہو کبھی نہ قضا
ماورا[1] اسکے یہ بھی ہے اصرار | لے چکے ہین ابھی تو یہ اقرار
تاش شطرنج اور گلی ڈنڈا[2] | مرغ تیتر بٹیر کبوتر
شیر بکری[3] بھی سولگئے بھی | دس کھڑا کا پیتن پچیسی
تختہ نرد گنجفہ چوسر | ہین لہو و لعب[4] سبھی بدتر
شہدون ہین بیچنا قسم کھانا | گالیون کا زبان پر لانا
کبھی ان باتون کو نہ تم کرنا | اپنے اللہ پاک سے ڈرنا

بڑے بھائی

یہ نہ کیون کہدیا کہ مرجاؤ | اس زمانہ ہی سے گذر جاؤ

[1] اسکے سوا [2] کھیل کا نام [3] یہ سب کھیلونکے نام ہین [4] کھیل کود

منجھلا بھائی

سنکے بے اختیار منہ ہی پڑا | نہ رہا یہ خیال ہون گے خفا
پھر یہ کہنے لگا وہ نیک سیر | آپ کرتے ہین یہ خیال مگر
عمل ان شرطون پر کوئی جو کرے | بہتر اس جینے سے یہ ہو کہ مرے

بڑا بھائی

چھوڑ دے کوئی کھیل کود کبھی | نہ ملے یارون سے بھی ہاتھ غضب
تمہیں انصاف سے کہو یہ ذرا | جینے مرنے مین خاک فرق رہا

منجھلا بھائی

کہتا ہون صاف صاف اپنا خیال | ہے جو یہ طرز زندگی فی الحال
گر نتیجہ پہ اس کے کیجئے غور | ہجر افسوس کچھ ملے گا نہ اور
جس کی تعلیم دیتے ہین ابا | اک مسرت ہے اوسمین روح افزا
جتنے ہین کھیل کود سب ہین فضول | کیا سوا کوفت کے ہے اسکا حصول
رہے بار آسنا وہ کی صحبت | اس سے بڑھکر ہے قابل نفرت
روز گالی گلوچ کشتی ہے | دھول دھپا ہے دھینگا مشتی ہے
اس زمانہ مین کوئی دوست ہے کب | کہ سبھی خود غرض ہین خود مطلب

بڑا بھائی

کیون کروگے نہ اب نہ دست تم | چلے آتے ہو کر کے سست تم

چھوٹے بھائی کی طرف مخاطب ہوکر

تم بتاؤ سلیم اپنا حال | کیا ارادے ہین کیا تمہارے خیال

---

۱ روح بڑھانیوالی ۲ تم ہمیں دینا یعنی جس کی بیعت کیجاتی ہے اس سے اس امر کا عہد کیا جاتا ہے کہ ہر حکم کی اوسکے تعمیل کیجائیگی جیسے ہمارے نذیر جناب امیر علیہ السلام سے عام مسلمانون نے بحکم خدا و رسول بیعت کی تھی۔

چھوٹا بھائی

کر چکے ہین وہ مجھسے بھی تاکید | میں تو پہلی ہی ہو چکا ہون مرید[۵]

بڑا بھائی

بچون کی بات کا شمار نہین | کچھ تمہارا تو اعتبار نہین

منجھلے بھائی کیطرف اشارہ کرکے

ان کو تو ڑا تو کفر کو توڑا | سب نے تنہا ہمین کو اب چھوڑا

منجھلا بھائی

نہین پاس اونکے جاتے ہین جبتک | آپ ہم سے الگ ہین بن تسلک

بڑا بھائی

اس کو دل سے تم اپنے رکھو دور | نہین میرے دماغ مین ہے فتور
مجھ پہ کچھ حال تو کرو ظاہر | وہ بلا کر کھینچگے کیا آخر

منجھلا بھائی

آپ کو راہ پر وہ لائینگے | خوب سمجھائینگے بجھائینگے

بڑا بھائی

مین نہ مانون تو کیا کریگا کوئی | مین نہ سمجھون تو کیا کریگا کوئی

منجھلا بھائی

انکی باتون مین ہے کچھ ایسا اثر | نرم ہو موم کی طرح پتھر

بڑا بھائی

یہ اگر ہے تو بس مین جا بھی چکا | کھد یا تم نے خیر خوب کیا

[۵] پیرون کی متابعت کرنے والے مرید ہوتے ہین مگر یہ امر نا جائز ہے۔

منجھلا بھائی

آپ جائین اور کرین وہ طلب | نامناسب ہے اور خلاف ادب
شاید ایسا ہو کیجئے تو یہ غور | وہ بلاتے ہون کہنے کو کچھ اور

بڑا بھائی

جاؤ بھی تم پڑھاؤ گے مجھکو کیا | نہین مجھ اور بات اسکے سوا

منجھلا بھائی

نہین اچھا ہے جانیسے انکار | یون ہین آپ اپنے فعل کے مختار

بڑا بھائی

کو سمجھتا ہون مین بھی ہی یہ برا | نہین کرتا پر اس کی کچھ پروا

منجھلا بھائی

ایسی باتون سے کیا نبھتا ہے | فایدہ اس بگاڑ سے کیا ہے

بڑا بھائی

نہین جاتا بلائین بہتیرا | اسمین نقصان ہوگا کیا میرا

منجھلا بھائی

مینے مانا کچھ اور ہو نقصان | ناخوشی باپ کی ہے کم نقصان

بڑا بھائی

اجی بیکار کا ہے یہ غصا | بے سبب رنج کا علاج ہے کیا

منجھلا بھائی

رنج اول تو ہو خدا نکرے | آئے نوبت وہ کبر یا نکرے
اور آزردگی ہوی کچھ اگر | سارا الزام ہوگا آپ کے سر
سب کہین گے یہ کیسا خط لیٹا | کہ بلانے سے باپ کے نہ گیا

بڑا بھائی

بحث افعال سے مرے انہیں کیا | غرض اعمال سے مرا نہیں کیا

منجھلا بھائی

ہے نصیحت کا اختیار انہیں | ہے ہدایت کا اختیار انہیں

بڑا بھائی

اختیارات اونکو ہیں یہ مگر | بس سلیم و سیدہ پر تمسیر
تمہیں لوگون نے ہی بگاڑا مزاج | کہ یہ جرأت ہوئی ہے اونکو آج

منجھلا بھائی

وہ اکیلے نہیں ہمارے باپ | جیسے فرزند ہم ہیں ویسے آپ

بڑا بھائی

باپ اور مان کو اختیار مگر | ہوتا ہے چھوٹے بچون پر
یہ اطاعت تمہیں مبارک باد | ہیں حکومت سے اونکی ہون آزاد

منجھلا بھائی

یہ شریفون ہیں تو نہیں دستور | جب جوان ہون کریں پدر سے غرور
نہ بجا لائیں حکم ربّ الناس[1] | کریں مان باپ کا لحاظ نہ پاس
ہے یہ آنکھون کے سامنے کی بات | جد مرحوم[2] جب تلک تھے حیات
آمنا سامنا ہو جب اون کا | کرتے تھے ابّا جان ادب اونکا
اُن کے آگے نہ پیتے تھے حقّا | نہ کبھی پان کھاتے ہی دیکھا

[1] آدمیون کا خدا ۵۲ دادا ۵۳ رحمت کئے گئے جو مرجاتا ہے اوس کو مرحوم مغفور کہتے ہیں۔

بڑا بھائی

رہے ملحوظ مجکو بھی آداب — نہ دیا آج تک کسی کے جواب
ہے زمانہ یہ مثل حالی[۱] کی — بجتی ہے دونو ہاتھ سے تالی
نہ تعرض ہو میرے حال سے گر — رہے مجکو بحال مدّ نظر

منجھلا بھائی

اب میں سمجھا یہ آپ کا مقصود — پر اطاعت نہیں ہے یہ محمود[۲]

بڑا بھائی

مدح سے ایسے باز ہم آئے — چھوڑین ہمکو وہ خیال پر اپنے

منجھلا بھائی

صاف صاف اسکا ہی مطلب — قطع اولنے تعلقات ہون سب

بڑا بھائی

کچھ ضرورت ہے اسکی بھی آخر — لڑکون کیطرح سے پڑھو نہین پھر
حق نے جب دی ہی مجکو عقل و شعور — عیب و ہد اپنا جانتا ہون ضرور
پھر ہے بیکار مجکو سمجھانا — کیا وہ سمجھے ہین کوئی دیوانا

منجھلا بھائی

غلطی آدمی سے ہوتی ہے — بعض اوقات عقل کھوتی ہے

بڑا بھائی

یہی ہو سکتا ہے خیال اُدہر — یہی مجکو ہے احتمال[۳] اُدہر

منجھلا بھائی

اُن سے گر گفتگو مدلل ہو — بحث جو کچھ یہ ہے وہ فیصل ہو

---

[۱] روشن ظاہر [۲] قابل مدح [۳] شک [۴] دلیل کے ساتھ

کچھ نتیجہ تو نکلے آخرکار | کر کوئی بات پاوے جائے قرار

بڑا بھائی

کیون مین تفریر کرنے جاؤن کہیں | کچھ مجھے اسکی احتیاج نہین

منجھلا بھائی

مبحث پر اپنے ہی ثوق اگر | کیون کریز اسقدر ہے تدبر
گفتگو اُن سے جاکے کر لیجئے | وہ بد و مسئلہ یہ طے کیجئے

بڑا بھائی

مسئلہ کوئی اس جہان مین ایسا | طے ہوا ہے کبھی جواب ہوگا

منجھلا بھائی

ہو سخن پروری کا گر نہ خیال | ختم پر بحث ہو تمام و کمال

بڑا بھائی

کچھ عجب اوکی بھی طبیعت ہے | نئی عادت انوکھی خصلت ہے
بس طبیعت ہے جس طرف آئی | ٹڑ اسی بات کی ہی لگ جاتی
آجکل ہے نمار سر پہ سوار | کھائی بیٹھے ہین اب اسی پہ اودھار
ہوگا دو دن مین پھر وہی عالم | پھر وہی کھیل کود ہے اور رسم

منجھلا بھائی

ہم سے گو آپ ہین بڑے بھائی | آپ کو ہے زیادہ آگاہی
لیکن اونکے مزاج سے کم و بیش | آشنا پھر بھی ہے یہ خیر اندیش
جا گزین ہے بحزم و استقلال | دلمین اصلاح خاندان کا خیال
اب نہین اور کوئی کام انہین | اس مین ہے خاص اہتمام انہین

سلہ مضبوطی۔

میرے دلکو تو اعتبار نہین | کہ یہ عہد اونکا استوار نہین
اک فقط آپکے سوا حضرت | نہین اتنی کسیکی ہے طاقت
رہگئے یان عاد تین سب چھوٹے | نہ وہ پہرنا پہرانا اب چھوٹے

بڑا بھائی

پہلے تم باتین اک ذرا دو دو | ابّا جان اور مجھ سے سو تی دو
تم پہ کھل جائیگا یہ سب اُسدم | قصد کیسا ہے اونکا مستحکم[1]

چھوٹا بھائی

آج باتین نہ کیجیے گا ذرا | ہین سویرے سے ابّا جان خفا
بری بجیا سے چل گئی حضرت | اسی روزے نماز کی بابت
انکو ہی مار کھاکے شرم بڑی | روتی ہین باجی کوٹھری مین پڑی

بڑا بھائی

عزت اب کسکی رہ گئی ہی بھلا | وہ پٹی کیا سبھی پٹے گویا
ایک تو ہے بڑی وہ نیک نہاد | دوسرے بیاہی صاحب اولاد
خوب یہ پاس دین ملّت ہے | مارنا اسکا کیا شرافت ہے
واہ رے دین واہ رے ایمان | باہر آپے سے جبمیں ہو انسان
وصیان انجام کا کرے نہ بشر | ہو نہ دنیا کی نیک و بد پہ نظر
نہین رکھنے کی یہ خبر بیشک | پہنچے کی سمد ہیانے والون تک
کیا کھینگے وہ لوگ یہ سنکر | ناک کٹتے ہین اب بڑون کسر
انہیں باتون پہ ہان سنو تو سہی | جاؤن مین اونکے پاس خوب کہی
ہو مسلوک ابّا جان کا مرے ساتھ | شفقت کا وہ مجھپہ پھیرین ہاتھ

[1] مضبوط۔

پھر تو اوسوقت کچھ کہے نہ بنے | مجکو بے جان ہی دسے نہ بنے
ہین لغمیہ کے جان کے لالے | یاس ہے اوسکی زندگی سے مجھے

منجھلا بھائی

عجب اسکا ہے مجکو بھی کھٹکا | نہ سنون ابا جان عجب تک
نہین اوسوقت تک یہ کہہ سکتا | فعل بیجا تھا اونکا یہ کہ بیجا

بڑا بھائی

تم پہ یہ واقعہ اگر ہوتا | رنج پھر دلکو کسقدر ہوتا
رہتے اوسوقت بھی جو تم خورسند | ہین سمجھتا تمہین سعادتمند

منجھلا بھائی

باپ مان دین مجھے اگر تعذیر | کبھی سمجھون نہ اپنی مین تقصیر

بڑا بھائی

ہین وہم لوگون پر جبھی تو شیر | انہین باتون سے تو کیا ہے دلیر
کرتے تھے باتین دونو وہ بھائی | دوڑکر ماما اتنے مین آئی
اور اُس نے علیم سے یہ کہا | تم یہان بیٹھے کر رہے ہو کیا
کہ چکے ہین جو بات تم سے میان | ہین اب اوسکے جواب کے خواہان
بولا ماما سے یہ علیم آخر | عرض کردے کہ ہوتے ہین حاضر

بڑے بھائی سے

دیکھتے ہین وہ راستہ بھائی | آپ ہو آئے ذرا بھائی
سوچئے پہلے ہوگا کیا انجام | اس نجانے کا ہے بڑا انجام

بڑا بھائی

یہی نا وہ کرین گے غصہ زیاد | مین نہ جاؤنگا جو چہ باد آباد

منجھلا بھائی

اختیار آپ کو ہے خیر جناب — یہی دیتا ہون انکو جاکے جواب
اُٹھا آخر کو ہو کے وہ رنجور — جاکے پھر واپس آیا تھوڑی دیر
بولا وہ چاہتا ہون بہتیرا — نہین اوٹھتا مگر قدم میرا
دلمین یہ سوچتا ہون مین مضطر — کیا کہون افراسے اب جاکر
اس بجانے مین آپکے حضرت — ہے خرابی بڑی بڑی آفت
آپ اسوقت گر چلے جاتے — جو وہ کہتے وہ سنکے پھر آتے
اور نہ کرتے نصیحت انکی قبول — نہ پکڑتی یہ بات جب یہی طول
آپ ہی کرتے ہین منازع ایجاد — ہو رہی ہے یہ ابتدائی فساد
آپکو اک زمانہ رکھے گا نام — ہوگا عاید یہ آپ پر الزام

بڑا بھائی

اپنے ہر فعل کا ہو تمین مختار — تمہین ان باتون سے کیا سروکار

منجھلا بھائی

اس تردد مین تھا وہ خوش ایمان — کیا کہے باپ سے یہ تھا حیران
نہ بجا تھے جواد سکے ہوش و حواس — گیا دوڑا ہوا وہ ماں کے پاس
بولا بیٹھی ہو مطمئن کیا اب — ہوا جاتا ہے ابا جان غضب

مصنف

مضطرب فرط غم سے تھی خود ان — تھی غنیمہ کے سوچ مین حیران
کہ سوار اوسکے سر پہ تھا اک جن — روتے روتے کٹا تھا سارا دن
کچھ نہ پیتی تھی اور نہ کھاتی تھی — بس لگاتار روتی جاتی تھی
اک طرف حال لڑکے کا یہ تھا — کہ گھڑی دو گھڑی رہا چپکا

وہ بھی بے دودہ روے جاتا تھا
نہ زبان تالو سے لگاتا تھا

گود سے وہ نکل نکل پڑتا
تلملاکر اوچھل اوچھل پڑتا

نانی دیتی جو اپنا دودہ اوسے
پھیر لیتا تھا منہ کو گھبراکے

تھا سویرے سے سا گھبرایا
نہ اوٹھے چین تھا نہ بیٹھے بھایا

صالحہ کو جو تھا بلا بھیجا
اک یونہیں سا تھا کہلوا بھیجا

وان سے یہ آگیا جواب پیام
شب کو ہے مجلس عزائے امام

آون گی پڑھ کے مین نماز سحر
کل مگر منہ اندھیرے سے اوٹھکر

آیا جب یون علیم گھبراکر
ہو گیا دھک سے دل ہوئی شش در

ماں

سر پکڑ کر علیم سے پوچھا
کچھ بتاؤ تو کیا ہوا بیٹا

بیٹا

کب سے ابا انہین بلاتے ہین
پر نہین بہائی جان جاتے ہین

ہے یہ انکار ہی فساد کا گھر
آپ سمجھائے ذرا چلکر

ماں

مین اگر مان ہون تم بھی ہو بہائی
نہ رہ نیک تم نے بتلائی

بیٹا

کیا کہون کتنا کتنا سمجھایا
نہ مگر اونکو کچھ خیال آیا

ماں

کچھ نعیمہ کا حال تم نے سنا
عجب آفت ہے صبح سے بیٹا

بیٹا

میں ابھی تو جب آرہا تھا یہان
کیفیت سب حمیدہ نے کی بیان

ماں

تمہین انصاف اب کرو بیٹا — میری اس مین زیادتی تھی کیا
دونون بھائی بہن نعیمہ کلیم — ایک ہی سانچے مین ڈھلے ہین علیم
ہاتھ ہی سے کلیم جائے گا — یہ کبھی راہ پر نہ آئے گا
میرے کہنے کا اوسپہ ہوگا اثر — نہ جسے خوف حق نہ باپ کا ڈر
گو نہین ہے مجھے امید ذرا — تیرے کہنے سے چلتی ہون بیٹا

بیٹا

آپکی کیا زیادتی تھی حضور — کہ سراسر وہ باجی کا تھا قصور
کرے تو ہین دین کی کوئی اگر — ٹالے کیونکر اوسے بشر سنکر
چاہیئے تھی کچھ اس خطا کی سزا — آپ آخر پھر اور کرتین کیا
خیر اسکا تو کچھ نہین ہے ڈر — نہ یہ غصہ رہے گا تا بہ سحر
بڑے بھائی سے ہے بڑا کہنا — وان ہے وار اینا راہی ہونا

ماں

ایک کا ایک ہے قدم بقدم — کب کسی بات مین ہے کوئی کم
اس نعیمہ نے کیا اُٹھا رکھا — ایک کہرام صبح سے ہے بپا
ماں کو پاتا نہین ٹہرنے دیتا ہے — بچہ بے دودھ کے پہ کتا ہے

بیٹا

کیا تھی اُس بے زبا کی تقصیر — جان لینے کی یہ تو ہے تدبیر

ماں

عمدہ پہنچی تھی بچے کو لیکر — لات الہی جبائی اک اسپر
آئی اُسکی کمر مین چوٹ بڑی — بلدی تھوپے چھنی میں ہے پڑی

بیٹا

آپ فرمائین گر تو میں جاؤن — منتیں کرکے اُن کو سمجھاؤن

ماں

کہہ نہ بیٹھے کہین وہ جا بیجا — مفت مین رنج ہو نہین بیٹا

بیٹا

ہوتا ہے چھوٹون کو ملال کہین — کچھ بُرا ماننے کی بات نہین

ماں

صالحہ کو کیا ہے مینے طلب — آکے کرلیگی ٹھیک ٹہاک وہ سب

بیٹا

واقعی خوب سوچی ہے یہ بات — کب وہ آئیگی اب تو ہوگئی رات

ماں

رات جون تون یہ کٹ ہی جائیگی — صبح کو شب بخیر آئیگی

بیٹا

آپ کہئے تو مین چلا جاؤن — اور ابھی صالحہ کو لے آؤن
جب تلک آپ اُنکو سمجھائین — راہ پر بہائی جان کو لائین

ماں

اوس کو معلوم ہے یہ حال کہان — وہ ابھی ورنہ دوڑی آتی یہان
دیکھو ڈیوڑہی پہ کوئی نوکر ہی — اوسکو بھیجکر سدھارو بہتر ہے
الغرض ماں تو آئی نزد کلیم — اور گیا صالحہ کو لینے علیم

فہمیدہ کلیم سے

وہ بلاتے ہین کب سے کوٹھے پر — تمین ہو آتے تم ذرا جاکر

یہ ضد ہین اپنے باپ سے بیٹا | کیا وہ کہتے ہین سن تو آو ذرا

بیٹا

مسیے جانے کی احتیاج نہین | سن لیا مینے بیٹھے بیٹھے نہین

مان

خیر سن بھی چکے ہو گر بیٹا | ہے چلے جانے مین قباحت کیا

بیٹا

پوچھتی ہین جناب آپ اگر | مجکو سب کچھ لعیمہ کی ہے خبر

مان

اُسکو بیٹا نہین ہے عقل ذرا | ایسی اولاد سمجھ بھی دے نہ خدا
اُسکے بس مین زبان ہے اوسکی کب | اپنے اللہ کا کیا نہ ادب
گھر پر اک آفت آچکی ہے ابھی | لاش پر لاش جا چکی ہے ابھی
پر لعیمہ کو خوف ہے نہ خطر | نہین کچھ بھی خدا کا دل مین ڈر

بیٹا

وہ بلا بھی مگر تھی کوئی بلا | اُسنے اچھے برون کو کب دیکھا

مان

مرتے اچھون کو دیکھکر انسان | کیا بُرا اسنے کا کرے سامان

بیٹا

نہین اما یہ کون کہتا ہے | کہ بُرا ہونا بھی کچھ اچھا ہے

مان

یہ بُرائی تو سب سے سر بر ہے | کہ خدا کو خدا نہ سمجھے بشر

بیٹا

سب بڑا اور بھلا سمجھتے ہین — سب خدا کو خدا سمجھتے ہین
پھر ہے آخر یہ نعیمہ عورت ذات — منہ سے سہوا نکل گئی اک بات

ماں

باپ کے پاس اپنی کیون بیٹا — شک کہ جانے مین ہے تامل کیا

بیٹا

مین یہ سنتا ہون لوگونسے ہر بار — لیتے ہین وہ نماز کا اقرار
اماجان اوس ہی بڑھ کی ہے کیا ہوتا ہے کھیل کود کا قدغن[1]

ماں

جب سمجھتے ہو تم خدا کو خدا — حکم ہے پھر نماز بھی اوس کا

بیٹا

ہے یہ بے شبہ حکم رب جلیل — ہو نہین سکتی مجھ سے پر تعمیل

ماں

تم خدا کو خدا سمجھتے اگر — حکم اوسکا نہ مانتے کیونکر
کیون نہین اے جیورہ ہو آباد — دین و دنیا سے ہوگے آزاد
وہ بلایا کئے گئے نہ اُدھر — سمجھی تو قیر باپ کی نہ مگر
اور نہ حکم نماز کو مانا — پھر خدا کو خدا ہی کب جانا

بیٹا

ہے عجب یہ میرے دلکو مزہ — نکلے ہین کیون نئے نئے دستور
پہلے کیا تھا طریقہ اب ہے کیا — گو وہی ہم ہین اور وہی ہے خدا

[1] قطعی روک

ایسی شفقت کی مجھ پہ کیون ہے خطر | چھوڑ دین مجکو میری حالت پر
میرے اعمال سے ہے کیا سروکار | میرے افعال سے ہے کیا سروکار

مان

کیا یہ مطلب ہے باپ مان پہ کلیم | فرض اولاد کے نہین تعلیم

بیٹا

فرض جو کچھ تھا پہلے بھی تھا سب | وحی[1] نازل ہوئی ہے یا کوئی اب

مان

باپ کا ذکر اس حقارت سے | ہے بہت دور یہ شرافت سے
یہ کہاوت سُنی تو ہوگی ضرور | با ادب با نصیب ہے مشہور
تہمت اُنپہ ہے وحی کی بیکار | نہین دعوے یہ کرتے ہین نہنہار

بیٹا

ادعا یہ نہین ہے اُن کو اگر | پھر مرض کا کچھ ابتلا ہے اثر

مان

گنے ہوتے جو مہ بجان تک | کبھی کرتے نہ ایسا شبہ و شک
یہی سودا یون کے ہوتے ہین کام | کرین فکر مآل اور انجام
اونکی باتین ذرا سنو چلکر | پھر نہ سمجھوگے تم جنو نکا اثر

بیٹا

آپ کیا مجھے ہین سمجھے بھی سلیم | اُنکی باتون پر آے گا نہ کلیم

مان

میرے نزدیک تو ابھی بیٹا | تم ہو نادان سلیم سے بھی سوا

[1] منجانب اللہ جو احکام رسولون پر نازل ہوتے ہین ۔

بیٹا

کیجے مجکو معاف مگر | یہ عنایت رہے نعیمہ پر

ماں

صرف ہوتی اگر عنایت ہی | پھر نہ آتی نہ اس کی نوبت بھی
کرتا ہے لطف اوسکی ساتھ احسان | میری جان مانتا ہے جو احسان
یہی مجبوری اور مصیبت ہے | کہ نہین یہ بڑی عنایت ہے
بوجھ سر کا اوتارنا ہی نہین | اپنی عقبی اسنوارنا ہے نہین

بیٹا

یہ نئے قہر ڈھائے جاتے ہین | بوڑھے طوطے پڑھائے جاتے ہین

ماں

اپنے دلسے تو کہہ رہی ہین میں ٹھیک | ابھی بچے ہو تم مرے نزدیک

بیٹا

امّا جان آپنے یہ خوب کہی | خیر مین طفل شیر خوار سہی
نہ کوئی دق کرے مگر مجکو | چھوڑ دے میرے حال پر مجکو

ماں

نہین بیٹا تمہارے ہم بدخواہ | بہتری چاہتے ہین شام و پگاہ

بیٹا

خیر مجکو معاف رکھیے حضور | بہتری اپنی ہے نہین منظور

ماں

مریجان صدمے کہہ رہی ہو تم اب | بہتری اپنی چاہتے ہین سب

بیٹا

کیون یہ آفت ہی میرے سر ڈالی | کون تم مجکو چھپے لے ڈالی

ماں

واہ یہ اچھی کہی یہ میری جان | وہ ہین باپ اور میں تمہاری ماں

بیٹا

خوب جیرین نئی نکالی ہین | یہ زبردستیان نرالی ہین
اس سے انکار ہے مجھے بھی کہان | کہ وہ ہین باپ اور آپ ہین ماں
ہمپہ لیکن کچھ اختیار نہین | کیا مین بچہ ہون ہوشیار نہین
مجکو ہے نیک و بد کا اپنے دھیان | مین سمجھتا ہون نفع اور نقصان
گر یہ منظور تھا کہ ہو کے بڑا | کسی مسجد کا مین بنون ملا
تو خبر پہلے ہی سے لی ہوتی | ایسی تعلیم مجکو دی ہوتی
کربلا بھی بچشم تر جاتا | جا کے دو چار حج بھی کر آتا
ورد و تلقین کرتا صبح و شام | سیکھتا پنج سورہ بارہ امام
پھر کوئی شہر مین جہان مرتا | چار پیسون کی فکر مین کرتا
کیسے کیسے مزے اڑاتا مین | جوڑے چالیسیہ کے پاتا مین
مفت کے خوب ہاتھ آتے مال | مجکو قربانیون کی ملتی کھال
ہوتے پھر مستحق زکات کے ہم | ملتی روزے نماز کی بھی رقم
جسقدر ہین رئیس اور خوشحال | نہین اونسے بڑی مری اقبال
ہیں کہلاڑی جو شاہ خضر زا | وہ تو شطرنج مین ہین مجھسے سوا
اور سے مات ہیں اگر کھاون | ٹانگ کی راہ سے نکل جاون
گنجفہ کی اگرچہ مشق ہے کم | لیکن ایسے نہین ہین اوسمین بھی ہم

لہ مبتدا کو خبر مین لیکر جو دعا دیتے ہین

جو کوئی ہم سے استدبر بجائے | کبھی صفوہ پہ ناری چھپ بجائے
تماش چوغر کا بھی ہی ہے حال | کبھی چلتے نہین کسیکی چال
آج جیسے مرے کبوتر ہین | ویسے اس شہر مین کمتر ہین
گھر سے صیدی ہی ہین چلے آتے | نہیں بھوکے سے بھی پٹرک کھاتے
ہاتھ کنکھے میں بھی ہی تیار | کم ہین کسی سے ہین زنہار
جیسے دوہرا ہے آج میرا صاف | پیچ ایسا نہین کسیکا صاف
یہ مین کہتا نہیں کہ یکتا ہون | لکھ بھی لیتا ہون پڑھ بھی لیتا ہون

وہ امیرون کا کونسا ہے ہنر | جسے واقف نہین ہے یہ احقر
ہے ابھی کل کی اماجان یہ بات | کہ بیان ہوتے تھے ہمارے صفات
دفعتًا انقلاب یہ کیسا | ہو گیا اب مین بے ہنر ایسا
مجکو تعلیم کی ضرورت ہے | اب مجھے تربیت کی حاجت ہے
میرے افعال سے خدا ہی گواہ | آپ سب پہلے ہی سے تھے آگاہ
نہ کبھی اب نے مجھے روکا | نہ کبھی باپ نے مجھے ٹوکا
ہے نیا امتحان نئے اوستاد | کہ سکھائین تو کچھ پڑھون یاد
اب جو باتین نئی نکالی ہین | یہ کوئی مجھ سے ہونیوالی ہین

ماں

تم سے سچ کہتی ہون مین اے بیٹا | تم سمجھتے ہو جسکو دیوانا
سب یہ باتین ہین اونکی بیش نظر | تم نے اسدم بیان جو کین فر فر
ہان وہ اسبات کے بھی ہین قایل | کہ سنبھلنا تمہارا ہے مشکل
بس یہی تو نہین ہے رنج عظیم | پہلے ہی سے بڑی ہی تعلیم
خود وہ سب کہتے ہین روتے یہ اکثر | سب یہ الزام ہین مرے سر پہ

ہے ہمارے ہی تربیت کا قصور | نہین اولاد کا ہے کوئی قصور
تھی کہان عقل کیا سڑی پن تھا | ان کا مین یا پتا کہ دشمن تھا
ملے یہ کھیل مین ہوئے غارت | مینے انکو ولائی خود رغبت
اس ندامت سے کاش مر جاؤن | اب مین کس منہ سے انکو سمجھاؤن
رہا غافل مین آجتک کیسا | نہ کیا اب تلک جو فرض ادا
اب نہین مانتا ہے میرا دل | کہ مین اس فرض سے رہون غافل

بیٹا

ایسا ہی فرض ہے جو سر پہ پڑا | دوسرے بچونپر کرین وہ ادا

ماں

اونکی اولاد تم نہین ہوگے | چشم پوشی کرین وہ تم سے اگر

بیٹا

جب کہ مجکو بھی کر چکے وہ خبر | اب نہین لو جھ اونکی گردن پر

ماں

ہوگی اورون کو بھی خبر آخر | پیش کر سکتے نہین یہی حجت

بیٹا

عذر اونکا نہین ہے یہ معقول | فرض ہے جسکو ہو نہ کرین قبول

ماں

جب کوئی انتظام ہو منظور | اور گھر کا بدلنا ہو دستور
مالے جبتک نہ اوسکو چھوڑ بڑی | کبھی وہ بندوبست بن نہ پڑے

بیٹا

اپنی کہتے ہین ہم بنے نہ بنے | چپ رہینگے نہ لو ہے کہ یہ چنے

نہین جسکا کھتا ہون کے لاک | مجسے روزہ نماز کا کہرا ک
سرے حاضر مرا نہین انکار | جو تیان چاہو مارلو دو چار

ماں

ایسی مشکل نماز ہے اللہ | جس سے تکو ہی اسقدر اکراہ
مار کھانے مین کچھ نہین ہے عار | پر ہے پڑھنا نماز کا دشوار

بیٹا

میرے نزدیک ایسی ہی ہے کٹن | جب تو لایا زبان پر یہ سخن

ماں

باپ ماں کو نہ رنج دو بیٹا | کیا ہوا پڑھ لیا کرو بیٹا

بیٹا

حامی اس کی مین بھر نہین سکتا | جھوٹ اقرار کر نہین سکتا

ماں

سمجھی مطلب تمہارا سن رکھو | باپ کے کہنے کی ہے ضد تمکو

بیٹا

خیر مجکو معاف ہی کیجئے | آپ جو چاہے سمجھ لیجئے

ماں

آخر انجام اسکا کیا ہوگا | یہ برا ہوگا یا بھلا ہوگا

بیٹا

اور کچھ اس سے بڑھکے ہوگا کیا | مجھسے دو چار دن رہینگے خفا
مانلینگے پھر آپ کہکر سنکر | دور ہوگا ملال کا سب اثر
ہم سے رہ سکتے نہین خفا دیر تک | کیون تمہاری تم اما جان نہین

ماں

بات اتنی ہی سی اگر ہوتی | نہ مصر میں پھر اسقدر ہوتی

بیٹا

غصہ کیا مجھپہ یونکالینگے | پھر وہ کیا مجکو مار ڈالینگے

ماں

خیر خداوند آسمان و زمین | مار سکتا کوئی کسیکو نہین
اک ذرا ہاتھ کے لگانے پر | چھو کرے نے بپا کیا محشر
جان سے مارنا خدا کی پناہ | جرم حاکم کا اور اسکا گناہ

بیٹا

اور کیا اونکا زور ہے مجھپر | گھر سے کر دینگے یا مجھی باہر

ماں

تم تو بیٹے ہو کہتی ہو نہین صاف | جو کرون اونکی رائے کے میں خلاف
وہ ابھی تیس سال کا گھر بار | خاک مین ہین ملانیکو تیار

بیٹا

غالباً ہے اسیکا خوف و خطر | اونکے کہنے کا ہے جو تم پر اثر

ماں

اتنک آئی نہین ہے یہ نوبت | کہ اب کر رہے ہو تم حجت
کیا عجب ہو جو کچھ خیال نہین | شاید اب تم سے ہو ملال نہین

بیٹا

خفگی کا تو اونکی ہے کچھ ڈر | نہین اس بات کا ذرا بھی خطر
اپنے گھر سے نکالدینگے مجھے | غم و رنج و ملال دینگے مجھے

گھر کے لائج سے اب پڑھی جوانو | اوسپہ ہین تین حرف مبدہ نواز
زور اسیکا دکھاتی ہین وہ اگر | ہے گھمنڈ اپنے کھانے کیڑی پر
مین ہون اون ایسے دس کو دیسکتا | مجکو اسکی بھی کچھ نہیں پروا

ماں

باپنے تو تمہارے اے بیٹا | نہین اپنی زبان سے کچھ بھی کہا
یون تو پورا اختیار ہے تمکو | اور جو چاہو اپنے ویسے کرو

بیٹا

اُنکے اصرار سے کہلا مجھپر | روٹی کپڑے کا زور دکھلا کر
قصد ہے اونکا مجھپہ جبر کرین | دین کا ٹوکرا وہ سر پہ دھرین
تو یہ کہین وہ اپنے ل ہی دور | گھر مین رہنا ہی کسکو ہے منظور

ماں

نہ تم ان تک گئے سنو تو سہی | نہ کچھ اونکی سنی نہ اپنی کہی
فرض بھی بیٹھے بیٹھے کرتی ہو بیان | اوسپہ غصہ بھی آتا ہی مریجان

بیٹا

اُلٹے الزام مین خطا ہو معاف | چھیڑ کی پہلے اس نے کہی تو صاف

ماں

خوب انصاف یہ کیا بیٹا | چھیڑ اپنی بھلائی کو سمجھا
ماں بھی لون اگر مین یہ حجت | گھر سے کیون تمکو ہوگئی نفرت
مین بھی ہون بہائی بھی ہین بہنین بھی | کہ مین اندر رکھے گھر مین سبھی
کچھ تو اسکا سبب کرو ظاہر | ہم سمجھے ہوئے ہے کیا قصہ آخر

۱؎ تین حرف اصطلاح مین لعن کو کہتے ہین جسکے معنے خدا کی رحمت سے دور رہنے کے ہین۔

بیٹا

ہے یہ بیوجہ میرا غصہ کب — ہوا دن ہی سے ملے ہوئے تم سب
تمکو اچھا اگر ہے میرا پاس — ساتھ دو میرا پھر کرو نہ ہراس

مان

ہوتی اونکی زیادتی کچھ اگر — تیرا جنبہ نہ کرتی میں کیونکر
کرے دنیا میں آدمی وہ کام — جسے سن کے وہ کوئی لگائے نہ دام
اور بیکار کی اگر ضد پر — تم خفا ہو کے چھوڑ دو گے گھر
جوئے گا کر لگا دو گے پھر — ٹھیرو گے پھر قصوروار تمہیں

بیٹا

باپ کا جب کہا نہ میں نے سنا — اور کسکی کروں گا میں پروا

مان

اپنی ہٹ سے نہ باز آؤ گے — گھر سے کیا تم چلے ہی جاؤ گے

بیٹا

اتنی طاقت ہے کون سکتا ہی — کیا کوئی مجکو روک سکتا ہی

مان

خاک کیا تو نے مجھپہ بھی ڈالی — میں تو زندہ ہوں رونے والی
اے لو اسوقت یہ کہلا مجھپر — میرا اتنا بھی حق نہیں تم پر
کیوں اسی دن کیوا سطے بیٹا — تو مہینے تھا پیٹ میں رکھا
پالنے کی مصیبتیں مری جان — اسلئے کیا اٹھاتا ہے انسان
جب ہو موسم بہار دیکھنے کا — مان کو اسوقت چھوڑ دے بیٹا

مگر اس بات کا بھی کر تو یقین
دودہ میں تجکو بخشنے کی نہین

غم جو فہمیدہ پر ہوا طاری
اشک آنکھو نسے بھی ہوے جاری

بیٹا

اماجان آپ خوش نہین یا ہون خفا
مجکو اسکی کچھ نہین پروا

خود بھی اوکتا گیا ہے میرا دل
بیٹھ رہنے سے گھر میں کیا حاصل

مان

گھر سے جاؤ گے جو ہو کے خفا
نام روشن بزرگون کا ہوگا

بیٹا

آپ نے جب مری کی عزت
خاندان کی بلا سے ہو ذلت

مان

اس مین خوبی ہے کیا کرو اظہار
چھوڑ کر چین عیش اور گھر بار

شہر بہر مین جو تم ہوے بدنام
پایا ذلت کا خلعت والنعام

ہو ذرا بھی جو عقل سے فائز
وہ نہ اس امر کو رکھے جائز

تم نے مجنون خفا باپ کو جانا
اب بتاؤ ہے کون دیوانا

مین جو کرتی ہون اسقدر اصرار
ہے تمہارا ہی فائدہ دلدار

تھے یہ ماں بیٹے مین کلام اوہم
آئی کوٹھے سے عمدہ خانم اودھر

ہاتھ مین خط کلیم کے دیکھکر
پھری اولٹی بلائین وہ لیکر

جب تلک خط کلیم نہ وہ پڑھا
رہی تب تک خموش فہمیدہ

فہمیدہ ۵

اک ذرا مجھ سے بھی کرو تو بیان
کیا انہون نے لکھا ہے اے جان

کلیم

وہی اک اڑہے اونکی اور کیا ہے | لکھے کے خط پھر مجھے بلایا ہے

قہمیدہ

میں بھی دیکھون تو مجکو دو بیٹا | ہے بلا نیکا خط اور اتنا بڑا
خط کو پڑھنے لگی وہ خوش تدبیر | یہ کیا تھا نصوح نے تحریر

خط

اے مرے لکھے چین جان پدر | دے ہدایت عذاب جن و بشر
پہلے مینے علیم کو بھیجا | عمدہ خاصہ کو پھر روانہ کیا
تمکہ پہنچے مرے پیام طلب | پھر نہ آنیکا کچھ کھلا مطلب
نہ مرے پاس آنے کیون آخر | نہ ہوئی وہ یہ عذر بھی ظاہر
صاف ہین یہ امور سب پہ دلیل | تم سمجھتے ہو مجکو خوار و ذلیل
کی مرے حکم کی نہ جب وقعت | پھر مری خاک تم نے کی عزت
ہے کوئی کام اس سے بھی بڑہکر | کہ بلائے پدر نہ آئے پسر
تھی ضرورت بغیر جس ایسی بھی | جو طلب پر مرے مقدم تھے
ہوئے ظاہر نہ کیون وہ مجبوری | کیون بیان کی نہ وجہ معذوری
ہان اگر اس سے بھی ہو قطع نظر | کہ پسر تم ہو اور مین ہون پدر
ہے یہ طرز معاشرت کے خلاف | ہے یہ رسم موانست کی خلاف
کہ بلائے کوئی کسیکو اکثر | نہ بلا وجہ رخ کرے وہ ادہر
اس سے واقف ہو تم بھی اے پسر جان | یونہی ہوتا ہے انتظام جہان
ایک ہی گھر مین ہوتا ہے سردار | ایک ہی فوج مین سپہ سالار
ہے ہر اک ملک مین بھی اک سرور | اور اک ہر گروہ مین افسر

حاشیہ: یہ بول کا طائفہ ۵۲ بحت۔

ایک حاکم ہر ایک شہر مین ہے — بس یہی انتظام دہر مین ہے
چھوٹی ایسی سلطنت ہر اک گھر کی — جو بزرگ اسمین ہے وہ سرور ہے
اور جو چھوٹے ہین وہ رعیت ہین — وہ سکے سب تابع حکومت ہین
جب ہو غافل کسی دیار کا شاہ — ملک اوسکا ضرور ہوگا تباہ
اسی حالت مین مبتلا ہے یہ گھر — اور الزام اُس کا ہے مجھ پر
مجکو تسلیم یہ بہ حسرت ہے — بیشک اس کی بڑی ندامت ہے
گو اب افسوس سے ہی کیا حاصل — کہ مین تھا ایک حاکم غافل
میری غفلت کا یہ ہوا انجام — ہوا برباد میرا ملک تمام
سب رعایا ہوئی سقیم الحال — اب پنپنا غرض ہے اتکا محال
مین بھی آخر ضعیف و زار ہوا — سلب[1] میرا بھی اختیار ہوا
جیسے سلطان وقت کے آگے — چھوٹے چھوٹے ریئس[2] جوار[3] کے
اونکے ملکون مین ہو جو بد نظمی — ہوتی ہین[4] مورد جواب[5] وہی
پیش سلطان جن و انس ملک — ہوگا مجھسے مواخذہ بیشک
اپنی گھر کی خرابیو نکا ضرور — ہوگا[6] دان ذمہ دار مین رنجور
ہوئی غفلت مین آجتک تو بسر — اب تنبیہ[7] ہوا ہی مجکو مگر
قصد یہ کر لیا ہے مستحکم — چین[8] اوسوقت تک نہ لون الدم
نبد جبتک نہون وہ سب رخنے — ہین پڑے میرے ملک مین جتنے
ملک مین میری خانہ داری کے — اک قیامت[9] سے ابتر ہیکے یہ سب ہے
مین بھی خود اور مری رعایا بھی — کرتی ہے سرکشی و سرتابی[10]
نہین سلطان وقت کا ہے خطر — بلکہ آمادہ ہین بغاوت پر

---

[1] چھین لینا [2] راجہ [3] جواب طلب [4] تنبیہ [5] غرور [6] انحراف۔

یعنے جو کچھ خراج طاعت کا — وقت پر چاہیے ادا کرنا
ایک مدت گئی ہے اسکو گذر — کہ وہ باقی پڑا ہے ہم سب پر
گو کہ عاید ہے جو کہ ہم پہ ہوا — اسقدر وہ خراج ہے ہلکا
ہم توجہ ذرا بھی کرتے اگر — قسط چڑھتی نہ ایک بھی ہم پر
بلکہ شاہی مطالبہ جو تھا — سب وہ داخل خزانہ ہین ہوتا
بے سبب کی یہ ہٹ کو تاہی — جسنے بے وجہ نادہندی کی
نہین دو حال سے ہی خالی اب — یا بقایا خراج ادا ہو سب
اور آیندہ کا کرین اقرار — کبھی باقی نہ رکھینگے زنہار
یا کرین اپنے بادشاہ سے جنگ — ہون مقابل بغیر فوت و درنگ
ہو سکے گر تو اپنی قوت سے — ہون ہم آزاد اسکی طاعت سے
ضعف لیکن ہمارا ہے ظاہر — اور طاقت سے اسکی ہین ماہر
ہم تو کیا ہین ہمارے بنیاد — مثل فرعون صورت شداد
گذرے ہین کتنے مقتدر باغی — ایک کا نام پر نہین باقی
پھر کسے سرکشی کی طاقت ہے — نہین چارہ بجز اطاعت ہے
مجکو یہ فکر ہے جو دامنگیر — کہ بناؤن کسیکو اپنا شیر
تمکو سونپا ہین پیر دل آزردہ — ہو رہا ہین سر برآوردہ
تمکو اپنا صلاح کار کرون — راہ پھر کوئی اختیار کرون
تم نہ آئے تو یہ کھلا مجھپر — تمکو سرکار کا نہین ہے خطر
ابتک بنے اے مجسمہ خصال — مجسے تمثیل مین کیا ہے مثال
اس لئے تاکہ تم پہ بھی آخر — میری مجبوریان ہون سب ظاہر

ورنہ افعال مین ترے دلدار | دخل دیتا کبھی نہ مین زنہار
یہ تعرض تو میرا اے بیٹا | تمکو معلوم ہوتا ہوگا یہ بُرا
جن شرائط کا تمکو اے فرزند | چاہتا ہون کہ مین کروں پابند
نہین اسمین کوئی بھی مستثنےٰ[1] | میں ہون یا اور کوئی ہو بیٹا
پھر شکایت ہے کیا گلا کیا ہے | عذر کی اسمین تمکو جا کیا ہے
پھر جو اونکو قاعدہ کلی ہے بات | دین و مذہب مین ہوتے ہین شبہات[2]
خدشہ بھی ہے جستجو کی دلیل | جستجو اک حصول کی ہے سبیل
ایسے شبہ کا دل مین ہو جو وجود | مین ہون اوسکے جواب کو موجود
میرے نزدیک اصول مذہب کے | ہین کچھ ایسے بدیہی[3] اور سچے
سب وہ عقل و قیاس کے ہین قرین | ردّ و انکار کی جگہ ہی نہین
چونکہ غافل رہے ہین ہم بیشک | ابتدائی شعور سے ابتک
بلکہ اپنے خدائے برحق کی | ہم نے کی ہے عدول حکمی بھی
جرم شرک و کفر مین اے دلبر | اجتناب کی ہے ہمنے عمر بسر
ایک مدت مین ہے یہ بات ضرور | دل سے دھو رنگ جہل ہوگا دور
پر یہ بالفعل ہے مرا مطلب | کچھ کرین فکر اپنی اپنی سب
اپنی اور سب کی پچھلی حالت پر | کبھی کرتا ہون جب بہ غور نظر
کیا کرون کیفیت بیان اپنی | لوٹتا ہون مین لو بیان اپنی
کیونکہ ہو کچھ خرابیان ہین بڑی | ہائے اون سب کا ہون مین ہی بانی
کاش ہوتی بس اتنی میری خطا | مجرم اپنے گناہون کا ہوتا
مجھپہ لیکن نئی مصیبت ہے | سب کے جرمون مین میری شرکت ہے

[1] علیحدہ [2] شبہہ [3] صاف ظاہر۔

ہون خدا کا گنہگار الگ | اور تمہارا قصوروار الگ
اب تلافی بھی اسکی اے مریجان | مجھ سے تنہا ہے خارج از امکان
ہان اگر رحم تم کرو مجھپر | زہد و تقوے پہ باندھو اپنی کمر
کیا عجب ہے سزا سے بچ جاؤن | اپنے جرم و خطا سے بچ جاؤن
یہ گوارا ہے کیا تمہین بیٹا | کہ قیامت کے دن ہونہین رسوا
کیا حمیت تمہاری اے فرزند | کبھی اس بات کو کریگی پسند
حشر مین پیش خالق داور | مورد قہر ہو تمہارا پدر
چونکہ تم ہو مرے بڑے بیٹے | سب سے بڑھکر تھا آسرا تم سے
مرے کام آؤگے اس آفت مین | ساتھ دوگے مرا مصیبت مین
تم نے ملنے سے جب کیا انکار | آس ٹوٹی وہ میری اے دلدار
دیکھون ہو اس مہم کا کیا انجام | مین اکیلا اور اتنا مشکل کام
تم نے گر مجھ سے انحراف کیا | خلل اس انتظام مین ہوگا
تم کروگے اگر نہ میری مدد | تم کو گردانے گا برا یک سند
گر کسی مصلحت سے اے دلبند | مانتے تم ہماری وعظ و پند
اک ذرا دل مین سوچ اے مریجان | کچھ تمہارا نہ اس مین تھا نقصان
ترک کرنا بھی اس ارادے کا | گر مرے اختیار مین ہوتا
تم پہ یہ بوجھ ڈالتا نہ کبھی | اس کو منہ سے نکالتا نہ کبھی
محکمہ اس بات کا ہے خوب یقین | کہ انوکھا کچھ آدمی مین نہین
دار فانی سے کوچ کرنا ہے | اخر اک روز مجکو مرنا ہے
جس طرح سے یقین ہے اسکا | یونہین شک اسمین بھی نہین ہے ذرا

ل طاقت ۔ ۷ باہر

اپنے اعمال کا بروز حساب — دینا ہوگا مجھے ضرور جواب
بلکہ افعال کی تمہارے بھی — کرنی ہوگی مجھے جواب دہی
اب بجز اس کے کچھ نہین چارا — بدلون مین طرز زندگی سب کا
تم مرے پاس آئے ہوتے اگر — ہوتی کچھ بات چیت اے دلبر
چشم و ابرو پہ مین نظر کرتا — گفتگو خاص طور پر کرتا
نہین آگاہ اس سے مین دلگیر — اب یہ باتین ہوئی ہین جو تحریر
اس مین اقرار کسیکے تم کو ہے — اور انکار کسے تم کو ہے
نہین ذی فہم کو پسند ہے طول — اب ہے لکھنا زیادہ اس سے فضول
قرض جو ہم پہ تھا کیا وہ رقم — متقاضی نہین جواب کے ہم
سمجھے تم میری بات کا مطلب — ہے تقاضا نہ کرنیکا یہ سبب
طبیب[1] خاطر ہے مون جو سن سکنا — وہی اک جواب ہے اسکا
یعنی شرطین ہوئی ہیں مسطور — کرو اُن سب کو دلسے تم منظور
مجکو ہے حشر کے عذاب کا ڈر — اپنے خالق سے ہے عتاب کا ڈر
اسکے آگے نہین میں کر سکتا — عارضی رشوتی بھی کچھ پیروا
ہے یہ تدبیر ہمارے درجی کی — ورنہ دلسے یہ آرزو ہے مری
اپنے اللہ سے میں صبح و مسا — روز کرتا ہون گڑگڑا کے دعا
یہ جو ہے میری آخری تدبیر — ہو ضرورت نہ اسکے دامنگیر
ختم کرتا ہون اس دعا پہ کلام — نیک توفیق دی خدا نے انام

قصیدہ

پڑھکے خط جیسے سے ہوئی گویا — مین نہ کہتی تھی مرجان دیکھا

[1] رعیت خاطر

ماں مین اک بات اور پوچھتی ہون تجھ سے | اب کہو کہتے ہین اسیکو جنون

بیٹا

خود کو جب بادشاہ لکھا ہے | نہین سودا ہے یہ تو پھر کیا ہے

ماں

فضل اپنا کرے خدا ئے صمد | تیری بدقسمتی کی ہو گئی حد

بیٹا

آپ افسوس کیجئے نہ ذرا | جو مقدر مین ہے مرے ہوگا

ماں

باپ کے پاس کیا نہ جاؤگے | اب رہ راست پر نہ آؤگے

بیٹا

میرا انکار اتا جان اگر | اینتون پر بھی ہو گیا ظاہر

اب کسی طرح مین نجاؤن گا | خیر جو ہوگا دیکھہ ہی لون گا

ماں

دیکھو کھتی ہون تجھکو اے دلبر | پھر کر دغور خط کے مطلب پر

دل میں انصاف تو کر دیتا | اس مین آخر لکھا ہے کیا ایسا

خط کو دیکھے گا جب کوئی عاقل | وہ کرے گا تمہین کو بس قائل

فصل ہشتم

نعیمہ کی خالہ زاد بہن صالحہ نے اسکو آکر منایا کھانا کھلایا اور بعد اسکے نعیمہ خالہ کے یہان چلی گئی

ابھی فہمیدہ نجستہ صفات | پوری کرنے نہ پائی تھی یہ بات
صالحہ ڈولی سے اوتر آئی | پاس خالہ کے دوڑ کر آئی
سر جھکا کر سلام کر کے کہا | کہئے باجی نے کچھ پیا کھایا

خالہ

ابھی بیٹا سوار ہے وہی جھک | نہیں منہ میں گیا ہے دانہ تک

صالحہ

مدد اللہ نے جو کی میری | میں کئے لیتی ہوں ابھی رانی
پر کوئی واں مرے سوا نہ رہے | میں رہوں کوئی دوسرا نہ رہے
کیونکہ جو لوگ گھر میں ہیں اکثر | حال یہ ان سبھوں پہ ہے ظاہر
رانگان بات میری جائیگی | شرم باجی کو ان سے آئیگی
سنکے فہمیدہ بھی ہوئی خورسند | انتظام آیا یہ اسے بھی پسند
پھر یہ تاکید اسنے کی سب پر | نہ خبردار کوئی جائے ادھر
جاتی ہوں واں میں وہ بھی ہیں بگڑی | کہ بھگتنا کلیم سے ہے مجھے

صالحہ

کیا بڑے بھائی جان بھی ہیں خفا | انسے بھی کچھ ہوئی لڑائی کیا

خالہ

سب یہ غصہ ہے سب ہی اسپہ ہیں | وہ تو گھر چھوڑنے کو بیٹھے ہیں

صالحہ

ہے یہ کس بات پر بگاڑ آخر | کوئی باعث تو کیجئے ظاہر

خالہ

کی انہوں نے نئی زبانی سے | نہ گئے باپ کے بلانے سے

صالحہ

طلب اُن کو جو خالو جان کرین | اور جائین وہ خدا سے ڈرین

خالہ

اک نہ جانے پہ ہی عجب یہ جان | اور باتین سنو تو ہو حیران
باپ مین تو جنون کے ہین انداز | اور کہتر اگ ہی وہ روزہ نماز
پیشوا ہین جو دین و مذہب کے | مردہ شو ہین سبا در یک منگے

صالحہ

نہ کسی نے کہا ہو جھوٹ کہین | آپنے اون سے خود سنا کہ نہین

خالہ

تم بھی کرتی ہو کیسی اب باتین | مرے منہ پر ہو مین یہ سب باتین

صالحہ

پھر کسی نے نہ اُن کو سمجھایا | نہ کوئی راہ راست پر لایا

خالہ

کہتی ہو کیا تم ایک سمجھانا | وہ تو ہے اچھا خاصہ دیوانا
سر کھپایا علیم نے بھی ہزار | مین بھی بک بک کے ہو گئی بیزار
اس کو بس خوب جانتا ہی خدا | آج کا دن ہی کس طرح سے کٹا
ہے حمیدہ کا اور ساتھ مرا | نہین دانہ تک سڑک کے نہ گیا
رنج دلکو علیم کا ہے ادہر | اور تردد نعیمہ کا ہے ادہر
سب سے بڑھکر مجھے ہے اسکا لال | اس نعیمہ کے بچے کا ہی خیال
صبح سے ایک حشر برپا ہے | دن بھر آج اسکو رو کے گذرا ہی

صالحہ

خیر اب آپ کھائے کھانا | اب تو جو کچھ کہ ہونا تھا وہ ہوا
اور مین باجی کے پاس جاتی ہون | کھانا اون کے لئے منگاتی ہون

خالہ

کوشش اون کی کرون بنانی کی | کون جلدی ہے میرے کھانیکی
تم حمیدہ کے صبر کو دیکھو | میرے بچے کے جبر کو دیکھو
کل اسیوقت اسنے کھایا تھا | نام اتنک لیا نہ کھانیکا
کس قدر کڑھ رہا ہے میرا جی | سوکھی وہ غریب بھوکی بھی

صالحہ

آپ کیا اوسپہ کچھ ہوے ہین خفا | کھانا اتنک نہ اوسنے کیون کھایا

خالہ

نہین بیٹے تو کچھ کہا بھی نہین | کی کچھ اوسنے مری خطا بھی نہین
کھانا کھاتی نہین جو وہ پیر غم | بھوکا رہنے کا ہے بہن کے الم
مگر اوس تک چڑھی ہی یہ حال | یہ جو مرجائے بھی تو ہو نہ ملال

صالحہ

خالہ اماں نہ آپ گھبرائین | اسکو کھانا منگا کے کھلوائین
الغرض اس طرح سے کہہ سنکر | پہنچی وہان وہ نیک سیر
بولی چندرا کے پہر کہ اے لوگو | میری باجی کدہر گئین بولو
سن جو پائی نعیمہ نے یہ صدا | رہے غیرت سے پیر نہ ہوش بجا
جاکے لیٹی پلنگ کے اوپر | اور منہ سے لپیٹ لی چادر
کوٹھری مین جو صالحہ پہنچی | پہلے انجان ہوکے کہنے لگی

کون چپ چپ پلنگ پر ہے پڑا
سنہ مین ہین کھنگنیان بھری ہوی کیا

آپ ہی آپ پھر وہ یون بولی
یہ تو نا ہین میری ہی باجی

وا اتنے سویرے پڑے رہنا
اور اس کو ہری مین یون تنہا

اتنا کہتے ہی دوڑ کے لپٹی
وہ نعیمہ کے سینے سے لیٹی

جب سے سن لی تھی صالحہ کی صدا
تھا نعیمہ کو اک تعجب سا

سکے آنیکا تھا نہ وہم و گمان
ابکا ایکی یہ کیونکر آئی یہان

نہ گیا اس طرف خیال مگر
یہ طلب آئی ہے یہ نیک سیر

فیل اودسدم نعیمہ نے یہ کیا
سوتی ہے میٹھی نیند مین گویا

بہاری آواز کرکے یون بولی
سونے دو دق کرو نہ بہکو بہنی

صالحہ

اے بی آنکھین تو اک ذرا کھولو
مین ہون اے باجی جاگی دیکھو تو

سو رہین کون سو سویرے کیا ہے
یہ تو بتلاؤ جی تو اچھا ہے

گو نعیمہ نے پہلے چاہا تھا
نہ مرا راز اسپہ ہو افشا

پر جو کی صالحہ نے ہمدردی
نہ ہوا ضبط اس سے دیدے لگی

یون جو رونے لگی وہ زار و قطار
بڑھ گیا صالحہ کا اور اصرار

بولی وہ خیریت تو ہے باجی
کیون طبیعت تمہاری ہے ایسی

کہو بچہ تمہارا کیسا ہے
شب بخیر اسکا جی تو اچھا ہے

ساس نے کچھ ہے کہلوا بھیجا
دولہ بھائی نے یا بلا بھیجا

یہ سخن صالحہ کے لب پر آئے
نہ بتائے تو میری بہنی کیا ہے

نعیمہ

دل بھر آنکو سنبھالنے آئے ہین
مجھسے باتین بنانے آئے ہین

مل گئی پہلے ہی خبر سب کچھ	کھیلا بنتی ہین جانکے سب کچھ

صالحہ

گھر میں تھی میرے مجلس شہ دین	میں چلی آئی ہون وہان سے پہین
فقط اس گھر میں آکے یہ تو سنا	کہ بڑے بھائی جان کچھ ہین خفا
مستعد گھر کے جھونپڑے پر ہین	سب سے بیزار ہین مکدر ہین
خالہ امان بھی ہین اونھین کے پاس	فرط غم سے بجا نہین ہین حواس
گھر میں آتے ہی بس یہ کام کیا	پہلے جا کے اونھین سلام کیا
تمکو پایا نہ وان تو بے وسواس	سیدھی آئی یہان تمہارے پاس
جن پہ کیسا سوار ہے سر پر	نہین مطلق فرشتہ تمکو بھی خبر

تعیمہ

آیا کس بات پر انھین غصا	یہ بڑے بھائی جان کیون ہین خفا

صالحہ

خالو ابا نے سنتی ہون ہین شدید	کی تھی اونکو نماز کی تاکید
اور یہ بھی تھا کہلوا بھیجا	نہ بجا لائین گر وہ حکم مرا
عمر بھر منہ نہ مجکو دکھلائین	میرے گھر سے بھی وہ نکل جائین

تعیمہ

واہ ایسی نماز پہاڑ ہین جائے	جس سے گھر مین نہ کوئی رہنے پائے
یہ سبھی کو بجز حمیدہ کے	بس لگا پائے گی اب اس گھر سے

صالحہ

کیا بڑے بھائی کا ہے غم تمکو	کیا انھین کا ہے یہ الم تمکو

۱۲ یعنے مجلس ماتم امام حسین علیہ السلام سے خفا

تعیمہ

مجکو اون کی خبر نہین ہے مگر | اُنکے پیارے مین چھوریکو موہن گھر

صالحہ

یا جی توبہ کرو خدا کی پناہ | فال بد کیا نکالتی ہو واہ
کسی اشراف کی ہو بیٹی | گھر سے نکلے خدا کری نہ کبھی

تعیمہ

ہے یہ رچپہ نماز کا جیسے | سب شرافت بھی مٹ گئی تب سے
تم بھی دو چار روز رہکے ذرا | دیکھ لو رنگ ڈھنگ اب اس گھر کا
وہ زمین اور وہ آسمان نرہا | اب تو وہ لوگ وہ مکان نرہا
چھچھی وہ نہ دلگی ہی رہی | وہ مذاق اور نہ وہ ہنسی ہی رہی
خامشی ایسی سب کو بھائی ہے | سارے گھر مین اودسی چھائی ہے
اک مہینہ اودہر تھا یہ عالم | رہتے تھے کیا چہل پہل ہر دم
عورتین اس محلہ بھر کی تمام | جمع رہتی تھین صبح سے تا شام
کوئی تو ڈھول لیکے گاتی تھی | اور کوئی قہقہے لگاتی تھی
چھوٹی خانم ہین یہ جو بھائی | کیا طبیعت اونہون نے ہے پائی
روز نقلین سنا کے جاتی تھین | کیا کہون کسقدر ہنساتی تھین
اب بھی اگلی سی ہے وہ بات کہین | کوئی اس گھر مین تھوکتا بھی نہین
اب کوئی مہمان قدم بھی دھرتا ہے | گھر پڑا سائین سائین کرتا ہے

صالحہ

مین نے دکھڑا تمہارا سب یہ سنا | پر کہو تو سبب ہے اس کا کیا

تعمیمہ

بڑھاپن اک تمہاری خالہ کا — ایک حمیدہ کے باپ کا غصا
اپنا گھر ہے کسیکو کیا دو بھر — کوئی کیون آئے یون تیرے گھر
وہ محبت سے پیش آتی تھین جب — دوڑے آتے تھے لوگ بھی سب
اب تو ہر وقت ہے یہ حال انکا — منہ ہے کیسے کیسطرح سے پھولا
کیا غرض پھر کوئی ادہر آئے — چلتے پھرتے نظر بھی نہ آئے
اچھے ہوتی ہے ابا جان یان — کر گئین کتنے پھیرے دو تین ان
سب نے سمجھایا منتین بھی کین — وان تحاسب کا جواب ایک نہین
رنجگا تو جو ہوتا تھا انہوا — مگر اسکے عوض مین کل یہ کہلا
شہر بھر کے نگوڑے سب ملا — مفت میں آکے کھا گئے کھانا
رات دن اب تو ہے یہی دھندا — ہے وظیفہ نماز روزے کا
ہوئی جب کام کاج سے فرصت — بندھ گئی بس نماز کی نیت
اور پھر یہ حمیدہ کٹنی بھی — ہے کچھ ایسی غضب کی اونچ نیچ
ہین ابھی سے ترائے اسکے طور — اونکو اوکسایا کرتی ہے یہ اور
اگر اس کٹنیا پر ہو بس میرا — ایسا کچلون کہ یاد دے ذرا

صالحہ

اے ہے باجی حمیدہ کو نہ کہو — ایسی بھولی غریب ہے وہ تو
آجتک اوسکی سنیے دو شوخی — دیکھنا کیا نہین سنی بھی کبھی
اور تم پر تو ہے فدا وہ غریب — ایک دن کا ہے واقعہ یہ عجیب
رمضان کا ہے ذکر اگلے سال — گئی تھی میرے گھر وہ نیک خصال
ہوئی تقسیم جبکہ افطاری — آئی اسکے بھی سلنے کی باری

مجکو سب بچون مین جو تھی یہ عزیز | مینے اسکو زیادہ دی ہر چیز
کہتے کہتے اسے سبھی گئے تھک | منہ مین اسنے رکھا نہ دانہ تک

مینے پوچھا نہ کھانیکا سبب | مجکو رو کر دیا جواب یہ سب
باجی اتا نہیں کوئی شے | کب مرے حلق سے اوترتی ہے
بچے کو بھی تمہارے آٹھ پہر | لئے رہتی ہے وہ فجستہ سیر
وہ بھی کیسا ہی پیر کٹتا ہو | کیسا ہی روتا ہو بلکتا ہو
کو دمین اپنے لیتی یہ ہے جب | بھولجاتا ہے رونا دھونا سب
اک تمہاری ہے کیا خصوصیت | ہے سبھی سے اوسے یونہی الفت
بھولا پن اوسکا مجھکو بھاتا ہے | کیا کہون کیسا پیار آتا ہے
جب کبھی اوسکو دیکھہ پاتی ہون | خوب ہی سینے سے لگاتی ہون

تعمیمہ

جسکو دیکھو یہ ماجرا کیا ہے | کلمہ وہ اوسی کا پڑھتا ہے
مین تو جب اوسکو دیکھتی ہون یہن | خون اترتا ہے آنکھون مین فورا

صالحہ

کچھہ کہو تو تمہین ہوا کیا ہے | باعث آخر ملال کا کیا ہے

تعمیمہ

ہو مین مجھپر جو اتا جان خفا | مجکو اوسنے برا اسی نے کیا
آجتک ورنہ میری اتا نے | نہ کبھی ہون بھی تو کہا تجھے
آج یا کوئی بات چیت نہ تھی | دے وہ بیٹھین طمانچہ چھوٹے ہی

غصہ مین غائب کو مخاطب کرکے

تو کہان اے حمیدہ جاتی ہے | رہ تو جا وہ گھڑی بھی آتی ہے
خوش ہون جب میرے دلکو تب چین آئے | انہین ہاتھ سے جو تیان تو کہائے

صالحہ

کب یہ خالہ نے نمکو مارا ہے | غصہ کس بات پر اتارا ہے

لغیمہ

سارا قصہ زبان پر لائی | صبح کی سرگذشت دوہرائی
نہ لیا اک نماز کا بیر نام | سب حمیدہ کے سر دھرا الزام

صالحہ

کیا کہون مین حمیدہ ایسی نہین | کسطرح سے ہو میرے دلکو یقین
بہانجے کو زمین پر پٹکے | دے وہ اتنی سی جانکو جھٹکے
اوس پہ طرہ کہ خالہ اماں بھی | اوسی پھر بیچ کرین حمیدہ کی
پاس مین خالہ جان کے جاؤن | اک ذرا اوسسے بھی مین پوچھ آؤن

لغیمہ

وجہ اوسکی مجھی سے سن لو اب | بچہ کے تھا ٹیکنے کا یہ سبب
بی حمیدہ کو آیا خوف خدا | کہ ہوئی جاتی تھی نماز قضا
اور مان اون کی اسلئے بگڑین | مین نے کیون کی نماز کی توہین

صالحہ

تم سے سہو اگر ہوئی تھی کیا یہ خطا | کھد یا تھا نماز کو جو برا

نعیمہ

ہنسی میں مجھ پر وہ اسقدر جو خفا | کیا ادھر سے نہیں دیئے کچھ کہا تمہارا

صالحہ

کوئی ماں باپ کو تمہاری اگر | کچھ کہے تو نہ کیا ہو تم پر اثر

نعیمہ

شوق سے میرے سر پر ان کو | کچھ کہے کوئی شادیوں میں تو

صالحہ

یہ تو فرمائے ہمیت کہ آج | اس گھڑی تو بہت ہے تیز مزاج

نعیمہ

سنکے یہ مسکرا کے کہنے لگی | کیسی کمبخت بیحیا ہے ہنسی
تیوریاں پھر بدل کے اُسنے کہا | تم سے بھی چپ رہا نہیں جاتا

صالحہ

ایسے غصہ سے میں نہیں ڈرتی | نہیں اتنا لحاظ بھی کرتی
گر خفا ہو گی تو کرو گی کیا | اک طمانچہ سے مار و گی نہ سوا
امان باوا کا پاس تھا نہ اگر | آئین اپنے میاں سے کیوں لڑکر

نعیمہ

کوئی ہر دم کہے جو اونکو برا | پھر کہا تک جلے نہ جی میرا

صالحہ

سچ ہے یہ پیر مانا کی تو میں | کیا برا ماننے کی بات نہیں

نعیمہ

مجھ پہ غصہ تھا سخت نادانی | ہے تمنا ان کی امّا یا نانی

صالحہ

سب سے بڑھکر نمازہی پیاری | گر ذرا بھی ہو پاس دینداری

نعیمہ

اس سے ظاہر ہے یہ تمہارا ایمان | تم سمجھتی ہو مجھکو بے ایمان

صالحہ

جو کہ ایمان اپنا کھوتے ہین | آدمی ہی تو وہ بھی ہوتے ہین
کام کرتا ہے جو کوئی جیسا | اُس کو ویسا ہی کہتی ہے دنیا

نعیمہ

صالحہ دیکھو کب یہ باتی قسم | مین بگڑ جاؤنگی خدا کی قسم
ایسا میری طرف کرے جو گمان | ہوتے سوتے ہون اُسکی بے ایمان
تم نے بے دین جو مجھکو سمجھا ہے | کون سی بات مجھ مین ایسی کیا ہے
مرے عیب کو چھپاؤ تم | اپنے ایمان سے بتاؤ تم

صالحہ

یہ جھجھتی ہو جو تم خطا ہو معاف | پھر خفا ہوگی مین کہونگی جو صاف

نعیمہ

کچھ نہ ڈالو جو دل مین آئی ہے | نہین سچ کہنی مین بُرائی ہے

صالحہ

اپنے افعال پر بے دا ور | چشم انصاف سے کرو نظر
گھر کے دھندے تمام کرتی ہو | کچھ خدا کا بھی کام کرتی ہو
مجھ سے کیا چھپنے کی ماجت کیا | تمہین للہ یہ بتاؤ ذرا
کونسا کام کرتی ہو بولو | شان اسلام جس سے ظاہر ہو

تعیمہ

عورتوں کو تو جانے ہیں سبھی — نہیں حاجت نماز روزے کی
گھر کے دھندوں کی جو معیت ہے — فقط اونکی یہی عبادت ہے
کیونکر اللہ کی کریں طاعت — کہ نہیں کام کاج سے فرصت
یہ عبادت ہے مردوں ہی کی — رہتی ہے مہلت اونکو صبح و شام
لکھ بچونکے پالنے کی نہیں — محنتیں گھر سنبھالنے کی نہیں

صالحہ

غور اس بات پر کیا نہ مگر — ہے کمانے کا بار مردوں پر
بوجھ گھر بار کا سنبھالتے ہیں — بال بچے کھا پہنا لاتے ہیں
پھر بھی جتنا ہے اونکو یاس دین — اوتنا کمبخت عورتوں کو نہیں

تعیمہ

محکم اس بات کا یقین نہیں — ہوگی یکساں مرد و زن کی کمائی
کچھ نہ کچھ ہوگا فضل سبحانی — ہوگی ہم عورتوں کو آسانی
نہیں ان میں ہے اسقدر طاقت — کیا کریں گے نگوڑیاں محنت

صالحہ

نازکی کا غلط بہانہ ہے — کوئی جھیر نہیں اٹھانا ہے
بلکہ اوصاف سے اگر پوچھو — مردوں سے بڑھکے چاہئے انکو
کہ بجا لائیں طاعت خالق — رہیں محو عبادت خالق
کیونکہ اول تو یہ سہولت ہے — عورتوں کو زیادہ فرصت ہے
دوسرے حق یہ بھی تو ہے ان کا — نہیں ہے خدا کی سب سے سوا
کھانے پینے کی تو ہے یہ صورت — کہ نہیں مرد ادھر توجہ

کیجئے کپڑے کی طرف جو نظر | یہ پہنتی ہین مرد سے بڑھکر
کلیوں دار ایک پائجامہ ہو پہان | سال بھر کا ہے لباس و مان
نین سکھ چھالیئن اہین مطلب | اور اطلس گرنٹ نہین مرغوب
اس پہ زیور کی ہین مریض اتنی | دفن ہون گان مین جو سونیکی
خاصہ ہے یہ واقعی ان کا | میراس پہ بھی ہو نہ جی ان کا
مرد جو ہین ثقہ اور اہل دین | سونے کا چھلہ تک پہنتے نہین
سنیئے بی عورتو سے ہو جو کمی | نہ کرین طاعت خدا کی غنی
پھر نشل ٹھیک صادق آئیگی | کام جور اور نوالہ عاصی کی

تعمیمہ

واہ اچھی تم آج میرے لئے | مولویصاحب آئے ہو بنکے

صالحہ

توبہ توبہ مین کرنہین سکتی | ہمسری اونکی جو ہونگی بھی

تعمیمہ

ابتہ افسوس مجکو ہے اسکا | ہو مین انکی یا نہ تم پیدا

صالحہ

میرے سر کی قسم ہی چپ نہ رہو | تم اس افسوس کا سبب تو کہو

تعمیمہ

ہو تین تم اور وہ جو مان بیبی | پھر تو دونو نہین خوب ہی ہنسی
تمسی بیبی کی انکو ہے حسرت | تمکو تو وہ سمجھتین اک نعمت
اور تم بھی اسیر کھر پاتین | عیش و آرام و مال و زر پاتین
فکر کوئی نہ عمر بھر ہوتی | زندگی چین سے بسر ہوتی

صالحہ

اس خوشی کا نتیجہ ہے یہ اگر — بھول جائے خدا کو اہلِ بشر
میرے نزدیک پھر تو یہ زر و مال — سب ہے دنیا آخرت کا وبال
جاروں کی خوشی کیوں کے سہے ہم — کیوں ہمیشہ کا مول لیں ماتم
اس سے قطع نظر کمی ہے کیا — سبھی کچھ ہے مجھے خدا نے دیا
پیٹ بھرنے کو موٹا جھوٹا بھی — تن بدن ڈھانکنے کو کپڑا بھی
رہنے کو ہے مکان بفضلِ خدا — خوشگوار آب پاک صاف ہوا
بجز اسکے تمہیں یہ سمجھا دو — اور کیا چیز چاہیے ہم کو
یہی نانم نے مجھ سے ہنر کہا اگر — لادا ہے سونا چاندی اور پتھر
ایسی زینت کی بن گئی قربان — پیٹ پڑے سونا جس سے ٹوٹے کان
معنت تکلیف ایسی کون اٹھائے — چھِدی گئی ناک کان بھی جھک آئے
یہ تو ہرگز میں کہہ نہیں سکتی — کھانے پینے کی کچھ یہاں ہے کمی
دیکھتی ہوں تمہاری یہ حالت — ہاتھ اور پاؤں میں نہیں ہے سکت
ناتوانی کچھ اسقدر ہے بڑھی — نہیں بولی ذرا بدن پہ چڑھی
خاک ہے ایسی زندگی میں مزا — ہر برس سہل[1] آئے دن ہے دوا
مجھکو دیکھو تو موٹی تازی ہوں — غم سے دوہی نہیں ڈبوڑھی ہوں

نغمہ

ہے امیری کا ناز کی متمنا — آدمی کیا ہے وہ جو ہو بندا

صالحہ

ذکر منھ سے ہے نہ خلعت کا — بلکہ مذکور رنج و راحت کا

[1] جلاب۔

نعیمہ

خبر تم اپنا خوش تو کر لو جی — ہے غریبی مین عیش لون ہی ہی
یہ مثل تم پہ صادق آتی ہے — اگر پہ اگہی او بالی بہاتی ہے

صالحہ

مین بڑا سمجھون جسکو تم اچھا — اپنی اپنی سمجھ ہے اس سی کیا
تم جسے جانتی ہو راحت ہے — میرے نزدیک وہ مصیبت ہے
کھانے پینے کا واہ رے آرام — جسکا آخر ہوا ہے یہ انجام
عیش بھی جائے بہاڑ مین ایسا — اک نہ اک روگ ہے لگا رہنا
ہے یہ پوشاک جسم کی حالت — ایسے ننگے پہناوے پر لعنت
ابھی آجاین خالو جان اگر — سامنے بیٹھ سکتی ہو کیونکر
واہ زیور کی آپکی کیا بات — جسکی خیرات ہے نہ جسکی زکات
سچ کہون تم برا نہ مانو اگر — ہتکڑی طوق اس سے ہین بہتر
زیست کا میل جول مین ہے مزا — وہ بھی حاصل نہین ہو تمکو دغا
بیر مان سے حمیدہ کی دشمن — ساس سسر سے رہتی ہے ان بن
تم سے راضی نہین تمہارے میان — جتنے نوکر ہین وہ بھی ہین نالان
عیش و راحت کے ہین نئے انداز — کیا اسی زندگی پہ ہے تمہین ناز
ابھی غم تھا کہ شادی ہوئی ہین — پڑی سنتی تھین یا کہ روتی ہین

نعیمہ

تم بھی کیا آدمی ہو خوب کہی — کیا لڑائی کہین نہین ہوتی
پاس رہتے ہین چار برتن اگر — وہ بھی کھا جاتے ہین کبھی ٹکر
مار بیٹھین مجھے وہ بے تقصیر — عالم الغیب ہے خدائے قدیر

صالحہ

کچھ سمجھکر بھی منہ کو کھولتی ہو | سچ مین کہتی ہون جھوٹ بولتی ہون

نعیمہ

ہے مری چپڑ اور سب کہنا | مجکو جھوٹا کبھی نہ اب کہنا
نہین یہ دلگی مجھے بھاتی | تن بدن مین ہے آگ لگ جاتی

صالحہ

جھوٹ ہے یہ ابھی جو تم نے کہا | تم سمجھتے ہو کب خدا کو خدا

نعیمہ

کوئی ایسا بھی ہوگا بندہ بشر | جو نہ رکھتا ہو اعتقاد اسپر

صالحہ

ایسی ہی ہو تین تم جہال یقین | بات بیجا کبھی نہ بول او ٹھین
اوسکی توہین جو ہے حکم خدا | خفگی خالہ جان کی تھی بجا

نعیمہ

ہوئی سہوا وہ مجھ سے بے ادبی | کی تھی مجھ جان بوجھ کر تھوڑی

صالحہ

خالو ابا کی شان مین ہیہات | منہ سے نکلی کبھی نہ ایسی بات
تم بڑے بھائی جانکے زبر | ایسا کلمہ کہو انہیں بھی اگر
دیکھو آجاتا ہے ابھی غصا | ابھی ہو جاتے ہین وہ تم سے خفا
پھر بھلا وہ خدا کے پاک خلیل | ہوے جسکی نماز کی تذلیل
اسپہ انصاف سے بتاؤ ذرا | تم سے ناراض کس قدر ہوگا
صالحہ کے سخن نے کی تاثیر | ہوا کچھ خوف اسکو واسنگیر

توبہ تو بہ نعیمہ سے جھگڑ کر ہاتھ آہستہ مارے گا لون پر

صالحہ

پھر اگر خالہ جان بھی یون ہین تمکو مارا تو کیا ہوی تو ہین

نعیمہ

اون کا غصہ بجا تھا یا بیجا نہ مین کچھ کہتی ہون نہ سنتے کہا

صالحہ

کاش تم کچھ زبان سے کہتین سارے گھر کو نہ رنج یون دیتین
ہائے معصوم بے زبان لڑکا دو وہ کو وہ تمام دن پیڑ کا
عمدہ خاتم غریب مرتی ہے اتنلک ہائے ہائے کرتی ہے
بارہ بجکے ایسی پڑ گئی ہے لات اسکے منہ سے نہین نکلتی بات
بھوکون مارا تمام گھر پھر کو اب کچھ اور اس سے بڑھکے چاہتی ہو

نعیمہ

خیر ہونا تھا ہو چکا جو کچھ اب تم اپنی عمر نہ کھو تو کچھ

صالحہ

ہو چکا یا کہ ہوتا ہے تنک کچھ ہے دو دھڑکا ہی اتنلک
صبح سے لوگ بیٹھے ہین اور ٹھیک ہوش و حواس کسکے ہین

نعیمہ

یہ زبردست ہین ذرا دیکھو واہ مارو بھی اور روئے نہ دو

صالحہ

نام رو سنے کا لب پہ ہوتا ہے نہین اس سن مین تو تم آتی

نغمہ

مار کھانے مین جب آئی حیا | رو لے نین پھر محاب آئیگا کیا

صالحہ

باپ مان ہی کے مار سے اگر | جاتی ہے عزت اے آنجستہ سیر
پھر ہے دنیا تمام بے غیرت | نہین ملتی ہے کسکو یہ ذلت

نغمہ

مار کھاتین مری طرح سے جب | قدر ہوتی نہین کچھ اسکی تب
جانتین شرم کیہ نکر آتی ہے | آبرو کس طرح سے جاتی ہے

صالحہ

بارہا ایسی نوبت آئی ہے | بیسیون بار مار کھائی ہے

نغمہ

ذکر جو کرتی ہو یہ کب کا ہے | ہوش جبسے تم سنبھالا ہے

صالحہ

اب مین کرتی نہین ہون ایسی بات | مار کھاؤن جو اے آنجستہ صفات

نغمہ

کون کمبخت جانتی تھی بھلا | مانین گی اماجان اتنا برا
اتنا پاس ادب ہے اونکو کمال | پہلے کب یہ تمارکیا تھا خیال
خیر اب ہے تمہاری کیا مرضی | کھدو تم صاف صاف سب دلکی

صالحہ

میری مرضی یہ ہے جو تم بھی ہو | لو اٹھو آؤ میرے ساتھ چلو
سامنے نالہ جان کے پکڑ | ہاتھ جوڑو در کھو قدم پر سر

کھانا خود کھاؤ دوسروں کو کھلاؤ | بچے بچہ کو اپنے دودھ پلاؤ
ہاتھ سر پر حمدہ کے بھی دھرو | عمدہ کو بھی بلا کے عذر کرو

نغمہ

بہنی تمکو تو شرم آئے گی | آنکھ کیونکہ ملائی جائے گی
آج جس بات کا ارادہ ہے | کل پہ رکھیں اسے بُرا کیا ہے

صالحہ

تمکو آتا نہیں ہے رحم بگیر | آج فاقہ سے سو رہے گھر بھر
شب کو کھانا جو تم نہ کھاؤ گی | صبح کو دودھ کیا پلاؤ گی

نغمہ

خیر کھانا نہیں منگا بھیجو | ہاتھ تو نکی جوڑنے کو رہنے دو

صالحہ

کھنے ہی پر تمہارے کیوں چلوں | مجکو کیا کھانیکا بھی نام نہ لوں
پھر ہے نقصان میرا کیا اسمیں | سمجھ کی تم ہو تمہاری ماں نہیں
کھانا کھانے کا اسطرح لڑکر | بے صفائی ہے نہیں ہے لطف مگر
دل تمہارا اِدھر ہے افسردہ | ہیں اودھر خالہ جان آزردہ
غم سے منہ کو کلیجہ آئیگا | کھانا کیا خاک کھایا جائیگا
شرم کیسی اب اسکا نام نہ لو | ساتھ میرے ذرا چلی تو چلو

نغمہ

دہ سناؤ مجھے زیادہ اب | کھانا کھانیسے ہی تمہیں مطلب

صالحہ

ایک ہو تم بھی اپنی ضد کی مگر | ہو گا احسان کھانے کا کس پر

ہان چلی چلتین جیدھرے ہمراہ | ہوئی ممنون پھر مین خاطر خواہ

نعیمہ

تم غلیمت نہین سمجھتین اسے | من گئی تمہاری خاطر سے
مین نہ آتی کسیکے کہنے پر | ہوتی دنیا اگر ادھر کی اُدھر

صالحہ

گئی ہے خیر اب زیادہ رات | ورنہ سنتی نہ مین تمہاری بات
اُٹھی یہ کہکے پھر وہ نیک اساس | اور گئی اپنی خالہ جان کے پاس
بیٹھی تھی چپ اکیلی فہمیدہ | تھی وفور الم سے رنجیدہ
کیا کہون آپ بیٹھی ہین چپکے | کھانا باجی کہیں بھیجئے جلدی

فہمیدہ

بولی گھبرا کے آیا دم میں جو دم | سچ کہو تمکو میری سر کی قسم
بیٹی تم نے بڑا کمال کیا | ایسی ضدّن کو بھی منا ہی لیا

صالحہ

کیا کہون ہو گئی ہے دیر جناب | لوگ ہین بھوک سے بہت بیتاب
لائے کھانا جلد بڑھتی ہے رات | دیکھا جائیگا پھر بستر حیات
ہین حمیدہ کو اب جگاؤن کہان | ہوگا اُسکا تو اور حال خراب
کھانا فہمیدہ نے نکالا اُدھر | صالحہ نے اُسے جگایا اُدھر
کب وہ تھی محو خواب راحت مین | شدت ضعف سی تھی غفلت مین
صالحہ کی سنی جو اُس نے صدا | آنکھین ملکر اُٹھی سلام کیا
گود مین اُس کو صالحہ لیکے | پیار کرنے لگی لگا کے گلے
بولی کیون غافل ایسی ہوتی ہین | واہ اتنے سویرے سوتی ہین

حمیدہ

پوچھ لیتی ہوں امی جان سے جب — اور وہ کہدیتی ہیں کہ سو رہو اب
پڑھ کے اسوقت بس نماز عشا — کرتی ہوں میں ارادہ سونیکا

صالحہ

خیر اب بتاؤ سو تو رہیں — تمنے کھانا بھی کھایا کہ نہیں

حمیدہ

غیرت و شرم نے جوش مارا جوش — سر جھکا کر وہ ہو رہی خاموش

صالحہ

بھوک سے ہوش ہیں تمہارے گم — کھانا کھالیں چلو اٹھو ہم تم

حمیدہ

کھانا جب تک نہ کھائینگی باجی — حلق سے میرے اترے گا نہ کبھی

صالحہ

ہے غرض اپنے پیٹ بھرنے سے — تمکو دنیا جہان سے کیا مطلب
کوئی فاقہ سے گر رہا نہ کیا — بھوک ہوگی تو آپ کھائیگا

حمیدہ

اے ہے باجی ہماری بھوکو ان سے — نفع ہے ہم پر ہم اپنا پیٹ بھریں
اُنکو سمجھائے خدا کے لئے — جلد وہ جائے خدا کیلئے
آج دن بھر ہی سے زبان بند کا — قابل رحم حال ہے اُسکا
کہتے ہی یہ حمیدہ رونے لگی — صالحہ نے اوسے تسلی دی
رات گذری تھی کوئی ڈیڑھ پہر — کھانا کھانے لگا غرض سب گھر
سو رہے بعد اسکے سب جلدی — صالحہ اور نعیمہ جاگا کی

نغمہ

اب تو دل آپ کا ہوا ٹھنڈا | جو کہا آپ نے وہ ہم نے کیا

صاحبہ

شادیِ جزم میں اسگھڑی ہوتی | گر صفائی بھی ہو گئی ہوتی

نغمہ

اب صفائی مین کیا رہا باقی | کچھ دنون بعد باتین بھی ہونگی

صاحبہ

کچھ دنون بعد واہ کیا کہنا | کل پہ رکھو ابھی تھا تمنے کہا

نغمہ

کل پہ رکھو اسے کہ پرسون پر | اب نہ اس گھر مین ہوگا مرا گذر
رنگ کچھ اور یا پان کا ہے | ڈھنگ بدلا ہوا پھانکا ہے
مجھ سے اب تک نہ ناز روز کیا | گو نہین تذکرہ کسی نے کیا
پہنچی جب بھائی جان تک نوبت | پھر مین کیا چیز ہون کہون عورت
ایک تو وہ بڑے ہین ہم سب سے | دوسرے مرد ہین خدا رکھے
تیسرے فضل حق ہے یہ اوپر | نہین چندان وہ انکی دست نگر
اونکا حاصل ہے سب جگہ مقصود | ہے رکابی پلاؤ کی موجود
جس ریاست مین جا کھڑے ہونگے | اونکے اعزاز دوچند بڑھے ہونگے
شاعری کے جو فن مین ہین کامل | ہونگے مدین رفیق و مکے داخل
ہو رسائی اگر مقدر کی | ان کو ملسکتی ہے نظامت بھی
کون بدبخت مجھ سے بڑھکر | نہین آتا ہے جسکو کوئی ہنر
ورنہ آنکھون کے سامنے مصری | لڑکیان ساتھ والیان کتنی

کیسے کیسے ہنر ہین سیکھے گئے ہین | جس سے محتاج وہ کسکی نہین
کرتی ہون اپنے حال پر جو نظر | کھین میرا ٹھکانا ہے نہ گذر
گھر میں ماں باپ کے پڑی لوٹتی ہون | جیسے کتا ہو کوئی خوار و زبون
کہا لیا جب ملا کوئی ٹکڑا | ورنہ کیا زور میرا دعوی کیا
پہلے ہی سے تھا ابا جان کو مار | لڑکیون سے نہ رکھنے تھے سروکار
اتا جانی کا کچھ سہارا تھا | زور اُن پر ذرا ہمارا تھا
اُنکی بھی اب یہ ہوگئی حالت | آگئی مار پیٹ کی نوبت

صالحہ

ہوتی ہو کیون تم اسقدر بیدل | اتنا روزہ نماز ہے مشکل

نعیمہ

خشک ہوتا ہے اس سے میرا خون | آدمی ہین ہنسی مذاق کی ہمون
مجکو روزہ نماز سے مطلب | نبہہ سکی گی اوداس زیست یہ کب

صالحہ

مجھ سے آخر کہو برائے خدا | تم نے تدبیر سوچی ہے پھر کیا

نعیمہ

یہی آتا ہے دلمین رہ رہکر | کہ چلی جاؤن مین مہاسے گھر
صالحہ سنکے یہ ہوئی خاموش | کچھ بھی منہ سے نہ بولی وہ ذی ہوش
دیکھکر یہ نعیمہ کہنے لگی | دم بخود تم تو ہو گئیں ایسی
تم نے گویا یہ کر لیا باور | مین چلی جاتی ہون تمہارے گھر
مین فقط تم کو آزماتی تھی | کھین آتی تھی اور نہ جاتی تھی
ہو جو تکلیف اس سے بھی بڑھکر | یون نہ احسان کیجیو مجھ پر

صالحہ

ہر گھڑی چھیڑ چھیڑ کر لڑنا — واہ کیا خوب ہوش پکڑو ذرا
بیٹی کو اُنکی مین ہون جنکا ہی گھر — تم مگر بیٹے سے ہو بڑھ کر
کسکا احسان پھر اُٹھاؤ گی — اپنے خالہ کے گھر میں جاؤ گی
مین تمہین منع کرنے والی کون — تم پہ احسان دھرنے والی کون

نغمہ

یہ بتاؤ مین جاؤن گی جس آن — دیکھکر کیا کہین گی خالہ جان

صالحہ

یونہین سمجھائین گی تمہین وہ بھی — کہہ چکی ہون جو مین کہین گی وہی

نغمہ

ہے جواب اور کچھ کچھ اور سوال — اجی گھر سے تو وہ نہ نکلی نکال

صالحہ

تمکو اسکا ہے کیون خیال مان — کون گھر سے نکالتا ہی یہان

نغمہ

آپ عسر[1] نہین کرتے تمہین وہ پسر — خرچ پیرا اُٹھائین گے کیونکر
نہین ایسے بھی اب گئے گذرے — صالحہ رکھ سکین جو تمکو دس نہ بیس

نغمہ

تم تو تھوڑے دنون کے مہمان ہو — جانی ہو مین تو زندگی بھر کو

صالحہ

کہیں ایسا بھی کہہ یا نہ کری — تم سدا دان رہو خدا نہ کری

[1] افلاس تنگدستی۔

کرے خالق تمہارا گھر آباد | دل ہو مان باپ کا تمہارے شاد

نعیمہ

سو چکر جاتی ہون ہی میں دھان | نہ رہو گی جو چند روز یہان
نہ رہے گا پھر امّی جان کو یاد | یہ لڑائی یہ جھگڑا اور یہ فساد
رکھین گی نہ تون نہ دور مجھے | وہ بلا ہو بھجین کی ضرور مجھے

صالحہ

نہین اس مین کوئی قباحت ہے | اُن کی در کار پر اجازت ہے

نعیمہ

تم وہان تک ذرا چلی جانا | اور میری طرف سے پوچھ آنا
ہے یقین جب یہ بانین بستر پر | سو رہے ہو تو تان کر چادر
نظر آئے جو صبح کے آثار | صالحہ خواب سے ہوئی بیدار
اُٹھی پڑھنے کو یہ نماز سحر | خواب غفلت مین تھی نعیمہ مگر
جب فراغت نماز سے پائی | پاس اپنی خالہ کے آئی

صالحہ

کچھ دنون بعد مین پھر آون گی | لیجئے رخصت اب مین جاؤنگی

خالہ

اتنی جلدی ہے جانکی جو بھلا | آگ لینے کو آئین تھین تم کیا
کچھ نعیمہ کا ٹھیک ٹھور کرو | شوق سے پھر سدھارنا گھر کو

صالحہ

وہ بھی ہوتی ہین میرے ساتھ سوار | بس اجازت ہے آپ کی درکار

خالہ

سچ کہو خود یہ اُسکی ہے مرضی | یا ہے اُسکو صلاح تم نے دی

صالحہ

مجھسے خود چلنے کو انہون نے کہا | نہین کچھ اس مین مشورہ تھا مرا

خالہ

کچھ وہان جانے مین نہین ہے ضرر | بڑھکے رکھنا نہ آٹھ دن سے مگر
بس زیادہ پڑے نہ اوپر بار | ہین ہماری ہین بہت نادار

صالحہ

مجکو کیا دخل ایسی باتون مین | آئینگی جب بلائینگا انہین

خالہ

لے جاتی تو ہو تم اسکو مگر | رہے اسکا بھی دھیان آٹھ پہر
باتون باتون مین یہ نصیحت بھی | دین و ایمان کی کچھ ہدایت بھی

صالحہ

خوب سمجھاؤن گی بجھاؤن گی | نیک رستہ پہ انکو لاؤنگی
یہ کہلا اسپہ بعد استفسار | ڈولیا لیکے آگئے ہین کہار
گئی دوڑی ہوئی نعیمہ کے پاس | تا جگائے اوسے یہ نیک اساس
ہوا وان جاکے اوسپہ یہ حالی | ہے بچھونا نعیمہ کا خالی
چپکے سے آٹھ کے بچے کو لیکر | ہوئی کھڑکی سے وہ رفو چکر
اس طرح ڈولی مین سوار ہوئی | جو سنے وہ کہے فرار ہوئی
خالہ کے گھر سبھی پہ یہ حرات | گئی وہ باپ مان کے بے رحمت
صالحہ وان سے با دل ناکام | آئی خالہ کے پاس کرنے سلام

خالہ

ایسی بہا گر پڑی ہے کیا بیٹھو | اُٹھ تو لیجیے دو تم نعیمہ کو

صالحہ

مین ابھی اسلئے گئی تھی وہین | پر سنا مین نے وہ چلی ہے گھین
آئی تھی لینے جب اجازت ادھر | وہ اُسیدم ہوئین سوار اُدھر

خالہ

اسطرح چپکے سے سوار ہو گئی | مجھ سے رخصت ہوئی نہ ملکی گئی

صالحہ

گئیں کہڑکی کی راہ سے وہ تو | گود مین لیکے اپنے بچے کو

خالہ

صالحہ دیکھتی ہو یہ غضب | ہم نے لاکر ایکے ساتھ سر مارا
باتین سب سن رہی تھی مین چھپکے | لیکن اُسپر نہ کچھ ہوا اثر
کبھین ایسا غضب بھی دیکھا ہے | مگر سے یون اُسکے میں نے کیا
اسکی باتون پہ عاون گر مین بھی | کبھی صورت نہ دیکھون پھر جی
دل نہین مانتا مگر کمبخت | کیہ نکر اسکی طرف کرون بخت
ایسے ہی گن نہ اسمین گر ہوتے | اسکی حالت پہ سب پہ پر رہتے
مگر اسکو ذرا خیال نہین | کچھ بھی پروا نہین ملال نہین
دیکھئے کیا نصیب مین ہے بدا | اس کی تقدیر مین ہے کیا لکھا
نہین اس سوچ مین مجھے آرام | کیا اس غم نے میرا کام تمام

صالحہ

دل کو اپنے سنبھالیے تو حضور | فکر اندوہ و رنج کیجیے دور

جائیگی ایک دن سب ہی یہ سنبھل | ہیں نا کوئی آج کوئی کل

مصنف

ہم نعیمہ کو چھوڑتے ہیں یہاں | اور سنیے انجام پھر کیا ہوا

فصل پنجم

کلیم باپ سے ناخوش ہو کر گھر سے نکل گیا نصوح نے کلیم کا بہودہ کتب خانہ اور اسباب یہودگی جلا دیا

ہوئی رخصت نعیمہ وقت سحر | شب ہی کو چل دیا کلیم نگر

ساتھ بھی ماں کا باپ کا چھوڑا | اور دروازہ بھی کھلا چھوڑا

کھانے پینے کی آئی جب نوبت | تب یہ فہمیدہ پر کھلی حالت

لیکن اسوقت کا نہ تھا یہ گمان | کہ نہ آئے گا پھر کلیم یہاں

یہ سمجھکر ہر اک خبر نہ لی | نامناسب ہے اسکا اب دیکھنا

پڑھ کے مسجد سے جب نماز سحر | آرہا تھا نصوح اپنے گھر

پہونچا ہی تھا کلی کے نکڑ پر | کہ نعیمہ کی ڈولی آئی نظر

آیا ڈیوڑھی میں جب یہ خوش کردار | دیکھا ہوتی ہے صالحہ بھی سوار

تھا تصور جو اس کی باتوں کا | سخت غصہ اسے کلیم پہ تھا

دل سے اپنے یہ بات کر لی | دیکھیں کیا سمجھا کے یا منافہ بھی

اس پہ بس کی نہ چل سکا ہرگز | پھر یہ کمبخت اپنا سر کھائے

یہ ارادہ اسے ادھر لایا | بیٹھتے ہی کلیم کے آیا
وہ نہ آیہ مگر جو اس کو نظر | تب بلایا لیا ہر اک نوکر
خوب ان کو رلایا دھمکایا | نہ پتہ پر کلیم کا پایا
وان سے آیا غرض نصوح اندر | فکر دلتوش کا تفاوت پہ اثر
لوگ اس کے قرین تمام آئے | حسب عادت پنے سلام آئے
بیٹھی فہمیدہ سر جھکائے جہاں | کر رہی تھی تلاوت قرآن
دہن آ کے نصوح بیٹھ گیا | میں نے فارغ جو وہ تو اس سے کہا

نصوح

کہو کیا صالحہ کہیں صاحب | رہیں وہ روز بھی یہیں صاحب

فہمیدہ

مینے روکا ہزار پر نہ رکی | بیچی ہو گی وہ اب تلک گھر بھی

نصوح

یہ بتاؤ تو مجکو تم نے بھیجا | دوسری ڈولی تھی وہ کس کی اور

فہمیدہ

ہاں نعیمہ کی تھی سواری وہ | اپنی خالہ کے گھر سدھاری وہ

نصوح

تم سے لڑ کر گئی کہ لڑ کے گئی | وہ گئی من کے یا بگڑ کے گئی

فہمیدہ

کیا بری ہے سمجھ خدا کی سوا | ہو گی کچھ من کے کچھ بگڑ کے موا

نصوح

کچھ کہو حال صاف صاف ذرا | تم پہیلی بری بجھاتی ہو کیا

فہمیدہ

خوب جب صالحہ نے سمجھایا | کچھ کچھ اُسکی سمجھ مین تب آیا
کھانا کھایا لعینہ نے آخر | دودھ بچے کو بھی پلایا پھر
فقط اتنا تو اُس کا منشا تھا | اب بگڑنے کا حال سنئے ذرا
صبح کو صالحہ تو آئی اِدھر | بے ملے مجھ سے آپ چلدی اُدھر

نصیحت

خیر شکر خدا نے بے ہمتا | مین بکبد دش ایک سے نہ ہوا
اب کرو دوسرے کا جان بیان | ہے بھلا رات ہے کلیم کہان

قصیدہ

کھانا کھانے کا وقت جب آیا | اوس نے بچے سے مین نے بلوایا
اُس گھڑی یہ کہلا کہ گھر مین نہین | جانتی ہون نکل گیا وہ کہین

نصیحت

خیر بفضل خدا ہے بہتر سے | دور یہ بھی بلا ہوئی گھر سے
مجکو اتنا مگر بتا دو ذرا | اس مین ہے میری یا کہ اسلی خطا

فہمیدہ

بسر عقل کا ہے اوسکی فتور | ہے اوسیکا گناہ اوسیکا قصور
تم نے تو ایک چھوڑ دو دو بار | طلب اُسکو کیا بعد اصرار
خط بھی لکھنے مین سخی محنت کی | انتہا ہو گئی نصیحت کی

نصیحت

جیسا اُس نے مجھے ستایا ہے | ویسا مجھ سے یہ پیش آیا ہے

ا بدی مثل دماند نے اُسکا ایسا کوئی نہین ہے

اسکی چوتھائی بھی تو گستاخی — تم سے صاحب لحیم نے نہیں کی

حلیم سے مخاطب ہو کر

تم نے دیکھا تو ہو تا بستر پر — نہ کہین رکھ گیا ہو کچھ لکھکر
اسکے غصہ نے اوسپہ قہر کیا — کہ سکے پاس تک نہ آنے دیا
ورنہ مین تو بہ رغبت خاطر — عذر سے نے کو اس کی تھا حاضر
نہ کہلا بھیجا اس کا کچھ مقصود — مطمئن کر چکے مین تھا موجود

حلیم

ٹھیک کہتے ہین فدا حاجات — آئی تھی میرے ذہن مین یہ بات
مگر اب جاکے دیکھی لیتا ہون — آپ کو اطلاع دیتا ہون
گو کہ ان سے مجھے امید نہین — کہ وہ کچھ لکھ کے رکھ گئے ہون کہین
لکھنا ہی ہوتا اونکو گر منظور — کیون نہ لکھتے جواب خط و حضور

نصوح

احتیاطاً یہ چاہتا ہون مگر — آؤ مین خود ہی دیکھ لون چلکر
گو کہ یہ تھا حلیم کے دل مین — باپ دیکھین نہ بہائی کی بہن
کسطرح پر وہ روک سکتا تھا — ساتھ جاتے ہوئے جھجکتا تھا
غرض آکر نصوح نے باہر — کہا یہ نوکرون کو بلوا کر
ساتھ چلکر حلیم کا اسباب — کس جگہ رہتا ہے بتاؤ شتاب

نوکر

سنکے کرے شمال رخ مین جو — خاص اسمین ہی رہتے تھے دونو
مین بڑے شوق سے حضور بھی — نام بھی رکھدیے ہین دونون کے
ہین جہان کھیل کود مین رہتے — عیش منزل وہ اسکو ہین کہتے

لکھنے پڑھنے کی ہے کتابین جہان اوسکا فارسیت کدہ ہے نام رکھا

نصوح

نام سنتے ہی ہوے جو کنا عیش منزل کے جیتے کو بیرما
اُسی کمرے تو پہلے کہلوا کر دیکھتا کیا ہے جب گیا اندر
عیش منزل غلط کہا کیا ہے وہ مقام اسم با مسمّی ہے
تخت بچھے ہین کمرے کے اندر اور دری چاندنی بھی ہے اوپر
اس سلیقے سے فرش بچھا ہے نہ شکن ہے کہین نہ دھبا ہے
ہے عجب کا نفیس اک قالین اُگا دُتکیہ ہے اُسپہ مانند زین
لب قالین اوگالدان ہے لب منقّش آسکے بچون ہے ایک
گرد سیان گرد تختے کے ہین بچھی آئینہ کی طرح چمکتی موئی
چھت مین لٹکا ہوا ہے اک پنکھا سرخ جھالر مین ہے لگا بچکا
ہے لگی اک سفید چھت گیری لٹکی ہین جھاڑ اور ہانڈیان بھی
جب یہ سامان نصوح نے دیکھا بولا افسوس ہے وہ مرد خدا
ہوئی برباد کس قدر دولت ایسے بیہودہ شوق پر لعنت
کاش اس مال جو ہوا برباد اس سے ہوتی غریبون کی امداد
ابھی اس فکر مین تھا یہ ناگاہ جا پڑی اک طرف کو اُس کی نگاہ
دیکھتا کیا ہے اک پہلو مین آئنے سامنے ہین دو میز مین
اک پہ ہے تاش گنجفہ چوسر بازو اور اک کتاب دوسری پر
پڑھ کے اس بندہ خدا نے شتاب فوراً اُس میز سے اٹھائی کتاب
کھول کر دیکھا جب کہا اہسدم کہ وہ تصویرون کی ہے اک البم

ف نام کے مناسب ف زینت کیساتھ ف ملاحظہ ف تصویرون کی کتاب۔

اور یہودہ پن یہ ہے اُس مین — رنڈیون کی ہین ساری تصویرین
اب تو غصہ کی کوئی حد نہ رہی — نوکرون سے یہ اُس نے بات کہی
جسقدر ہے تمام یہ اسباب — رکھو بیجا کے باہر اس کو شتاب
جمع جب ہو چکا وہ سب کہڑاگ — شعلۂ غیض اُٹھا لگادی آگ
فرصت اس سے ہوئی جو ہمن حاصل — ہوا خلوت کدہ مین وہ داخل
ایک الماری دان پر آئی نظر — جو کتابون سے پر تھی سرتاسر
جلد ونکی عمدگی غضب کی تھی — رنگ اور وضع ایک سب کی تھی
خوش ہوا اٹھا وہ مرد حق آگاہ — کی رضا مین پہ کھولکر جو نگاہ
جھیڑے دفعہ ہین واہیات نفاق — ساری باتین بعید از اخلاق
نہ تامل کیا نہ کیا اس نے — سبکو آخر جلا دیا اس نے
[illegible] — خوف سے تہلکہ مین تھا گھر سب
تام اسدم علیہ سے یہ کہا — دوڑ کر دو کتابین لے آیا
یہی یہودہ پن تھا اس مین — زہر عشق اک بہار عشق اک تھی
عرض کی آپ نے اسے — آگ مین آپ انہین بھی رکھدیجے
انکو دیکھا نصیح نے پڑھکر — اور مطالب پہ کی بہ غور نظر
کیا اسدم علیہ سے یہ خطاب — گو مضامین اسکے بھی ہین خراب
پر بہ فضل خدائے ذوالمنن — ہے تمہاری طرف سے اطمینان
نہین تم سے خیال کچھ مجکو — ان کتابون کو چاہے رہنے دو
ہے اگرچہ مطالعہ ان کا — خالی از معصیت نہین بیٹا

تعلیم

رکھنے سے ان کتابونکی حاصل — جو نہون دیکھنے کے بھی قابل

ناصوح

اے سیہ دل کے جبین پر نگاہ | یہی مرضی ہے اگر تو بسم اللہ

لایا فوراً علیم حکم بجا | ان کتابوں کو آگ میں جھونکا

دیکھا دیکھی علیم بہائی گئی | کی یہ تیزی میاں سلیم نے بھی

آپ کو بھی کلیم تھا دیا | کمین واسوخت اک امانت کا

دوڑ کر یہ ادھر اٹھا لائے | تاکہ پیارا نپ باپ کو آئے

آگ کا شعلہ جو بھڑکتا تھا | اُسمیں واسوخت[1] کو بھی ڈالدیا

خرمن عشرت کلیم ادھر | ہو چکا جبکہ جل کے خاکستر

پا کے فرصت ناصوح نیک نہاد | آیا بیوی کے پاس باول شاد

بیوی

تمکو جس کی تلاش اتنی تھی | ہو بہر چہ وہ ہاتھ آیا بھی

ناصوح

گو کہ کاغذ نہ سینے وہ پایا | مدعا پر مرا نکل آیا

بیوی

ہاں ابھی کوئی کہہ رہا تھا یہ | یہ لگادی تھی تم نے آگ کہاں

ناصوح

کچھ کتابیں کلیم کی تھیں بہم | سینے ان کو جلا دیا بیگم

بیوی

ہے جلانا گناہ کاغذ کا | کہ جلا دیں کتابیں تم نے واہ

ہے جلانا گناہ کاغذ کا | پھر بھلا ذکر ہے کتاب کا کیا

[1] واسوخت امانت لیک نظم عاشقانہ مخرب اخلاق ہے۔

کوئی پرزہ پڑا جو پاتے ہین | لوگ اسے آنکھوں سے لگاتے ہین
قاعدہ ہے کسی کتاب لوگر | لگتی ہے بھوکے کہین ٹھوکر
چومکر تو یہ تو یہ کرتے ہین | سب سر آنکھوں پہ اسکو دھرتے ہین

النصوح

کہتی ہو سچ تم اے نجستہ سیر | یہ گون کی یہ زیادتی ہے مگر
اسکی بیکار اتنی عزت ہے | کیونکہ کاغذ ہے ایک پیجان سے
وہ کتابین ہین قابل توقیر | جسمین مضمون عمدہ ہون تحریر
نعت یا حمد خالق باری | حق پرستی خیال دینداری
جو کتابین جلائین مینے ابھی | تھین پُر از شرک کفر و بے دینی
بیحیائی ہین رکھی تھین نہ جواب | فحش سے تھی بھری ہر ایک کتاب

ہیوی

لکھی ہوتی ہین کیا کتابون مین | سچ کہو یہ بُری بُری باتین

النصوح

کیا فرشتے فلک سے لاتے ہین | آدمی انکو بھی بناتے ہین
پھر یہ سمجھو کہ عصمت انسان | کیسے سرکش ہین اور نافرمان
ہے کتابون مین شرک و کفر بھرا | یون دکھایا ہے زور طبع رسا
واقفیت نہین ہے گیا بکو | جانتے شعر و شاعری کو تو ہو

ہمیدہ

اس قدر حال ہے مجھے معلوم | دیکھین اکثر کتابین ہین منظوم
پر بُری بات انمین کوئی بھی | دیکھنے مین نظر نہین آئی
سنتی ہون مین کلیم کو تھا یہ ذوق | شعر اور شاعری کا تھا کچھ شوق

اور ہے یہ بات قابل تعریف | اسکی ہر ایک کرتا ہے تمہید

نصوح

ہو جسے فن شاعری حاصل | ہے وہ انسان قدر کے قابل
شاعری اک مذاق علمی ہے | واقفیت زبان کی ہوتی ہے
واقعی اس لحاظ سے یہ فن | قابل قدر ہے بو جحسن[1]
قابلیت کو اپنے لوگ مگر | صرف کرتے ہین بے محل اکثر
حسن کو عیب یہ بناتے ہین | کہ بُرے راستہ پہ جاتے ہین
کیون نہو ایسی شاعری مذموم | جن مین ہو کذب[2] و افترا[3] مشتوم
مدح بے جا ہے باعث ذلت | ہجو مومن ہے داخل غیبت
شاعرون کو نہین خدا کی پناہ | ادرب عیسے و کلیم اللہ[4]
ہین یہ مضمون خلاف شرع نبی | نہین اس معصیت کی حد کوئی
ہے اچھلتا عامہ زاہدون کا | کرتے ہین اہل دین سے استہزا[5]
ہوتی ہے دین و شرع کی توہین | خوف کچھ کفر و معصیت سی نہین

تمہیدہ

ہے اگر شاعری اسی کا نام | تو پھر اس شاعری کو میرا سلام

نصوح

کیا نہین یاد واقعہ وہ اب | پڑھتی تھین مجھ سے تم گلستان کب

تمہیدہ

وہ جو دن حمیدہ کا تھا چھٹا | تھا اسی دن اُسے شروع کیا

---

[1] نیک [2] جھوٹ [3] تہمت [4] یعنے حضرت موسیٰ پیغمبر علیہ السلام [5] ہنسی۔

نصوح

یاد ہے یہ بھی جا بجا اکثر — سیر تا تھا قلم میں سطرون پر
بلکہ تھے بعض صفحہ بھی ایسے — سادہ کاغذ سے جو چھپاتے تھے

فہمیدہ

رتی رتی مجھے ہے سب کچھ یاد — یون وہ چوہتائی کی تھی زیاد

نصوح

باتین ایسی لکھی تھین بیہودہ — جنکو یون نم سے مین چھپاتا تھا

فہمیدہ

سچ کہو ہم تو یہ سمجھتے تھے — کہ ہو مشکل سمجھ کے چہرہ سے

نصوح

پھر ہے یہ اُس کتاب کیحالت — پند مین جسکی ہے بڑی شہرت
اور ہے اُس بزرگ کی تصنیف — جسکی ہر ایک کرتا ہے توصیف
جو ہے دنیا مین باعث برکت — نام کی جسکی کرتے ہین عزت
کب مسلمان خموش رہتے ہین — رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین[1]
بس یہ عزو وقار ہے اُن کا — اولیا مین شمار ہے اُن کا
جو کتابین کہ دین ہین مینے جلا — ہین خرافات سب وہ اُس سے سوا

فہمیدہ

کیون جلائین کتابین وہ تم نے — یک بہ یک جانتین کچھ تو تعجب ہے
تہین وہ دامونکی چیز یا کہ نہین — گسلئے پھر پڑی نہ رہنے دین

---

[1] رحمت اللہ کی انیسر ہیں۔

تصویر

یاد ہے تو ہر ق میں آگے سال — سانپ نکلا تھا آنجہ تھا ل
کہتے تھے سب خیال ہے تنکا — جس طرح ہو سکے اسے مارو
قصے نے اس سانپ کے لئے نہ کہا — مارتے کیوں ہو رہے بھی دو پڑا
اسکی خاطر یہ بات بھی نہ کہی — رہنے بھی دو خریدلے گا کوئی
ٹھیک کہتا ہوں تم سمجھیں نجدا — وہ کتابیں تھیں مذہبی اس سے سوا
پک کے جو ہاتھ آئے اسکے دام — بڑ ہکے چوری کے مال تھے حرام
اور کیا ہے کلیم کو پھنکار — زہر اسے سانپ کا ہے اسپہ سوار

تمہیدہ

کچھ ہے اس زہر کی دوا آخر — کوئی منتر بھی ہے بھلا آخر

تصویر

کون سے درد کا علاج نہیں — دین و اخلاق کی کتابیں تھیں
ہے مگر کون دیکھنے والا — اترے پھر زہر کس طرح سے بھلا

فصل دہم

کلیم کا پہلے اپنے دوست شیخ ظاہر دار بیگ اور پھر اپنے ایک قرابت دار فطرت کے یہاں جاکر رہنا اور دونوں سے زک اٹھانا اور قید ہونا اور آخر کار باپ ہی کی سفارش سے رہائی پانا

کیا کلیم دلشکستہ کا ہوا حال — اب میں ان دونوں کا بیان ہے حال
گھر سے اول کلیم نکلا تھا — ہو بیان پہلے ماجرا اس کا

کی نہ تھی اُس نے بات کوئی نئی — تھا ہمیشہ سے اُسکا وہ عادی
ایک اک بات پر وہ ہوکے خفا — آئے دن گھر سے بھاگا کرتا تھا
اپنے گھر سے مگر چلا وہ جہاں — دوڑے جاسوس اُسکے پیچھے وہاں
پہلے ہوتا تھا بس یہی اکثر — لاتے سمجھا بجھا کے تھے نوکر
بعد چندے طریقہ پھر یہ رہا — خود منانے نصوح جاتا تھا
کچھ دنوں بعد یہ ہوئی حالت — اُس عمل کی بھی گھٹ گئی طاقت
ابنِ خوا ناخواں کی ڈولی — دربدر ماری ماری پھرتی تھی
اب کے بھی اپنے گھر سے ہوکے خفا — اسی امید پر وہ نکلا تھا
کہیں آتا نہ ہو کوئی نوکر — دیکھتا تھا وہ پیچھے پھر پھر کر
تھی مگر اوسکی یہ غلط فہمی — اب ہوا اور کچھ تھی اس گھر کی
دوست تھے اُن کے ایک ظاہردار — ایا اُن کا خیال آخر کار
اُن کے گھر کی طرف کو منہ موڑا — جیسے ہو مطلق العنان گھوڑا
سچ ہے یہ اسم بامسمّٰی تھے — شیخ صاحب بھی ایک تماشہ تھے
ظاہری دوستی نے آفت کا — دے رکھا تھا کلیم کو دھوکا
کہ بہن بھائی باپ ماں سے سوا — وہ اُنہیں اپنا دوست جانتا تھا
خالی از عقل تھا وہ سادہ دل — کہ بغیر امتحان کے تھا قائل
رکھتا تھا خاک بھی نہ فہم سلیم — کچھ بھی مردم شناس تھا نہ کلیم
شاعری پر بھی اپنی تھا مغرور — دلسے ہوتا نہ تھا خیال یہ دور
گو ہے یہ امر ہم کو بھی تسلیم — قابلِ قدر ہے کلام کلیم
ہے طبیعت میں جو خضب کا زور — بندش اچھی معاملہ اچھا

ہے ہر اک صنف سخن پر قادر — کہ رسا طبع فکر ہے حاضر
شاعری کو ابھی کلیم کے بس — گذرے تھوکو کئی سات آٹھ برس
اتنے عرصہ مین کچھ نہین آسان — ختم اک مثنوی ہو دو دیوان
مہینہ مین سو پچاس غزلین بھی — تھین زبان پر تمام لوگون کی
مبتدی کوئی ہو کہ کامل فن — پر خداداد ہے قبول سخن
مگر اس شاعری پر اور یہ غرور — سر بسر اُسکی عقل کا تھا فتور
کہ ہین ولیسی ریاستین جتنی — متمنی ہین میرے آنے کی
جا کھڑا ہون گا جس ریاست مین — اسکا والی بچھائے گا آنکھین
سنیکڑون گو کہ لائق و فاضل — کیسے کیسے مقرر و قابل
اس زمانہ مین نوکری کے لئے — دربدر مارے مارے ہیں پھرتے
اُسکے سر مین ہوا ہے یہ بہری — نوکری کی نہین ہے مجکو کمی
امر مشکل کو سہل سمجھا تھا — گر یہ سودا نہ تھا تو پھر کیا تھا
قابلیت پہ تھا جو اپنے غرور — گھر سے نکلے تھے خالی ہاتھ حضور
مست تھے اس خیال مین حضرت — ملتی ہے کوئی دم مین ایسی دولت
شیخ چلی کی طرح منصوبے — سو چکر شیخ کے کھر پہنچے
لاکھ چیخا کلیم چلایا — نہ مگر وان سے کچھ جواب آیا
اول اس بات کی ہو اب حاجت — شیخ صاحب کی کچھ لکھون حالت
انکے تھے ایک رشتہ کے نانا — تھا بہت کچھ کما کے جمع کیا
ایک رزیڈنٹ کے وہ نوکر تھے — جمعداروں مین وہ مقرر تھے
ایک تو تھی ابتدائے انگریزی — دوسرے کچھ تھی بدانتظامی بھی

۱؎ قسم ۲؎ حاکم ۳؎ تقریر کرنیوالا ۴؎ ریاستہائے خودمختار مین منجانب سلطنت انگریزی جو مقرر ہوتا ہے اُسے

خوب سخوت کا کرم تھا ازار ۔۔۔ ہو گئے جمعدار بھی زردار
تھے جو دہلی مین بوے عزت دار ۔۔۔ انھین اشخاص مین تھا الحاشتار
شیخ صاحب کی مان کا حال یہ تھا ۔۔۔ ہو گئین تھین شباب مین بیوا
تھا ضدا کا جو جمعدار کو ڈر ۔۔۔ رکھتا تھا اس غریب کی وہ خبر
اس جمعدار کی جو آئی قضا ۔۔۔ تب مصیبت کی اُنپہ جھائی گھٹا[1]
تھا بڑا جمعدار کا گھر بار ۔۔۔ بیٹیان پوتون نواسونکا اکثار
سب تھے مست غرور مال و زر ۔۔۔ لیتا ان بیکسون کی کون خبر
گو کہ مرحوم کی وصیت تھی ۔۔۔ بھولے تھے سب مگر یہ غفلت تھی
پھر بہ مشکل یہ اہتمام ہوا ۔۔۔ کھانے پینے کا انتظام ہوا
چھوٹا سا قلعہ اک مکان کا تھا ۔۔۔ ان غریبون کے رہنے کو وہ ملا
کچھ دکانون کا دینا بھی ہوا ۔۔۔ جنکی تھی ماہوار سات روپے
تھی یہ اوقات تین آدمیونکی ۔۔۔ شیخ جی شیخ جی کی مان بیوی
اسپہ شیخی کا شیخ کے تھا یہ حال ۔۔۔ دل مین اس مسخرے کے تھا یہ خیال
اور ہین جمعدار کے جو پسر ۔۔۔ مرتبہ مین ہین اونکا مین ہم سر
گو کہ کوئی نہ منہ لگاتا تھا ۔۔۔ پر یہ ان مین گھسا ہی جاتا تھا
دیکھا دیکھی تھا اُنکی دیوانہ ۔۔۔ ٹھاٹھ اسکے بھی تھے امیرانہ
جس کی آمد نہ کم ہو خرچ زیاد ۔۔۔ پھر وہ کمبخت کیون نہو برباد
مفلسی کی گھٹا مین چھاتی تھین ۔۔۔ رہن وہ کا مین ہوتی جاتی تھین
شیخ جی اور کلیم دونون کا ۔۔۔ تھا کدر اک مشاعرہ مین ہوا
بس ملاقات کی بنا تھی وہی ۔۔۔ رسم الفت کی ابتدا تھی وہی

---

[1] کثرت زیادتی

جیسے آتے تھے روز شام و سحر | شیخ صاحب میان کلیم کے گھر
پھر تو دونونسے خوب بنھنے لگی | کچھ دونون بعد گاڑھی چھننے لگی
دونون مطلوب دونون بخت طالب | ہوگئی ایک جان دو قالب
شیخ جی نے کیا نہ تھا جو بیان | حال انکا کلیم سے تھا نہان
بلکہ کرتا تھا یہ کلیم خیال | جتنا تھا حمیدار کا زر و مال
شیخ صاحب ہی کے وہ ہاتھ آیا | اُسکا ترکہ[1] انہون نے ہی پایا
اور ان کی محلسرا کو سدا | بلکہ ملکیت[2] ان کی جانتا تھا
اس نے جاکر جہان سدا دی تھی | ڈیوڑھی حمیدار ہی کی تھی
نسرے خوب اسنے جب بلند کئے | آپہنچ دو لونڈیان چراغ لئے

بولین پہلے بتاؤ اپنا نام | پھر کہو کیا ہے اتنی رات کو کام

کلیم

نام اور کام پوچھتے کیون ہو | بلکہ جاکے شیخ صاحب کو

ایک لونڈی

یہ خدا جانے آپ کیا کہتے | شیخ کوئی نہین یہان رہتے

کلیم

تم بتاؤ تو مجکو یہ اول | کیا نہین حمیدار کا یہ محل

لونڈی

اس سے انکار کا ہی کب مقدور | ہے انہین کی محلسرا یہ ضرور

کلیم

پھر میرے دوست شیخ ظاہر دار | کیا نہین انکے وارث و مختار

---

[1] جو مال ورثہ کو میراث کا ملے [2] جسکا کوئی مالک ہو وہ جائیداد۔

لونڈی

اونکے وارث جو ہین یہین وہ شاد — حق تعالے رکھے انہین آباد
ہے موا کون شیخ ظاہر دار — اُنکا وارث بنا جو نا ہنجار

دوسری لونڈی

شیخ بانکے کے بیٹے کو تو کہین — مالک اس گھر کا سمجھتے ہین نہین
ہان وہی جمعدار کا بیٹا — آگے ہر ایک کے ہے بنا کرتا

کلیم کی طرف مخاطب ہوکر

کہون میان وہی شیخ اطہار — انکھین لمبی بھرے بھرے رخسار
ہے چہرہ سا ڈیل کوتاہ — چھوٹی آنکھین ہین جنکی رنگ سیاہ
ہین ہمیشہ ہے ہنسنے رہتے — اکڑے رہتے ہین اور تنے رہتے

کلیم

سچ کہا ٹھیک ہے وہی ہان ہان — سمجھا تھا مین انہین کا ہے یہ مکان

لونڈی

تو میان اس مکان کے پیچھے — چھوٹے سے قطع مین ہین وہ رہتے
اس پتے سے کلیم نے جاکر — دی صدا شیخ جی کو جلّا کر
لائے تشریف وہ بغیر درنگ — جانگیا پہنے اور بنگ وترنگ
دیکھکر وہ کلیم کو شرمائے — اور اُسیدم سخن زبان پہ یہ لائے
سوتا ہون رات کو ہمیشہ یہین — نیند کیسے مہین کر آتی نہین
کیسے جاکر ذرا بہین آون — آپکے ہمرکاب پھرین مہنون

کلیم

کہین جانیکا قصد کب ہے مرا — پاس مین آپ ہی کے آیا تھا

شیخ صاحب

پھر پھرنا ہو تھوڑی دیر اگر — جاکے پردہ کرادن مین اندر

کلیم

اب بھلا جاؤنگا مین آج کہان — رات بھر رہنے آیا ہون مین یہان

شیخ ظاہردار

یہ ارادہ ہے گر تو بسم اللہ — ہے یہ مسجد بڑی فضا کی جگہہ
آپ چلیے ابھی مین آتا ہون — گھر مین کچھ کام کرتے جاتا ہون
جاکے دیکھا کلیم نے جو وہان — ایک مسجد ہے چھوٹی سی ویران
ٹوٹی پھوٹی اوجاڑ وحشتناک — جمع ہے جسمین سیکڑون خاک
نہ موذن ہے کوئی نے ملا — گھر مین اللہ کے ہے سناٹا
شیخ جی دیر تک نہ آئے وہان — اور رہا منتظر کلیم یہان
سخت تھی انتظار کی تکلیف — لائے آخر کو شیخ جی تشریف
کرنے پایا نہ تھا کلیم گلا — دفع دفعل اسلحے سے ہونے لگا

شیخ ظاہردار

گھر مین حالت عجب مزاج کی ہے — کہ شکایت کچھ اختلاج کی ہے
آپ کے پاس سے جو باہر گیا — تو انہین غش کے حال مین دیکھا
کیجئے گا معاف یہ تقصیر — ہوئی اس وجہ سے مجھہ تاخیر
ہو آئندہ جو آج سرافراز — سبب اسکا بتاؤنگا بندہ نواز
شیخ جی پر کلیم نے آخر — سرگذشت اپنی ساری کی ظاہر
باپ کے وہ بلانے پر انکار — مان کا سمجھانا بہائی کا اصرار

شیخ جی

خیر جو کچھ کہ ہونا تھا سو ہوا | اب یہ فرمائیے ارادہ ہے کیا

کلیم

اور جو رائے آپ کی ہو مگر | تو صداب جانیکا نہیں ہے گھر

شیخ جی

خیر آرام کیجیے اب تو | شب کی نیت بخیر صبح کو ہو

سب ضرورت کی چیزیں اور بستر | بھیجے دیتا ہوں میں ابھی جاکر

ہے مریضہ کا حال آج زبوں | گھر میں رہنے کا اذن چاہتا ہوں

کلیم

کچھ سمجھ میں مری نہیں آتا | تم کہا کرتے تھے جو مجھ سے سدا

کیا وہ دوہری محل سرا ہے یہی | اور وہ دیوان خانہ کیا ہے یہی

حوض اور باغ پر فضا ہے کہاں | گنج بازار اور سرا ہے کہاں

اک میرے رہنے کی بھی یاں نہیں جا | کچھ کہو تو یہ کیا ہے وہ کیا تھا

شیخ جی

اک زمانہ سے ہے جو رسم و راہ | ہیں طبیعت سے میری آپ آگاہ

نہ میں لیتا ہوں ڈینگ کی حضرت | نہ لفلی کی ہے مجھے عادت

لیجئے کہتا ہوں میں سنئے اب | اختلاف سخن کا یہ ہے سبب

وہ جو اک صبدار تھے مشہور | متبنی ہوں اُن کا میں رنجور

تھی یہ امید بالیقین مجکو | کر گئے تھے وہ جانشین مجکو

زر و املاک اُنکا ہے جو تمام | اُس کا مالک ہے آپکا یہ غلام

سبھی دعوے کو میرے جانتے ہیں | کل رئیس و امیر مانتے ہیں

الغرض لبد انکے مرنیکے — رخنہ انداز لوگ آمین ہوئے
آپ واقف میری مزاج سے ہین — جھگڑے سے کوسون بھاگتا ہون مین
استری پر ہر ایک کام مین ہے — دخل و ان کسکو انتظام مین ہے
ہاتھ جسدن سے مین نے کھینچا — باہر اندر مچی ہے واویلا
مشورہ ہو رہے ہین سب یان آمین — اور سنا کر حقیر کو لیجائین

کلیم

آپ نے لیکن آجتک بھلا — ذکر مجھ سے کبھی نہ اس کا کیا

شیخ جی

اس سبب سے کیا نہ عرض یہ حال — ہوے مانع حیا و استقلال
آپ کیسے کھڑے ہین زحمت ہے — اب تو گھر جاؤن مین اجازت ہے
آپکو تو بچھونا بھیجوا دون — اور مریضہ کی وان خبر لون

کلیم

نہین منظور گو مجھے دوری — جاے خیر پر ہے مجبوری
پہلے جاکر یہ کام کیجئے آپ — کہ چراغ ایک بھیجدیجئے آپ
تاکہ ظلمت یہ دور ہو فی الفور — اس سے گھبراتی ہی طبیعت اور

شیخ جی

واہ صفدر چراغ ہے کیا مال — لیمپ روشن کراؤن بہتیرا خیال
پر نہ تکلیف آپ اٹھائین گھین — جمع پروانے ہونگے جائین گھین
گر میوہ ہین یہی تو دقت ہے — بن تہین پیتا کچھ فیاضت ہے
خیر اب تو نکلتا ہے مہتاب — چاندنی کر رہی ہے وہ کھیت تہ آب
گھر سے جسدم کلیم نکلا تھا — غصہ مین کھانا بھی نہ کھایا تھا

بھوک سے تھے بیحواس نہین — قابو ہو والدہ آتین پر تھی تھین
شیخ جی سے امید تھی یہ قوی — ہوگی بیشک صلاح کھانیکی
قصد اغماض تھا جو مدنظر — جھیڑ کر پوچھا شیخ جی نے مگر
دیکھی جب یہ کلیم نے یہ حالت — ہوتے ہین رات بہر کو یہ غفلت
تب یہ منہ پھیر کر خود سے کہا — نہین کھانا ہے یار ابھی کہا یا

شیخ جی

سچ کہو جھوٹ بولتے تو نہین — مجھکو اس بات کا نہین ہی یقین

کلیم

ضعف سے جسم مین نہین ہے دم — میں ہون بھوکا تمہاری سر کی قسم

شیخ جی

اگر ایسا ہی تھا تو مرد خدا — آتے ہی تم نے مجھ سے کیون نہ کہا
رات اتنی گئی ہے کیا ہو اب — سبھی ہوگئین دو کانین سب
اور وہ ایک اگر کھلی ہون گی — باسی سب چیزین رکھی ہونگی
کیا مزہ اسمین بندہ پرور ہے — ایسے کھانے سے فاقہ بہتر ہے
معتدل ہے مریضہ کا جو مزاج — گھر مین سلگی نہین ہی آگ تمام آج
ہوگی پر تمکو بھوک کی نہ سہار — رخ سے ظاہر مین ضعف کے آثار
کرتے ہین دیو استہا کو جو زیر — ہوتے ہین اور وہ شجاع و دلیر
ایک تدبیر ہے مگر سوچی — جاؤن پھر بھونجے کی دوکان ابھی
کچھ تکلف مجھے ہی تم سے نہ ہم — لاؤن خستہ چنے مین گرما گرم
کیا کرون گا زیادہ مین لیکے — ہین بہت مجکو تمکو دیکے
دینے پایا نہ تھا کلیم جواب — جانے لگے آپا لفظ شتاب

لیکے آئے غرض چنے فورن
رکھدے آگے کھولکر دامن

لانے کو کہہ گئے تھے وہیلے کے
پیرو دو مٹھی سے زیادہ نہ تھے

یا تو کم دامون ہی کے لائے تھے
پھنکے دو چار یا لگائے تھے

شیخ جی

مل گیا بہاڑ بارے قسمت سے
بچ گئے بھوک کی تم آفت سے

اک ذرا دیکھو ہاتھ سے واللہ
گرم ہین استک خدا آگاہ

نہین نیرت پر اعتوقا یوہے
کچھ عجب سونہی سونہی خوشبو ہے

خامے پر بھی حضور[1] والا کے
سنتا ہون رچ رہا تے ہین یہ چنے

اب نمک مرچ مل نہین سکتا
دیکھتے آپ ورنہ اس کا مزا

خستہ ہن ایسا سوندھا پن ایسا
ہے کبابون نے بھی کہان پایا

مدح المختصر کچھ ایسی ہوئے
بڑھگئے وہ چنے پلاؤ سے بھی

چونکہ از حد کلیم بھوکا تھا
دے گئے وہ چنے اوسے بھی مزا

بھیجا پھر شیخ جی نے جاتے ہی
تکیہ اک میلا اک کثیف دری

ہو نہ کیونکر کلیم کو عبرت
کیسی جلدی کل گئی حالت

عیش منزل مین جو کہ رہتا تھا
لوٹی مسجد مین یا وہ اب ہے پڑا

بدے نعمت کے رنج کہانی پڑے
شکر کرکے چنے چبانے پڑے

نہ چراغ اور نہ شمع پائی ہے
نہ بچھونا نہ چارپائی ہے

کوئی مونس ہے نہ کوئی غمخوار
کوئی ماما ہے اور نہ خدمتگار

نہ بہن ہے نہ مان نہ ہی بھائی
لوٹی مسجد ہے اور تنہائی

اور جو اس مقام پہ ہوتا
متنبہ وہ کچھ مگر ہوتا

---

[1] بادشاہ دہلی۔

عقل ہوتی تو اوسپہ تھا لازم ہوتا وہ اپنے فضل سے نادم
پھر کے جاتا ابھی وہ اپنے گھر رکھتا قدمون پر اپنی باپکے سر
نہ کیا پھر ادہر کلیم نے غور کہ سمائی تھی اوس کے دلمین اور
یہ مگر ہوکے بیخبر سویا خوب ہی تنکی تان کر سویا
اُٹھتے ہی سر پہ ہاتھ رکھکر رہے یہ مثل ٹھیک ہے جو سوئے وہ کھوئے
بیخبر پاکے لے گیا کوئی دری رومال ٹوپی تکیہ بھی
حال معلوم چور کا نہ ہوا شیخ جی تھے کہ اور کوئی تھا
تھی جو کروٹ ادہر ادہر کو لی جسم پر مین سنون ہے گردہری
تھی جو چمگادڑونکی بیٹ زیاد بیٹھ مین اس کی ہوگیا تھا مواد
رکھکے سرہانے سے تحریر دفعتاً بول اُٹھا وہ گھبراکر
ہوئی کیسی یہ قلب ماہیت آدمی ہون کہ بھوت ہی حیرت
شیخ جی کو ادہر ادہر دیکھا نگران کا کہین پتہ نہ ملا
تھی وہ مسجد بھی اسقدر ویران نہ جہان پانی کا تھا نام و نشان
صبر کرکے غرض وہ مرد خدا ہوسے چپ اس امید مین بیٹھا
مرتا جیتا جو کوئی آجائے شیخ جی کو وہ اس سے بلوائے
سنورا پانی کسی سے یا منگوائے ہاتھ منہ دہوکے خود ہی جی بہلائے
گئی اسطرح دو پہر بھی گزر بارے اک لڑکا آیا اسکو نظر
جیسے ہے لوے کو گنگا آیا صحن مسجد مین وہ غریب آیا
شاد ہوکر بڑھا کلیم ادہر پڑی اس بچہ کی جو اسپہ نظر
برزخ ایسی تھی کچھ عجیب و غریب ڈر گیا بھوت جانکر وہ غریب

لہ لیپ سے اصلیت کا بدل جانا سہ شکل۔

گو کہ چیخا کلیم بہتیرا — اُس نے پھر کر نہ پھر اوسر دیکھا
فاقہ سے راتدن کے مرنے لگا — شب کا یہ انتظار کرنے لگا
پھر اسی ہیئت[1] کذائی سے — شام کو شیخ جی کے گھر پہونچے
دی جو آواز تو ملا یہ جواب — صبح سے وہ کہین گئی ہین جناب
اُس نے چاہا کرے پھر آخر کار — شیخ جی کے خلوص کا اظہار
کام تھوڑا بہت نکل آئے — پانی منہ دھونے کو تو ملجائے
اک پرانا سا جو تا پڑا بھی — دیدین شاید کہ شیخ کی بیوی
تا یہان سے نجات سہل ہوں — کہین اور جا یہ قابل
دل مین بس کا نخلیہ منصوبے — آپ گھر والی سے یہ کہنے لگے
یہ تو فرمائے بھلا حضرت — مجھ سے واقف ہین آپ کیا حضرت
آئی اسکے جواب مین یہ صدا — اپنا نام ونشان بتاؤ ذرا

کلیم

اسی دہلی مین ہم بھی رہتے ہین — بیشک ہم کو کلیم کہتے ہین
دوستی ہم سے شیخ جی کی ہے — نہین یہ رسم و رہ کسی سے ہے
بلکہ یہ ذکر ہے اسی شب کا — کہ مین مسجد مین انکا مہمان تھا

گھر والی

تم وہ تکیہ دری بھی لائے تھے — جو کہ تھی تمہارے سونیکو
نام تکیہ دری کا جب سنا — تب بہت ہی کلیم چکرایا
فکر و تشویش پیچ و تاب مین تھا — مُتامل[2] ابھی جواب مین تھا
آئی اندر سے اسنے مین یہ صدا — تان زیر دست بیگ اسی لینا

[1] شکل و حالت موجودہ [2] غور کرنیوالا

اسکی نیت ہے بد ارادہ بُرا
چھین لاؤ ذرا دری تکیا

اُسنے دیکھا کچھ آؤ تاؤ نہ پھر
خیز[1] بس کر گیا کلیم آخر

نہ یہ مسجد نہ لک ابھی تھے گئے
کہ زبردست بیگ آ پہنچے

غل ہوا ہان پکڑنا چور ہے چور
بس گرفتار کر لیا فی الفور

لاکھ کوشش کلیم نے پھر کی
دوستی شیخ جی کی ظاہر کی

نہ زبردست بیگ نے مانا
چور ہی اس غریب کو جانا

ہو کے مایوس وہ اسیر بلا
شیخ سعدی کا شعر پڑھنے لگا

ای زبردست زیردست آزار
گرم تا کے بماند این بازار

ہو کے مجبور پھر بحال سقیم
کوتوالی مین وان سے آیا کلیم

ماما سا کوتوال کا جو ہوا
چھوٹتے نام باپ کا پوچھا

بن گیا بت کلیم تھانے مین
اور لگا چھینے بتانے مین

چار ناچار پھر بتانا پڑا
اپنا نام و نشان جتانا پڑا

اُس کی حالت پر ایسی بھی ابتر
نہ ہوا کوتوال کو باور

کوتوال

یہ جناب نصوح نیک انجام
ابھی جن کا لیا ہے تم نے نام

باپ جن کو بنایا ہے تم نے
اُنکو مین جانتا ہون مدت سے

گھر محلہ پتہ نشان اُن کا
تم نے جو کچھ کہا وہ ٹھیک کہا

بڑے بیٹے کا بھی یہی نام ہی
پر تعجب کا ہے مقام یہی

وہ تو معروف آدمی ہے ضرور
شاعری مین کلیم ہے مشہور

دیکھو تم اپنی حیثیت تو ذرا
سر پہ ٹوپی نہ پاؤن مین جوتا

[1] یعنے بھاگا۔

کس طرح پھر ہو یہ مجھے باور | تمکو سمجھون کلیم مین کیونکر

ایک پولیس کے جوان سے مخاطب ہوکر

یہ حوالات ہین رہی شب بھر | ہوگی تفتیش اسکی وقت سحر
ان کے والد سے جب کرون تحقیق | تب ہو انکے بیان کی تصدیق

کلیم

سن کے یہ کوتوال سے رویا | خاک مسجد کو رخ سے یون دھویا
ہوا گویا پھر اس طرح وہ حزین | گر مرے کہنے کا یقین نہین
کہ وہی بدنصیب ہے بندا | شعر گوئی مین جسکا ہے شہرا
گر اشارہ ذرا بھی پاؤن مین | فکر تازہ سے کچھ سناؤن مین
تھے جو آمادہ بہ شوق تمام | کہ سنا یا غرض کچھ اپنا کلام
کی رعایت یہ کوتوال نے پھر | دو جوان ساتھ کر دئے آخر
اُن سے بولا ہم اُنکے رفیق | کر دو جا کر نصوح سے تصدیق
ہو جو غایب کہین یہ اونکے پسر | چھوڑ آنا نصوح کے گھر پر
ورنہ قید انکو رات بھر رکھنا | چل ندین یہ کہین خبر رکھنا
باپ کے آگے اس طرح جانا | شاق بجد کلیم پر گذرا
کر ہی کیا سکتا تھا یہ وہ رنجور | ہو ہین جانا پڑا پدر کے حضور
گھر مین لگتا تھا کم نصوح کا دل | اسکی عادت ہین بس یہ تھا داخل
ایک مسجد تھی اسکے گھر کے قرین | پڑھتا تھا روز یہ نماز وہین
صحن مین اک چمن بھی تھا شاداب | جوارم کا تھا مختصر سا جواب
بیچ مین ایک چبوترہ معقول | جسقدر عرض اسقدر تھا طول

مرتفع خوشنما مقام فضا — پست تھا جس سے اوج بام فضا
تھا ہمیشہ نصوح کا دستور — کہ عشا کی نماز پڑھے ضرور
چاندنی راتوں مین وہ نیک انجام — کرتا تھا اُس چبوترہ پہ قیام
دیکھتا تھا بہار صنعت حق — ہوتا تھا وہ نثار صنعت حق
ہر گل و برگ پر وہ کرکے نگاہ — کہتا تھا لا الہ الا اللہ[1]
محو تفریح جب اُسے پاتے — کچھ نمازی بھی جمع ہو جاتے
تب نصایح نصوح کرتا تھا — پند سے کان اُنکے بھرتا تھا
تھے ابھی چند سامعین آئے — کہ سپاہی کلیم کو لائے
کچھ عجب حسن اتفاق یہ تھا — ہیہ کیا سر غرور کا نیچا
تھے جو نزد کلیم اس سے حقیر — کرتے ہین طاعت خدائے قدیر
کرکے یا محنت اور مزدوری — کھاتے ہین وہ حلال کی روٹی
اُنہین بیک منگون کے جو آگے — یون حراست مین ہین کلیم کہڑے
سر پہ ٹوپی نہ پاؤن مین جوتا — خاک مین ہے تمام جسم اٹا
نہین دو وقت سے جو کچھ کھایا — کیا ذری سا ہی منہ نکل آیا
ایک ہی دن مین غم سہے بوبڑی — حلقے آنکھون مین ضعف سے ہین پڑے
یون جو بیٹے کو باپ نے دیکھا — تیر سا اک جگر مین جا کے لگا
بہا اسا اس کا دل اگر ہوتا — خوب ہی دار ہین مار کر روتا
ہے تقدس نصوح کا ظاہر — ابتز اللہ پر وہ ہے شاکر
بجز افسوس اور کیا کرتا — بھر کے اک آہ چرخ کو دیکھا

[1] یعنے بلند ۵۲ کو بٹہا سا ۹۳ کلمہ شہادت۔ یعنے نہین ہے کوئی پیدا کرنیوالا سوائے اللہ کے ۵۲

سپاہی

یہی بیٹے وہ آپکے ہین حضور — شہر مین جو کلیم ہین مشہور

نصوح آنکھین جھکائے

اس سے انکار کر نہین سکتا — غلط اظہار کر نہین سکتا
یاد ہے تم کو نوح کا قصہ — اُس نبی خدا پہ کیا گزرا
جب سنا یہ سپاہیون نے کلام — ہوئے رخصت وہ اسکو کرکے سلام
رفقائے نصوح نے آخر — پاس بٹھلا لیا کلیم کو پھر

نصوح

دو جواب اس کا تم کلیم ذرا — کونسا تھا میرا قصور ایسا
جس سبب سے تم اے مرے دلدار — میری صورت سے ہو گئے بیزار
غالباً اس کو تم کبھی نہ کہو گے — جو مین کہتا ہون ٹھیک جانتے ہو
کہ جہان مین محبت اولاد — ہوتی ہے باپ مان کو حد سے زیاد
اسی الفت نے کی تھی یہ تحریک — ہوا اسدم جو مین تمہارا شریک
درد و کلفت مین اگر نہ پاتا مین — کیون تمہین قید سے چھڑاتا مین
وہی الفت اس امر پر بھی مصر — مجھکو مجبور کرتی ہے بیٹا
دیکھ کیونکر مین اپنے جیتے دون — اور تمہین الٹی راہ چلتے دون
جو کہ ہو موجب غم ابدی — وجہ ہو ایکی تباہی کی
کب کہا میں نے تم مصیبت اٹھاؤ — کچھ مرے واسطے کما کر لاؤ
گر مین فرمائش ایسی بھی کرتا — تو یہ حق تمپہ مجھکو حاصل تھا
میری خواہش ہے جس کمائی کی — وہ تمہارے ہی کام آئے گی

تم ہو افسوس کسقدر نادان | دوست کو جانتے ہو دشمن جان
مان ہین اک بات یہ بھی سُنتا ہون | تم سمجھتے ہو کچھ مجھے ہے جنون
اس کی تردید مین نہین کرتا | حرف تشخیص پر نہین دہرتا
مگر اسبات کو ذرا سمجھو | کوئی دیوانہ ہو کہ پاگل ہو
جاتے ہو جس طرف سمجھ مریجان | ہو اُسی راستہ مین کوئی کنوان
اور نہ اسپر پڑے تمہاری نگاہ | وہی پاگل کرے تمہین آگاہ
نہ کلام اوسکا تم سنو بہیات | عقل مندی کی یہ بھی ہے کوئی بات
ہے جنون طاعت اسکی کیون مریجان | جو کہ ہے خالق زمین و زمان
رزق ہو سب کا دینے والا ہے | جو خبر سب کی لینے والا ہے۔
سب ہین جسکے مطیع اور منقاد | چاند سورج ستارے ابر و باد
کی عطا جس نے ہمکو گویائی | جس سے آنکھون نے روشنی پائی
ہین زمانہ مین جس قدر اشجار | اگر اون سب کی ہون قلم تیار
ہے سمندر مین جسقدر پانی | ہو سیاہی وہ کل اگر پانی
انس و جن و ملایکہ باہم | حشر تک کرین جو وصف رقم
فضل و احسان و لطف باری کا | ایک شمہ بھی ہو سکے نہ ادا
کیون مریجان ہے واقعی یہ بات | کہ ہر اک ذی حیات کو ہے ممات
مانتا ہے قضا کو ہر انسان | اس سے انکار کی مجال کہان
پر ابھی کل کی بات ہے بیٹا | اسی دہلی مین آئی تھی جو وبا
کیون تمہارے ہی سامنے لتھی | ہٹے کٹے قوی بہلے چنگے
عالم و جاہل و غریب و امیر | سینکڑون کو دک و جوان و پیر

سلہ پہچانتا سکہ ماننے والا سکہ عقلمند۔

دیکھتے دیکھتے فنا ہوئی سب | ہدف ناوک قضا ہوئی سب
سچ ہے اللہ کا سدا رہے نام | نہین اس کے سوا کسی کو قیام
موت سے زور چل نہین سکتا | وقت آیا تو ٹل نہین سکتا
یون تو برحق ہے ایک دن مرنا | حشر مین بعد مرگ کیا ہوگا
ہے وہی زیرک و عقیل فہیم | بس وہی ہوشمند بھی ہے کلیم
اس معمے کا حل جسے سوجھے | اس پہیلی کو جو کوئی بوجھے
دے جواب اسکا جو کوئی معقول | کرے عقل سلیم جسکو قبول
خلق انسان کی کچھ تو ہے علت | متعلق ہے کوئی تو خدمت
صرف اسکا اگر یہی ہے کام | پیٹ بھر کے کیا کرے آرام
خرد و ہوش اس لئے ہے پائے | سرد و گرم جہان سے خود کو بچائے
عقل حیوانون مین بھی ہے اتنی | رہے تخصیص خاک نہر باقی
گو کہ حیوان خرد سے ہین خالی | اور انسان کی عقل ہے عالی
کب ہے یہ اقتضائے انسانی | ذمہ داری نہ اپنی گر جانی
ہوا یہ سن کے جوش دینداری | گر یہ تھا سا معین پر طاری
تھا مگر اک کلیم کا وہی رنگ | نہ رہا منج آہنی در سنگ
سرنگون عالم سکوت مین تھا | وہ تو فکر لباس و قوت مین تھا
پھر مخاطب کلیم سے ہو کر | ہوا گویا نصوح نیک سیر
حال دل اپنا جی کرو ظاہر | کیا ارادہ ہے کچھ کہو آخر

کلیم

دین بس اتنی اجازت آپ مجھے | چکنہ چیزین منگالون مین گھر سے

ف سننے والے ف نہین جاتی منج لہو کی تہ مین ف سر جھکائے ف خاموشی

نصوح

واہ ان عارضی غرور تون کا — تمکو یہ انتظام ہے بیٹا
دین کی جو بڑی ضرورت ہے — کسقدر تمکو اس سے غفلت ہے
اذن میرا ہے تمکو کیا درکار — کہ تمہارا ہی وہ تو ہے گھر بار
اب چلو میرے ساتھ وان بیٹا — منتظر ہے تمہاری مان بیٹا
ہے یہ انصاف ہے میرے جان دور — وہ سزا پائے اور کرون میں قصور

کلیم

مین سمجھتا تھا یہ خطا ہو معاف — نکلا یہ کہنا ہے کچھ ادب کے خلاف
بلکہ میرے گریز سے ہر بار — ہوتا تھا میرے رای کا اظہار
مگر اب چپ رہے نہین بنتا — بے زبان سے کہے نہین بنتا
اب تو اس گھر کے کچھ دنونسے حضور — ہین طریقے نئے نئے دستور
ہے نرالا یہ شوق و بیداری — نئے احکام ہوتے ہین جاری
یہ بھی مشہور خاص و عام مین ہے — آپکو کہ اس انتظام مین ہے
پھر کسیکو مخالفت ہو اگر — کہئے ہو سکتی ہے کب اسکی بسر
مین تو یہ چال چل نہین سکتا — وضع اپنی بدل نہین سکتا
جبر سے اسپہ ہون جو مین راضی — کہ مری چھینی جائے آزادی
تف ہے پھر میری عزم و ہمت پر — اور لعنت ہے میری غیرت پر
نہین اس مین کلام پر زنہار — کہ حضور اپنے گھر کے ہین مختار
وہی ہو سکتا ہے مگر پابند — جسکو یہ انتظام آئے پسند
یا وہ اشخاص ہون جنکو اپنی خیال — ہو نہ جسکو مخالفت کی مجال
اور مین دونون شقونسے خارج ہون — کام مین کیون کسی کے مارج ہون

عاقبت آتی ہے اس مین نظر | یہی بہتر ہے چھوڑ دو نہین گھر
کھبن ہی سی ہون تو مین رخصت | دیکھ ہی لیجئے گا پھر حضرت
ہو گیا یہ حقیر کیا سے کیا | مین ابھی منہ سے کچھ نہین کہنا
سُنئے ارشاد بھی وہ حضرت کا | جو کہ محتاج ہو ہدایت کا
گھر مین اس شرط سے ہون چل سکتا | قصہ میرا ہے یون بدل سکتا
عہد یہ کر کے پھر نہ توڑین آپ | میری حالت پہ مجکو چھوڑین آپ

نصوح

چھینے لیتے ہو تم سنو تو سہی | اختیارات منصب پدری

کلیم

نہین رہنا ہے بلکہ میرا شاق | کئے دیتے ہین آپ مجکو عاق
بعد کچھ دیر کے وہ مرد خدا | گھر کے جانیکے قصد سے اُٹھا
نیت اُسدم نصوح کی یہ تھی | ساتھ لیتا چلے کلیم کو بھی
یہ ارادہ کلیم تاڑ گیا | کی جو اک جست دان سے بعد مین تھا
صحن مین بھی نہ پھیرا یہ دم بھر | نظر آیا احاطے سے باہر
پھر تو لوگون نے دوڑ کر دیکھا | تب یہ بازار کے سرے پر تھا
ہوئی کچھ حالت نصوح عجیب | ہکا بکا سا ہو گیا وہ غریب
اسکے جانیسے فیل اسکے گھر | پہنچی تھی یہ کسی طرح سے خبر
عید تھی آمد کلیم کی دان | مضطرب تھے فوج مین سیو جان
تھی جو تشویش ان کے دلمین بڑی | کو کھ پکڑے قریب دھی کھڑی
نکلی پڑتی تھی پردہ کے باہر | اسنے مین آگیا نصوح اندر

فہمیدہ

ہوگئی اسکو دیکھکر دہشت — اور گھبراکے یہ لگی کہنے
کیون نہ سب کلیم کو لائے — خوب مسجد ہی مین اُسے چھوڑ آئے

نصوح

وہ تمہارا کلیم اگر ہوتا — گھر مین رہتا نہ دربدر ہوتا
باپ بھائی کا وہ کہا کرتا — کوئے ذلت مین کیون قدم دھرتا

فہمیدہ

اب بہت مضطرب ہے قلب و جگر — جلد دکھلا دو مجکو ایک نظر
سنتی ہون مین یہ شکل ہے اُسکی — سر پہ ٹوپی نہ پاؤن مین جوتی
جھرگئی ہوگی خاک بالون پر — چبھ گئے ہونگے تلوؤن مین کنکر
کون سے وہ موئے سپاہی تھے — مرے بچے کو جو پکڑ لائے
وہ موا کوتوال بھی در گور — سمجھا تھا کیا مرے کلیم کو چور[1]

نصوح

کیسی باتین ہین کہوئی عقل کدھر — ساری آواز جاتی ہے باہر
کیا تمہین ہوگیا ہے کچھ خفقان — میری ساتھ آؤ کیون کھڑی ہو یہان
اسی الفت نے تو کیا برباد — مفت مین ہاتھ سے گئی اولاد

فہمیدہ

پاس ابھی تو تمہارے بیٹھا تھا — پھر کدھر چلدیا کلیم میرا

نصوح

میری جوتی کو بھی نہین یہ خبر — کہ گیا ہے وہ بدنصیب کدھر

[1] کوچہ۔

کوئی بندے کو علم غیب نہین — پوچھکر مجھ سے کیا گیا ہی کہین
رہی عزت بزرگون کی خاک آج — گئی ہفتاد و پشت کی ناک آج
کب ہون گھر سے نکلنے کے قابل — منہ دکھانا ہے شہر مین مشکل
یا اسی کو خدا ہدایت دے — یا مجھی کو اٹھالے دنیا سے

فہمیدہ

ایسی حالت مین جب اوسے پایا — صبر کس طرح سے تمہین آیا

ناصح

جس طرح سے بنا رہا خاموش — اس کی گستاخیون پہ ای ذی ہوش

فہمیدہ

لیکن اتنا نہ ہو سکا تم سے — تم اسے سیدھے راہ پہ لے آتے

ناصح

اسکے پہلے تم اسکو لا نہ سکین — کیون میرے پاس تک بلا نہ سکین
مان لیتین تم بھی نہ کس لیئے ڈوکا — کیون نہ جانے دیا سے روکا

فہمیدہ

مجھے کیون اپنی دیتی ہو نسبت — تم کہان مرد ہین کہان عورت

ناصح

پوری ہوتی تمہاری تب مرضی — لڑتا مین اس شقی سے جب کشتی
یون ہی سمجھا بجھا کے بہلا کر — اپنی بی بی کو لے گیا اندر
کر دی یہ بات اسکے ذہن نشین — رونے دھونے سے کچھ حصول نہین
چاہیے ہے رجوع دل سے دعا — کہ اسے بامراد لائے خدا
غیب یہان سے گیا کلیم اوہر — مقصد کرتا تھا جاے غار کو گھر
گر وہین وہ چلا گیا ہوتا — اسکے حق مین ہی بھلا ہوتا

مل گئے راہ مین ہمیان فطرت | کیا کرون اونکی مین بیان فطرت
گو کہ تھی یہ برادر عم زاد | مگر ان سے نصوح سی تھا عناد
چونکہ آپس مین رشتہ داری تھی | کوئی راز اس سے نہ تھا مخفی
کب نہ تھا نصوح کا یہ خیال | ظاہر اصلاح خانہ ان کا احوال
پیش آیین جو تین کافر | سب تھی فطرت کو رتی رتی خبر
غرض اس کو کلیم بد کردار | نظر آیا جو یون سر بازار
تن پہ کپڑا نہ پاون مین جوتا | تب لو حضرت نے چھیڑ کر پوچھا
کیا ارادہ کلیم حج کا ہے | جو یہ احرام ابھی سے باندھا ہے[1]

کلیم

نہین احرام حج ہے آ حضرت | بلکہ احرام رخصت ہجرت

فطرت

واہ بھائی نصوح کیا کہنا | نہین تم سے کسیکو بھی انہا
ایسے لائق سے یہ سلوک و عناد | ہم تو تھے غیر پہ تو ہی اولاد
بدمزاجی یہی نہ گر ہوتی | کیون نہ مل جل کے پھر بسر ہوتی
کھاتے ہین تاؤ بیچ آپ ہی آپ | کینہ والون سے میل ہے نہ ملاپ
طور دنیا سے ہے الگ تمکا | عمر کے ساتھ بڑھتا ہے غصہ
آفرین ہے تمہاری مانا کو | مگر ایسے موذی سے کر رہی ہین بسر
بھائی تم لوگون کی مصیبت پر | رات دن روتا ہے مرا گھر بھر
خون کے جوش کی یہ وجہ ہی سب | ورنہ باہم ہی ملنا جلنا کب
خیر اتنا تو کر دو مجھسے بیان | ایسے حالت مین مار ہو کہان

[1] احرام حج مین جو لباس پہنا جاتا ہے وہ ایک کپڑا ہوتا ہے سر کھلا ہوتا ہے پہنچی بھی ہے

کلیم

قصد ہے جاؤن خانہ جانکے گھر — پھر وہان سے کرون مین عزم سفر

قطرت

باپ کا ڈر تمہاری ہوگا انہین — دیکھیے اپنے گھر مین گھستے بھی مین

کلیم

واہ ہوسکتی ہے یہ بات کہین — انہین کون سے تو یہ امید نہین

قطرت

روک اسکی ہے کیا وہ ذات شریف — خود ہی لیجاینگے گروان تشریف

کلیم

کچھ نہین اونسے دور ہی بیشک — خدانخواستہ یہ ضرور ہے بیشک

غیر سمجھو جو ہمکو تو ہے ستم — کوئی دشمن نہین تمہارے ہم

ہوتی آپس ہی مین تو بیخ جھٹ پٹ — اور پھر مل بھی جاتے ہین جھٹ پٹ

اپنوسی سے گلا بھی ہوتا ہے — شکوے ہی مین مزا بھی ہوتا ہے

درد تمکو تمہارا جو ہوگا — خانہ خالو کو ہو نہین سکتا

ابھی عرصہ نہین کچھ اسکو ہوا — ہیضہ بھائی کصوح نے تھا کیا

دن مین دو تین وقت اُدہر جاتے — پوچھ آتا تھا مین خیر جاتے

مہربانی سے اماجان سدا — پوچھا کرتی ہین حال سب اُن کا

نہین دل کو ہے اب شکیبائی — کہ گوارا کرون یہ رسوائی

ایسی حالت مین مین بھلا کیونکر — جانے دون تمکو خانہ جانکے گھر

آؤ تم میرے ساتھ آدمیان — کرو آرام شبکو میر جہان

ایسا ہی ہے تو صبح کو جانا — اپنی خالہ کے گھر مین ہو آنا

سے باندھ ہو مراد و پہنچو تو
سو جیتے کیا ہو میرے ساتھ چلو

کر کے یون لگو پتو آو بھگت
لے گیا گھر کلیم کو فطرت

پھر جلن مین نصوح کے آخر
کی مدارات ایسی اور خاطر

باپ ماں کو کلیم بھول گیا
ہو گی ایسی خوشی کہ پھول گیا

جب سے تھی اسکی چھیڑ چھاڑ شروع
باپ اصلاح حال پر تھے رجوع

تب سے تھی یہ کلیم کی حالت
اپنے گھر بھر سے تھی اسے نفرت

اسکا دل کسطرح سے ہوتا صاف
کہ نصیحت مزاج کے تھی خلاف

اب جو فطرت نے اپنی فطرت کی
دل ہی خوب ہی کی حضرت کی

اور اسنے ملائی ہان مین ہان
خوش ہوا اپنے دلمین وہ نادان

ابتو ٹہرا نصوح فرزانہ[1]
احمق و سخت گیر و دیوانہ

آجتک خلاف رائے کا تھا
دشمن اب باپ کو سمجھنے لگا

فطرت بیحیا کی تحسین گھاتین
کین کچھ ایسی ملی کٹی باتین

باپ کے رب نصوح یعفو[2]
دشمنی پر کے گئے محمول[3]

دلمین اپنے کلیم یہ سمجھا
حیلہ تھا اک خدا پرستی کا

میری رخصت ہوئی تھی دلسے دور
گھر ہی سے تھا نکالنا منظور

حالت اس دن کلیم کی یہ تھی
کشمکش مین تھا دو مخالفو کی

چیختا تھا پدر سوئے جنت
اور گمراہ کرتا تھا فطرت

اسطرف خود کلیم راغب تھا
اس سے فطرت فریق غالب تھا

کھینچتا تھا اسے نصوح جدہر
سخت دشوار تھی یہ وہ راہگذر

سختیان قہر کی ملا کی تھین
مشکلین زہد و اتقا کی تھین

---

[1] عقلمند [2] ظالم [3] بہلے گئے [4] پرہیزگاری۔

اور بدسر جاتے تھے میان فطرت — تھی وہ اک راہ عیش اور عشرت
جس مین ہر ہر قدم پہ راحت تھی — عیش و آرام تھا مسرت تھی
الغرض جب کلیم و فطرت اوہر — یون رہے جسطرح کہ شیر و شکر
ماجرا یہ نصوح نے بھی سنا — حد سے بڑھکر اُسے ہوا صدمہ
اس سے فطرت کو جو عداوت تھی — غم کی یہ وجہ بھی نہ غائب تھی
جانتا تھا نصوح نیک نہاد — جرم خالق ہے دشمنی عباد[1]
مگر اسکا غلط نہ تھا یہ گمان — کہ یہ فطرت ہے ثانی شیطان
اور بھی وہ خراب جائے گا — کبھی اصلاح پر نہ آئے گا
تھا جو آسودہ گھر مین فطرت کے — سبھی سامان تھے یون جو راحت کے
اسکی مرضی کی پر کتابین نہ تھین — اسلئے رہتا تھا کلیم حزین
اسنے فطرت سے ایکدن یہ کہا — خالی بیٹھے سے دل ہے گھبراتا
آپ کا اذن پاؤن اگر باہر — کچھ کتابین مین گھر سے منگواؤن

فطرت

باپ سے کیا امید ہی یہ تھی — کہ رعایت وہ اتنی بھی کرین
مان جو سنتین تمہاری مان یہ خبر — کبھی کرتین نہ وہ دین مگر
خیر ہیرو ابھی مین جاتا ہون — اور کتابین تمہاری لاتا ہون
اُس سے بس کہکے یہ بصد عجلت — پہنچے گھر تک نصوح کی فطرت
کر لیا یہ کسی سے استفسار — وہ کتب خانہ ہی ہوا فی النار[2]
اُف رے شعلہ زبانی فطرت — اُف رے آتش بیانی فطرت
اس طرح دی کلیم کو یہ خبر — کہ وہ اور آگ ہو گیا جل کر

[1] نبرے [2] آگ مین۔

بہر کا تھا شعلۂ غضب ایسا — اُس گھڑی گر نضوح مل جاتا
کرتا پاس ادب نہ وہ مردک — پیش آتا بُری طرح بیشک
پھر بھی جو منہ مین آیا اوسکو کہا — کچھ زبان سے اُنھا نہین رکھا
وفنتہ ہو گیا یہ پھر خاموش — آگیا دلمین انتقام کا جوش
کی جو اسنے صلاح فطرت سے — وہ یہ بولا بڑی محبت سے
اُسکا بدلا ہے سب سے یہ بہتر — گاؤن پر قبضہ کر لو تم جاکر
ہو گا ہم خرمہ ہم ثواب یہ کام — ہے قبالہ مین بھی تمہارا نام

کلیم

گو بظاہر درست ہے یہ خیال — پر مری رائے مین ہے امر محال
قبضہ اُنکا رقم اُنہین کی ہے — نام درج قبالہ فرضی ہے
اُنہین حضرت کے نوکر اور چاکر — سب مسلط ہین گاؤن کے اوپر

فطرت

تم سے اس سہل کام کی یارو — جب سرانجام ہوتا ہے دشوار
پھر اس آفت مین خود کو ڈالا کیون — تم نے گھر سے قدم نکالا کیون
اتنا موقع اگر جو پاتا مین — سیر اسکی تمہین دکھاتا مین

کلیم

فرض کر لیجئے یہ اے حضرت — کہ بجائے کلیم ہین فطرت

فطرت

فرض کرنیسے نکلے گا کیا کام — کر دو تم منتقل اُدھر سے نام
یون جو اک انتقال فرضی ہو — میری حالت تمہاری ایسی ہو

کلیم

ملک فرضی کا انتقال اگر | ہے یہ کارآمدائے خستہ سیر
پھر تو اک گاؤن کیا مین حاضر ہون | سلطنت روم کی کہو لکھون

فطرت

نفع اس مین نہین تمہارا مگر | کہو کرتے ہو بیچ کتنے پر

فصیح

بھینا رہ ابھی لکھا لیجئے | پس فقط سو روپے مجھے دیجئے

فطرت

سو نہین بلکہ اک ہزار روپے | لیجئے نقد بندہ دیتا ہے

کلیم

لائیے لائیے ابھی بھیجا | آپ مجھسے مذاق کرتے ہین کیا

فطرت

منہ نہ فطرت نے عہد سے موڑا | رکھدیا لاکے سامنے توڑا
ہوا فوراً ادھر روپیہ نکا شمار | بھینا رہ ہوا ادہر تیار
اپنے دل مین کلیم پھر سوچا | مفت کا مال یہ ملا اچھا
بات کی بیچ مین دے ڈالی اسدم | چین کرکے نہ پھیرلین یہ رقم
اب توقف ذرا نہ یان کیجئے | اس سے بہتر یہی کہ چل دیجئے
دابکر پھر بغل مین وہ توڑا | مڑکے دیکھا نہ پیچھے گھر چھوڑا
وان توقف نہ ایکدم بھی کیا | چاندنی چوک مین دم آکے لیا
ایک کمرہ نفیس دکان لیکر | اور کرایہ بھی پیشگی دے کر
جمع کرنے لگا یہ شوق تمام | جملہ اسباب راحت و آرام
ہوا موجود بر محل دم مین | فرش فانوس جھاڑ مرد نگین

دوسرے روز کے لئے ہیرا ۔۔۔ کیجئے اک مشاعرے کی بنا
بعد ازاں دلگی کا ڈنگ بھی ہو ۔۔۔ کچھ ہوگا یا بھی نام ننگ بھی ہو
تھا جو گرم اہتمام کلیم ۔۔۔ رقعی لکھ لکھ کے ہو گئی تقسیم
دوسرے دن غرض دم موعود ۔۔۔ ہوئے احباب دوست آمودود
بیحیائی کا ان کی کیا ہے شمار ۔۔۔ بے طلب آئے شیخ ظاہر دار
سخت احمق کلیم تھا بیشک ۔۔۔ لیجئے صاف ہو گیا مردک
یوہین جلسے رہے جو آٹھ پہر ۔۔۔ دو مہینے ہوئی مزے مین بسر
نہ رہا کچھ بھی پاس آخر کار ۔۔۔ ہو گئے خرچ پورے لاکھ ہزار
بنئے بزاز درزی اور قصاب ۔۔۔ باقی انکا تھا پہلے ہی سے حساب
خرچ جاڑے کا کب سبق تھا پڑھا ۔۔۔ نوکرون کا بھی تھا دوبالہ چڑھا
اب تو نوبت پہونچ گئی یہانتک ۔۔۔ قرض آتا تھا آٹا دال نمک
یس تقاضے شروع ہونے لگے ۔۔۔ عقل و ہوش و حواس کھونے لگے
لائے لائے کی تھی جو بکار ۔۔۔ بیٹھنا گھر مین ہو گیا دشوار
آخر کار اب ہوئی یہ گت ۔۔۔ آئی اسباب بکنے کی نوبت
قرضخواہون کا رہتا تھا جو ہجوم ۔۔۔ در دولت پہ مچ رہی تھی دہوم
ایکدن دلین اپنے بیٹھان ۔۔۔ بھاگ ہی کر کھین بچاون جان
نوکرون سے ہوا یہ راز افشا ۔۔۔ گھر کے بھیدی ہی ڈھاتے ہین لنکا
گھر سے نکلے ہی تھے بدلکر بھیس ۔۔۔ چھوڑ کر دیس جانے تھے پردیس
کوئی ڈگری تھی آپ پر جاری ۔۔۔ ہوئے وہ باعث گرفتاری
پھر سپاہی یونہین حراست مین ۔۔۔ لیکے پہونچے اوسے عدالتین
وان پہنچتے ہی آپ سے پہلے ۔۔۔ ہوئی مڈبھیڑ باپ سے پہلے

اشکون سے نہ کلیم دیکھنے لگا | باپ کو دیکھتے ہی رونے لگا
کچھ ندامت کا بھی تھا دل پر اثر | اور کچھ تھا سراسیمہ تھا بھی ڈر
مثل تصویر بس خموش رہا | کچھ بھی اُسنے نصوح سے نہ کہا
لائے تھے جو نصوح یہان تشریف | اسکے باعث یہی تھی ذات شریف
بعینہ وہ جو اُس نے لکھا تھا | سارا طومار یہ اُسی کا تھا
وا الافطرت نے تھا اس آفت مین | کہ نصوح آیا تھا عدالت مین
پیچ ایسا مقدمہ مین پڑا | فیصلہ سیدھے کا ہوا اُلٹا
لے گیا بازی لنسے چل گیا داؤن | پا یا فطرت نے دس ہزار کا گاؤن
اسی باعث سے باپ بیٹے کا | آمنا سامنا یہان پہ ہوا
ہوئے باہم گو جواب و سوال | پر کھلا ایک پہ دوسرے کا حال
پھر ہر ایک اپنی اپنی راہ گیا | گھر کو باپ اور حبیل کو بیٹا
اسنے ہر چند جاکے محبس مین | منتین کین ہزار دن دین تین
ہوتا ہے حاسدین کا دل سخت | رحم کرتے ہین کسپہ یہ کمبخت
کچھ یہ رگید اکلیم کو ایسا | سارے عیش و نشاط بھول گیا
باپ اُس بیکسی مین آئے یاد | ہوا نادم وہ خائنان برباد
خود ہی اپنے کئے کا کر کے خیال | گو کہ مایوس تھا وہ بد افعال
بھیجا خط لکھ کے اپنے پدر | ٹھیک ہے مرتا کیا نہ کرتا مگر

خط

مجکو حسرت ہے کون ہون کیا ہون | خط یہ کیسا ہے کسکو لکھتا ہون
بلکہ مجکو یقین ہے حضرت | آپ کو ہوگی اور بھی حسرت
اتنی بے شرمی اتنی بیباکی | اتنی گستاخی اتنی چالاکی

اور حضرت سا واجب التعظیم — جسکی نسبت کہے یہ رب کریم
بعد سیکے وہ باپ ہی ہوتا — جسکو دیتا ہین حکم سجدہ کا
مجھ سا پھر ناکار ناہنجار — مجھ سا پھر بد خصال بدکردار
مجھسا مردود ثانی شیطان — ہوگا دنیا مین اور کون انسان
مینے حکم آپ کا سدا ٹالا — بعد مرنے کے ہوگا منہ کالا
مینے پروا کچھ اسکی کی نہ ذری — کر دیا قطع رشتہ پدری
پھر یہ لکھتا ہون کیا مین نافرجام — کب یہ بیٹے کا خط ہے باپ کے نام
بلکہ ہے ایک معذرت نامہ — سرنگون ہے حجاب سے خامہ
یا ندامت کا اسنے ہے اقرار — یا کہ حاجت کا اسنے ہے اظہار
یا کوئی عفو کا نمیقہ[1] ہے — یا کوئی توبہ کا وثیقہ[2] ہے
ایک گنہ گار کی طرف سے حضور — ایک خطاکار کیطرف سے حضور
نام جس روسیاہ کا ہے کلیم — جسکی آمد کا منتظر ہے رحیم[3]
اُس کریم کے نام ہے تحریر — اُس معظم کے نام ہے تحریر
جو ہے جود و کریم و خلق عظیم — نیک نفس اور بردبار و حلیم[4]
مہربان محسن و بے نعمت — کینہ پرور کریم و ذی ہمت
اک مری ذلت اور رسوائی — جس کی نوبت یہان تک آئی
رنج مین غم مین آفتون مین ہون مبتلا — آسے دل کی مگر تو ہے یہ بلا
نہ شکایت نہ شکوہ اور نہ گلا — پایا بھی ویسا ہی کیا جیسا
معذرت کر رہا ہون مین ہر چند — نہین ہوتا پہ دل مرا خرسند
نہ مجھے توبہ سے نفی ہے — نہ ندامت سے کچھ تسلی ہے

[1] تعویذ [2] پختہ [3] عام بخشش کرنیوالا [4] نرم دل بردبار

اُس خدا پر فقط بھروسہ ہے — جو کریم و رحیم ویسا ہے
وہ خدا جو ہے افضل و برتر — جسکا مجرم ہون آپسے بڑکر
دیتا ہون آپ کو اُسکی قسم — کیجئے مجھپہ لطف و رحم و کرم
ہون گنہگار گو کہ مین مردود — باب تو پہ مگر نہین مسدود
کیجئے میری مدد اس آفت مین — آئی آڑی ہی اس مصیبت مین
قید غم سے مجھے چھڑا دیجئے — سات سو دیکے مول لیجئے
اجر اللہ دے گا حد سے زیاد — ایک قیدی ہوا اگر آزاد
رحم اب اس غلام پر کیجئے — صدقہ خیرات جانکر دیجئے
کل تلک آئی حضور اگر نہ رقم — چل بسیگا کلیم سوئے عدم
خط مین جو دت کلیم نے دکھائی — شاعری اسکی آج ہی کام آئی
فقرہ یہ تو بہ ریائی کا — خوب مضمون ہاتھ آیا تھا
تھی وہ تحریر قیمتی ایسی — سات سو کی تھی درشنی ہنڈی
پر وہ خط بھیجنا بھی تھا مشکل — فکر قاصد مین مضطرب تھا دل
جیل خانہ مین ایک سپاہی تھا — وہ ذرا حرف آشنا بھی تھا
جب فراغت وہ پہرے سے پاتا — دل کوئی قصہ پڑھ کے بہلاتا
شاعری پھر کلیم کی کام آئی — اسی ذریعے راہ و رسم بڑہائی
کرکے منت بہت سپاہی کی — خط کے لیجانے پر کیا راضی
باپ نے دیکھتے ہی وہ تحریر — بھیجدی کل رقم بلا تاخیر
چوکنے والا تھا کلیم بھلا — دے گیا پھر رفدیح کو چکما
پانچسو کی جسے پڑی ظالم نے — سات سو اپنے باپ سے اینٹھے
اس طرح سے بچا لئے دو سو — چھوٹتے ہی لگی سفر کی لو

فصل یازدہم

کلیم نوکری کی جستجو مین دولت آباد گیا اور فوج مین بھرتی ہوگیا لڑائی مین زخمی ہوا اور مردون کی طرح چار کہارون پر لد کر دہلی آیا

ایک چھوٹی سی یہ ملکوت ہے | پنج چھ لاکھ کی ریاست ہے
نوجوان ایک حکمران ہے رئیس | شہدے لچے ہین سب رفیق و انیس
رات دن عیش و عشرت ہے | عادتین بد خراب خصلت ہے
سیکڑون اس مذاق کے انسان | جمع آآ کے ہوگئے تھے وہان
تھا کلیم ان امور سے آگاہ | دولت آباد کی لی اُسنے راہ
منزلین قطع کرکے پہونچا وہان | کرکے ٹھیک اپنا ظاہری سامان
اک سرا مین کہین قیام کیا | سب امیر اللہ اہتمام کیا
دل جو مدح رئیس پر تھا رجوع | اک قصیدہ کیا تھا اسنے شروع
تھا سفر مین بہت کچھ اسنے کہا | ختم اب کر دیا جو باقی تھا
صاف کرکے قصیدہ کو آخر | در دولت پہ یہ ہوا حاضر
پر جو گہرے تھی شامت اعمال | باپ کی ناخوشی کا بھی تھا وبال
نہ ہوئی کارگر کوئی تدبیر | تھی جو ماتھے خرابی تقدیر
اس ریاست کا سنئے اب احوال | کہ بُرے کام کا بُرا ہے مآل

نہ وہ کلکہرے تھے نہ عیش و نشاط — کچھ دنون قبل اولٹ چکا تھا بساط
کب رزیڈنٹ سے چھپا تھا یہ حال — کھل چکے تھے رئیس کے افعال
بس گورنر کا حکم منگوایا — دولت آباد مین یہ خود آیا
خاک مین مل گیا وقار رئیس — کر لیے سلب اختیار رئیس
ایک کونسل کا انتظام ہوا — اُس کی تفویض اہتمام ہوا
جسقدر تھے رفیق اور یاور — سب نکالے گئے وہ چن چن کر
ہوش نواب کو اب آنے لگا — اک معین رقم وہ پانے لگا
لائی جو چاٹ تھی کلیم کو یان — اب نہ اسکا رہا تھا نام و نشان
نہ کھلا تھا ابھی یہ اس پر بھید — پہنچا دربار تک بصد اُمید
اسکے دل کو یہی تھا بس ارمان[1] — ہونگے سب جمع بانکے ٹھہرے جوان
پڑ گئی رشتہ امید مین ڈھیل — دان نظر آئے اسکو ایشیا[2] یں
مولوی بیٹھے دی رہے ہین سبق — ہوتے ہین حل جو مسئلہ مین اُلجھ[3]
دلمین اپنے کلیم کو تھا عجب — ہے یہ دربار یا کوئی مکتب
دیکھکر یہ بجا رہی نہ حواس — ہوئی مغلوب امید غالب یاس
کرکے اک پیر مرد کو مجرا — یہ ادب سے قریب بیٹھ گیا
لفظ نجبر الکلیم سے سن کے — ہوئے اُس مولوی کے کان کھڑے
عینک آنکھون سے اپنی کرکے جدا — غور سے منہ کلیم کا دیکھا
مجرے کا یہ دیا جواب معین[4] — کہ علیک السلام مشفق من

مولوی صاحب

اتفاق آنے کا کہان سے ہوا — شہر دہلی سے ہو چلا آتا

کلیم

[1] یقین [2] شکل [3] فوراً سمجھ لیتے ہین [4] فوراً سمجھ لیتے ہین

مولویصاحب

وہ بہ تشریف آوری حضرت

کلیم

امتحان مقلد رقسمت

مولویصاحب

کیجئے ظاہر اپنا علم وعمل

کلیم

وصف مدح وثنائی اہل دول[۱]

مولویصاحب

پھر غرض مدعا سبب غایت

کلیم

بھر تحصیل دولت وثروت

پیر مرد بزرگ نے آخر

وان کے حالات سب ہوئے ظاہر

بولا نواب محض ہین لاشئی[۲]

اب تو جو کچھ ہے صدر اعظم[۳] ہے

صدر اعظم ندے اجازت اگر

غیر ممکن رئیس تک ہی گذر

کلیم

صدر اعظم ہین جو بلند مکان

کہنے اجلاس کرتے ہین وہ کہان

مولویصاحب

سامنے ہے بود وہ بڑا دالان

جلوہ فرما دہین ہین وہ ذیشان

وان سے باحالت امید بیم

صدر اعظم کے پاس آیا کلیم

کرتے تھے وہ مقدمہ فیصل

ہو رہا تھا منا سخہ[۴] کا عمل

دعوت معاد وسیکے ترکہ کا

کچھ فرائض[۵] کا اسمین تھا جھگڑا

دیکھتے ہی کلیم کی صورت

بولے آؤ بیٹھ جاؤ حضرت

خون انصاف ہو نہ ہمارا ہرگز

کام کرلون تو بات کرتا ہون

کرچکے طے مقدمہ کو جب

یون مخاطب ہوے کلیم سے تب

---

[۱] ۔ احبان دولت [۲] بیکار محض [۳] مدار المہام وزیر [۴] عمل حسابی شرعی تقسیم ترکہ میں ہوتا ہے [۵] معین حصہ شرعا ترکہ میں ورثہ کا مقرر ہے۔

صدر اعظم

کہئے ہان فایت آپکی کیا ہے | وہ بہ تشریف آوری کیا ہے

کلیم

ہون غریب الوطن[۱] مین بندہ نواز | گشتۂ خرچ شعبدہ پرداز
جو یہان والیٔ ریاست ہے | اُسکی جود و سخا کی شہرت ہے
شہرہ فیض عام سن سنکر | نکل آیا حضور مین بھی اوسر
نہین اظہار حال کی حاجت | میری صورت سوال ہے حضرت

صدر اعظم

مین نے مانا سخا و بخشش و جود | گو کہ ہے وصف نیک اور محمود
شرط ہے اعتدال[۲] پر حضرت | اس ریاست کی دیکھیے حالت
قرض کا بار حد سے بڑھ گیا جب | منتزع[۳] اختیار ہو گئے سب

کلیم

مین کوئی سائل خزینہ نہین | مین کوئی طالب دفینہ نہین
صدف ایک قطرہ لیتی ہے یم[۴] سے | پیاس بجھتی ہے گل کی شبنم سے

صدر اعظم

گو عبث ہے رئیس سے اُمید | پر ہے درپیش انتظام جدید
ہان یہ سمجھون اگر مین بحضرت | آپ کر سکتے ہین کوئی خدمت
تو کمیٹی مین مین کرون تحریک | مان لین کیا عجب ہے میری شریک
عہدے خالی ہین اور بھی کم و بیش | فوج کا انتظام ہے درپیش

---

[۱] مسافر [۲] سمو یا ہموار [۳] چھین گئے [۴] دریا۔

کلیم

رکھین چندے حضور اپنے پاس — ملتکشف تا ہوا بلند اساس
بے ہنر ہون کہ ہون کہ ہون ہین اہل ہنر — کہون اپنی زبان سے کیونکر
ہوگا جو کچھ پھر اسکے بعد ارشاد — وہ بجا لائے گا یہ خانہ زاد

صدر اعظم

اس ریاست کی یہ ہے رات — نہین کوئی جگہ بلا خدمت
مجھ سے کہئے کہ ہے وہ کونسا کام — آپ دلسکتے ہین جسے انجام

کلیم

کون مجھسا ہے اے نکوکردار — ملشاعر خوش بیان خوش گفتار

صدر اعظم

جب سے جاری ہے یہ جدید آئین — خدمت اب کوئی شاعری کی نہین

کلیم

گو سخن کو نہین تو اے حضرت — سلطنت ہے عروس کی زینت

صدر اعظم

خیر جو کچھ کرین اب آپ خیال — کھدیا مینے تھا یہانکا جو حال

کلیم

خود ہی لیکن حضور کیا کم ہین — آپ بھی تو وزیر اعظم ہین

صدر اعظم

اک فقط نام کا وزیر ہون مین — ورنہ ایک ذرہ حقیر ہون مین

کلیم

کسر نفسی کا ہے یہ سب اظہار — کم نہین ہے کچھ آپ کی سرکار

ف انکسار

ایسے دربار مین پھر ای حضرت | ایک شاعر کی کیا نہین ہے گہت
آپ کو یہ اگر نہین منظور | کیجئے خیر فوج مین معمور

صدر اعظم

عذر اس مین نہین ہی مجھ کو مگر | آپ مانین میری صلاح اگر
تو مین یہ رائے دی نہین سکتا | مفت الزام لے نہین سکتا
بعض رہتا کر جو مستقر[1] سے ہین دور | متمرد[2] ہین اسلیے وہ مغرور
ابتک اُنسے بغیر جنگ و جدال | نہین ملتی ہے قسط آخر سال
یہ حکومت کے ضعف کا ہے سبب | مانتا ہے کوئی رئیس کو کب

کلیم

ٹھیک ارشاد آپکا ہے حضور | پر ضرورت سے ہے بشر مجبور

صدر اعظم

اک جگہ اور اہل مد کی ہے | جسکی کے ماہوار بیس روپے
عافیت آتی ہے اسی مین نظر | ہین یہ بیس اس پچاس سے بہتر

کلیم

گو نوازش یہ آپکی ہے ضرور | لیکن اسمین بسر نہو گی حضور

صدر اعظم

گر تامل ہو پھر تمام میں حجت | ہے خطرناک فوج کیخدمت
نہ نگاہ کیجئے کا آخر کار | آپ ہین اپنے فعل کے مختار
پھر لیٹی یہ انعقاد ہوا | مسئلہ طے یہ بامراد ہوا
مختصر[3] مین پڑی کلیم کی جان | کہ وہ اُس فوج کا ہوا کپتان

[1] دار خلافت [2] سرکش [3] جھگڑا

چھ مہینے مزے اور اٹھایا پیرا
گھوڑے کو شہر مین کوتا پہرا

ایک ہٹا کر تھا زور آور سنگھ
اور بھادر تھا زور آور سنگھ

وقت پر کی نہ اوسنے قسط ادا
جب تقاضا ہوا بگڑ بیٹھا

اُسکی سرکوبی[1] کو صورت موج
دولت آباد سے روان ہوئی فوج

اسی لشکر مین تھا غریب کلیم
بخت برگشتہ بدنصیب کلیم

وان جو پہونچی یہ فوج آخر کار
ہو گیا گرم جنگ کا بازار

منچلا پن تھا کچھ طبیعت کا
کچھ خیال اپنے فرض خدمت کا

پہلے ہی حملہ مین ہوا مجروح
مضطرب ہو گئی کلیم کی روح

گھٹنے کی چپنی پر پڑی گولی
ران کی جڑ تک وہ پیر گئی

لیکے لوگ اُسے پلٹ آئے
فوج کی اسپتال مین لائے

دیکھکر ڈاکٹر نے زخم بغور
کر دیا قطع ٹانگ کو فی الفور

متحمل نہ اس تعب کا ہوا
کہ پلا تھا کلیم نازون کا

نا اُمیدی کا ابر چھانے لگا
زخم بگڑا بخار آنے لگا

گھٹتی جاتی تھی ہر گھڑی طاقت
بس بگڑتی ہی جاتی تھی حالت

پاؤن کی طرح پھر بحالت یاس
ہو گئی قطع زندگی سے بھی آس

صدر اعظم کی رائے یہ ہوئی تب
کہ وطن اس کو بھیجدیجئے اب

فوراً اُس رحم دل نے نادہلی
بس کہارونکی ڈاک بھجلا دی

دولت آباد سے بحال سقیم
پھر ہیر اپنے وطن مین آیا کلیم

اُسکی ڈولی کھارون نے لا کر
جب اُتاری نصوح کے در پر

ضعف سے غش مین تھا بحالت زار
پک رہا تھا بدن چڑھا تھا بخار

---

[1] سرکوبی۔ مرکچلنا۔

محو طاعت تھا باپ کی پیر ہوئی پہلے اسی سے مانکو خبر
دل تڑپنے لگا ہوئی بیتاب کوکھ پکڑے اٹھی بحال خراب
مضمحل فرط غم سے تھی مضطر نکل آئی وہ پردہ سے باہر
کسی مان کو نہ یہ دکھائے خدا اس نے دیکھا جو حال بیٹے کا
ضعف سے لب پہ آہ آئی نکل مردنی چہرہ پر تھی چھائی ہوئی
کئے مان نے بلک بلک کے جو بین سنے والے دہل گیا دل کا
کس طرح وہ بیان غم ہو رقم فرط ماتم سے سینہ شق ہے قلم
درد فریاد پر اثر ہیں تھا حشر برپا محلہ بھر میں تھا
سنکے یہ گریہ و بکا کی صدا گو کہ دلمیں نصوح کھٹکا تھا
اسقدر مستقل مزاج تھا پر کہ رہا محو طاعت داور
کر چکا جب نماز کو اپنی تمام اٹھا کوٹھے سے تب وہ بنک انجام
دیکھکر اپنے بیٹے کا یہ حال چھا گیا دلپہ رنج و ملال
فرط غم سے ہوا جو بیقابو گر پڑے ٹپ ٹپ آنکھ سے آنسو
بولتا چالتا نہ تھا یہ مگر چہرے پر بیٹے کی جمی تھی نظر
یونہی ساکت وہ پُر ملال رہا آوہ گھنٹہ تلک یہ حال رہا
صبر سے پھر تو اسنے کام لیا پونچھکر اشک دلکو تھام لیا
بولا بی بی سے تب وہ اہل یقین تمکو مانع ہیں رنج و غم کہیں
مقتضائے طبیعت انسان ہے تمہارا ملال بے پایان
پر وفور الم سے ہے مجھے ڈر نہ کہیں سے کفر ہو منجر[1]

جو خیالات غم میں آتے ہیں حق معبود کو بھلاتے ہیں

[1] ڈھل جائے۔

ہم پہ یہ کچھ نئی مصیبت ہے | کیا نرالی کوئی یہ آفت ہے
چھٹے ایمان دین پہ اس سے سوا | ہو فلک نازل مصیبتین کیا کیا
بند گیا رسی مین گلا کیسکا | اور آرا لیکے سر پہ چلا
مکھین آفتہ پہ چرخ نے ڈالی | ہو گیا دو پہر مین گھر خالی
کھو دان والا نوجوان پسر | مر گیا برچھی کھا کے سینہ پر
جیٹھا بے زبان چچا بیٹھا | ہوا ہاتھون پہ تیر کھا کے اخیر
یون کوئی تشنہ لب شہید ہوا | حلق پر تیغ لب پہ شکر خدا
کنبہ کے ساتھ کوئی غیرت دار | قید ہو کر گیا سر دربار
ان بلاؤن پہ بھی خدا ہے علیم | پیش حق خم رہا سر تسلیم
صبر کے ساتھ تم ملال کرو | غم مین بھی شکر ذوالجلال کرو
تھا کلام نصوح سنجیدہ | متاثر ہوئی یہ فہمیدہ
پوچھکر اشک آنکھ سے فوراً | سیر ہی ہو بیٹھی وہ اسیر محن
پھر یہ ہونے لگی صلاح بہم | فکر کیا ہو علاج کی اسدم

نصوح

مین تمہاری بھی رائے گر پاؤن | ڈاکٹر خانہ اس کو بلاؤن
اب یہی اسکے حق مین ہے بہتر | ڈاکٹر کے رہے جو پیش نظر

فہمیدہ

تم تو کر لوگے اپنے دل پر جبر | مجھسے بے دیکھے ہوگا کیونکر صبر
ڈاکٹر ہین یہان بھی آسکتے | تم انہین روز ہو بلا سکتے

نصوح

ہے تمہاری بھی یہ صلاح اگر | بلا بھیجو جلد اسے نعیمہ کے گھر

کہ وہان اتنی تو سہولت ہے ۔۔۔ ڈاکٹر خانہ سے تو قربت ہے
بات فہمیدہ کو بھی یہ بھائی ۔۔۔ یہ صلاح اُسکو بھی پسند آئی
سب کے سب پھر کلیم کو لیکر ۔۔۔ گئی روتی ہوئی نعیمہ کے گھر
لڑکے مان سے نعیمہ ہوگا یاد ۔۔۔ خالہ کے گھر گئی تھی وہ ناشاد
ایک عرصہ تلک وہان رہکر ۔۔۔ صحبت نیک کا ہوا تھا اثر
اُسکے مان باپ بھی تھے اس سے شاد ۔۔۔ فضل حق سے ہوا تھا گھر آباد
اب کوئی دُکھ نہ رنج سہتی تھی ۔۔۔ اپنی سسرال مین یہ رہتی تھی
آگیا تذکرہ نعیمہ کا یان ۔۔۔ اب مفصل سناؤن اُسکا بیان

فصل دوازدہم

نعیمہ خالا کے یہان رہکر خود بخود درست ہوگی اُس نے
اپنے مان باپ سے اپنی خطا معاف کرائی اور خدا نے
اُس کا مدتون کا اُجڑا گھر آباد کیا۔ کلیم نے بہن کے
گھر وفات پائی قصہ کا خاتمہ

پہنچی جس دم نعیمہ خالہ کے گھر ۔۔۔ اور ڈولی سے اُتری وہ مضطر
دیکھکر خالہ جان کی صورت ۔۔۔ بہون بہون روئے لگی وہ بدخصلت
خالہ نے اسکو روتے دیکھا جب ۔۔۔ ہوا اُس رحم دل کو سخت عجب
اُسکی عادات پر گئی جو نظر ۔۔۔ سمجھی آئی ہے مان سے یہ لڑکر
دوڑکر بھانجی کو پھر اک بار ۔۔۔ خوب لپٹا کے سینہ سے کیا پیار

اور سمجھایا یون کہ اے مریجان | ہو ضرار کہے ایک بیٹی کی مان
تمکو زیبا نہین ہے اب رونا | اور بے وجہ بے سبب رونا
کیا کہے گا کوئی سنے گا اگر | مفت بدنام ہو نہ رو رو کر
بس کرو اب تو کبیر یا کیلئے | جی سہنالو ذرا خدا کے لئے

نغمہ

واہ بجیا نہین مرا رونا | مجکو ماں نے بچہ طمارا

خالہ

کسکو ماں باپ کی نصیب ہے مار | مارتے بھی ہین کرتے بھی ہین پیار
خوب یاد آیا اُن کو بخشے خدا | نانی ہت چھٹ تمہاری تھین ماشا
دلکو ہر ہے اس خیال سے غم | اب ترستے ہین اُنکی مار کو ہم
نہین آتا تمہین خیال اسکا | ہوش مین آؤ ہے ملال اسکا
ننھا بچہ تمہارا دیکھو اُدہر | ہنس رہا ہے تمہارے رونے پر

بچہ کیطرف مخاطب ہوکر

دیکھتی ہو بڑے میان دہر آؤ | اپنی اماں کو تم ذرا سمجھاؤ

بچہ

مار کر ہاتھ پاؤن ہون مین لوٹ | کود سے پھر ہنسکے آغون آغون

خالہ

بولی بچہ کو گود مین لے کے | آغون آغون لگاؤ تم ٹھسکے
الغرض عقلمند تھی خالہ | روتے کو یون لبھا کے ٹالا
کچھ دنون تو رہی لغیمہ ملول | پھر وہ رنج و ملال سب گئی بھول
خالہ نے بھانجی سے گو اسدم | کی نہ دریافت وجہ گریہ و غم

یا تو ن با تو ن ہن بعد ازان اسنے — پوچھ لی ساری داستان اسنے
جب یہ اسنے سنا ہین کے یہان — دین کی پابند ہونگے ہین سامان
جسقدر خوش ہوئی یہ نیک سیر — وہ خوشی ہے بیان سے باہر
قصد اسنے یہ کرلیا فورن — گو کہ پہنچین مجھے ہزار رحمن
لاؤن اسکو نہ راہ پر حبتک — گھر مین رکھون نفیسہ کو تب تک
کارگر خود ہی ہو گئی تدبیر — سچ ہے صحبت مین ہے بڑی تاثیر
آپ ہی راہ پر وہ آنے لگی — دلمین نیکی کی خو سمانے لگی
کچھ زمانہ تلک تو خانہ کا گھر — نئی دنیا اک اس کو آیا نظر
منتظر تھی مان کی حالت سے — دیکھتی تھی بڑی حقارت سے
رنگ پر صحبت اسکو لاتی تھی — آپ مانوس ہوتی جاتی تھی
دل سے پھر گرد غیب ہونے لگی — نیک و بد مین تمیز ہونے لگی
کھل گیا اسپر اب کہ ہستی کی — زندگی اک ہے بے سہارے کی
جس طرح سے شتر بغیر مہار — بے عنان جیسے اسپ خوش رفتار
جیسے ملاح کے بغیر ہو ناؤ — یا ہو بے آئینہ کے جیسے بناؤ
کوئی عورت ہو جیسے بے شوہر — بے پدر کے ہو جیسے بچہ پسر
بے سوئی کے ہو جیسے گھڑی — یا انگوٹھی ہو بے نگینے کی
جس طرح سے ہو عطر بے خوشبو — یا ہو بے قلب جس طرح پہلو
جس طرح بے امید کے دل زار — جس طرح بے طبیب کے بیمار
جس طرح آفتاب ہو بے نور — بے ستارون کے ہو شب دیجور
بس اگر دین کا نہ ہو جلوا — ہیچ ہے زندگانی دنیا
جب نفیسہ کو عادت اسکی تھی — بڑی مدت تہی اسے تھی

یان کے بوڑھے جواں اور لڑکے ۔۔۔ سو کے اُٹھتے تھے سب کے سب تڑکے
ہو کے فارغ ضرورتون سے تمام ۔۔۔ کرتے تھے طاعت خدا انعام
اُٹھتا گھر بھر کا وہ سویرے سے ۔۔۔ اور چل پھر وہ منہ اندھیرے سے
یان جو ہوتی تھی روز یون کہٹ پٹ ۔۔۔ جایا کرتی تھی اُسکی نیند اُچٹ
یہ بھی اب اس کی ہو گئی خوگر ۔۔۔ اُٹھتی تھی سب کے ساتھ وقت سحر
غیر ممکن تھا یہ کہ اب اُس کو ۔۔۔ کچھ ستاتا نہ اپنے حال پہ ہو
کیونکہ یہ دیکھتی ہے اپنی گت ۔۔۔ بچہ کے موت گوین ہے لت پت
سخت الجھن مین انتشار مین ہے ۔۔۔ مضمحل نیند کے خمار مین ہے
اور ہین سارے رگ صاف و پاک ۔۔۔ چاق چوبند چست اور چالاک
حق کی درگاہ مین ہین سربسجود ۔۔۔ کرتے ہین شکر انیز و معبود
مانگتی ہین یہ ہاتھ اُٹھا کر دعا ۔۔۔ اے خداوند برتر و اعلےٰ
رزق مین دے ہماری تو برکت ۔۔۔ نہ کسی سے ہو جز ترے حاجت
جو کہ بیمار ہین وہ پائین شفا ۔۔۔ جو ہین زندان مین قید سے ہون رہا
رہزنون سے مسافرون کو امان ۔۔۔ رہزنون کو ہدایت ایمان
ہے جہان قحط وان ہو ارزاقی ۔۔۔ کر عطا تشنہ کامون کو پانی
دے تو یاسونکے دلونکو اُمید ۔۔۔ کامیابی کے بیکسون کو توید
مفلسون کو ہو صبر کی عادت ۔۔۔ ہون سخی جو ہین صاحب دولت
لاولد جو ہین ہے اُنہین اولاد ۔۔۔ نامرادون کی پائین مراد
علم جاہل کو عالمون کو عمل ۔۔۔ پائین زہاد اپنے زہد کا پھل
رہین محکام وقت خرم و شاد ۔۔۔ پائین توفیق خیر و عدل و داد
دور افلاس و رنج و عسرت ہو ۔۔۔ ملک آباد خوش رعیت ہو

اپنے بیگانے نے دوست دشمن غیر ۔۔۔ ہوئے معبود کل جہان کی خیر
دیکھکر زندگی کے ایسے طور ۔۔۔ متنبہ ہوئی نعیمہ اور
بدلے سارے خیال اپنے آپ ۔۔۔ ہوئی اصلاح حال آپ سے آپ
اور ہی کچھ اب اسکے دلمین بہنی ۔۔۔ کچھ دنون مین خدا پرست بنی
آئینۂ دل سے اسکے یہ باطن ہند ۔۔۔ ہوئی صوم وصلوات کی پابند
خود بخود سب سے اب وہ کرنے لگی ۔۔۔ انکسار و تواضع و نیکی
آگئی اُس مین اب ملنساری ۔۔۔ نیک خوئے و نیک اطواری
گو نعیمہ نہ ایسی ویسی تھی ۔۔۔ ایک آسودہ گھر کی لڑکی تھی
عمر کا بی تھی عیش و عشرت مین ۔۔۔ اور پلی تھی وہ ناز و نعمت مین
اپنے ماں باپ کی وہ تھی پیاری ۔۔۔ کرتے تھے اُسکی ناز برداری
عادتون سے پر اپنی ہر دم ۔۔۔ رہتی تھی مبتلائے رنج والم
ہوتی دق تھوڑیسی مصیبت مین ۔۔۔ کہ نہ برداشت تھی طبیعت مین
کسی نوکر نے کچھ کیا جو نہ کام ۔۔۔ ایک آفت تھی صبح سے تا شام
کچھ ذرا سا ہوا جو دل پہ ملال ۔۔۔ پھر تو سر پر اُٹھا لیا سب گھر
دین و ایمان کا جب خیال آیا ۔۔۔ عافیت کا مزا بھی جب پایا
اب نہ غصہ مین ہوتی تھی حیران ۔۔۔ قلب کو اُسکی تھا اک اطمینان
کچھ نہ تھی اُسکے دل کو اب ایذا ۔۔۔ باپ اور ماں کی تا خوشی کے سوا
تاب وہ اس کی لا نہ سکتی تھی ۔۔۔ کانٹے کی طرح یہ کھٹکتی تھی
ہوئی دلکو اک اسکے یہ شادی ۔۔۔ نکلے یون شکل خانہ آبادی
کہ نعیمہ کا جو کہ تھا شوہر ۔۔۔ اہل ایمان تھا وہ مجسمہ سیر
اور نعیمہ جسی زوجہ پائی تھی ۔۔۔ جو تھی جب مبتلائے بیدینی

عاشق زار گو وہ اس کا تھا — حسن و صورت پر اسکی شیدا تھا
اختلاف عقاید و عادت — ہوا کرتا تھا مانع الفت
ساس نندون نے دیکھکر یہ رنگ — پاتی ہے نا موافقت کا رنگ
کیا مجبور اس کو آخر کار — گھر مین رہنا بھی کر دیا دشوار
اب سنو اتفاق ہے یہ عجیب — اسکے سسرال مین تھی کچھ تقریب
رنگ کچھ اور آسمان لایا — کہ بلاوا نعیمہ کا آیا
دور ہونے کو تھے حوریج و ملال — گئی خالہ کے گھر سے یہ سسرال
عورتین جنبی آئین بہتین مہمان — رہین مشغول ناچ رنگ مین وان
اک طرف اس مذاق مین شب بھر — کی وہان اور عورتون نے بسر
اسطرف تھا نعیمہ کا یہ حال — پڑ رہے مغرب عشا یہ نیک خصال
حسب عادت موافق معمول — یہ وظایف مین ہو گئی مشغول
اور ادہر آدہی رات گزری جب — باندھلی نیت نماز شب
سنی شوہر نے اسکی جب حالت — شاد و فرحان ہوا بے غایت
دم محبت کا اسکی بھرنے لگا — پیار بے انتہا وہ کرنے لگا
ذکر یہ رہگیا کہ اس کی ماں — سدھ سیانے مین آئی تھی یہان
دیکھ کر اس کا حال دینداری — اسپہ بجیدہ ہوئی خوشی طاری
اسکے پچھلے قصور کر کے معاف — گلے لپٹا کے دلکو کر لیا صاف
گھر سے شادی کے شادمان ہو کر — لائی بیٹی کو ماں پھر اپنے گھر
باپ نے بھی معاف کر کے خطا — کی نعیمہ کے حق مین دل سے دعا
دوسرے دن سویرے اسکا میان — ہوا موجود ڈولی لیکے یہان

سلہ بعد نماز جو دعائین نعیمات پڑہی جاتی ہین ۔

آئی سسرال پہر یہ خرم و شاد | کیا خالق نے اسکا گھر آباد
دلدہی بجیاب کرنے لگین | ساس نندین دم اسکا بھرنے لگین
اپنے گھر مین نعیمہ کو آئے | دو مہینہ ابھی نہ گزرے تھے
ہوکے زخمی بحال زار و سقیم | آیا سسرال مین بہن کے کلیم
دیکھہ کر اپنے بہائی کا یہ حال | ہوا مان جائی کو کمال ملال
دوڑ بہتیرے کئے ہزار علاج | نہ ہوا پر درست اس کا مزاج
ہوئے جراح و ڈاکٹر مجبور | زخم سڑ سڑ کے پڑ گئے ناسور
کبھی دو اک گھڑی کو آتا تھا ہوش | ورنہ رہتا تھا غش ہے ہم آغوش
بڑہ گیا ضعف گھٹ گئی طاقت | ہوئی پوری حیات کی مدت
ایک دن قبل اپنے مرنیکے | دار فانی سے کوچ کرنیکے
دفعتاً کچھہ بدل گئی حالت | بات کرنے کی آگئی طاقت
چارپائی پہ خود سے اٹھہ بیٹھا | باتین بھی مان بہن سے کرنے لگا
مان نے کھلکر پلاؤ پکوایا | خوب جی بھر کے اسنے پھر کہایا
دولت آباد کی بھی حالت تب | اپنی مان بہنون سے بیان کی سب
پوچھا گھر بھر کو پھر بحالت زار | کیا اک اک کا حال استفسار
اپنے افعال کا پھر آیا خیال | ہوا اتنا تاسف اور ملال
اشک حسرت سے اس نے منہ دھویا | آگیا غش وہ اس قدر رویا
دم بھر کے ہوش آیا جب | بولا وہ غمزدہ یہ مان سے تب
خیر معمولی آج کی حالت | تھی مگر میری آخری طاقت
نزہت و تازگی چمن مین نہین | خون باقی مرے بدن مین نہین
نظر تک ہلکہ میری ہڈیون کا | ہو گیا ہے گپھل گپھل کے فنا

دیتے ہین گو تجھے تسلی سب
میرے دلکو مگر یقین نہین اب

اس مرض سے نہو نگا مین جانبر
جلد درپیش ہے عدم کا سفر

جیسے گذری یہ زندگی قبیح[۱]
موت کو اسپہ دیتا ہون ترجیح

پھر بھی دلکو مرے تشفی ہے
تین بالون[۲] سے کل تسلی ہے

اول اس سے ہے مجکو اطمینان
ہو کے تائب[۳] جو دیتا ہون میں جان

تاسف بھی ہون خجل بھی ہون
اور پشیمان بھی منفعل بھی ہون

دوسرے ہین وہ لوگ میرے قریب
جو کہ ہین مونس و انیس و حبیب

موت ایسی جگہ نہین آئی
تھی جہان غربت اور تنہائی

تیرے غالبًا مری حالت
ہو کی سب کو نمونہ عبرت

مانتا ہون اسے کہ مین اصلا
مستفید اپنی زیست سے نہوا

ہیٹرے آخر کو پردہ اس قابل
ہوا اورون کو فائدہ حاصل

اپنے پس ماندگان[۴] کے لیے
مین نکردم شما ضرر بکنید

نہین کچھ آرزو اب اسکے سوا
بات پے اپنے بخشوالون خطا

کہکے یہ زار زار رونے لگا
کشتۂ عمر کو ڈبونے لگا

اسقدر غم کی تھی کہان طاقت
سانس اکھڑی بدل گئی حالت

پھر گئین آنکھین جان دینے لگا
ہچکیان موت کی وہ لینے لگا

رونے کا شور جو اٹھا گھر سے
اندر آیا فضیح باہر سے

عورتون کو ہٹا کے اسنے کہا
چاہئے صبر اب دیا خدا

بیٹھ کر اپنے بیٹے کی بالیں
وہ لگی پڑھنے سورۂ یٰسین

روبقبلہ لٹا کے اوسکو پھر
کلمہ پڑھنے دیا دم آخر

---

[۱] بری [۲] تائب ہونیوالا [۳] یعنے جن باتون سے پرہیز نہین تم ان باتون سے پرہیز کرو

اور ٹپکا یا حلق مین شربت — لیتے ہی موت سے ہوا راحت
ہوا شربت سے کچھ افاقہ ذرا — کھولکر آنکھ باپ کو دیکھا
جوڑکر دونو ہاتھ سوئے پدر — کر گیا اس جہان سے وہ سفر
اب کے صحت کلیم اگر پاتا — سبقت اور سب پہ لیجاتا
تجربہ فہمیت یہ اسکا تھا — وہ مصیبت اٹھاکے سیکھا تھا
جس طرح سے ہوا کلیم تمام — اس طرح سب کا ہو بخیر انجام
مر گیا یون جو نوجوان کلیم — ہوا گھر بھر مین انقلاب عظیم
عمر بسر کرین یہ غم تو ہے کم — گر پڑا باپ ماں پہ کوہ الم
تیرہ و تار تھا جہان اُن کو — زندہ در گور ہو گئے دونو
عیش بہنون کا موت نے لوٹا — بھائیون کا تو بازو ہے ٹوٹا
بہنون کا سر پر سے اٹھا — پھٹ پڑا اک آسمان غم کا
بہ تقاضائے حکم رب جلیل — کیا لیکن سنبھلون نے صبر جمیل
اسکا مرنا بھی اک نصیحت تھی — کہ قیامت کی سبکو عبرت تھی
مر گیا جب کلیم نیک انجام — ہوئی کوشش نصوح کی بھی تمام
کیونکہ تھے جتنے اور چھوٹے بڑے — وہ تو سب تھے درست ہی چکے
مطمئن تھا نصوح نیک اساس — کر چکا تھا علیم بے ای پاس
آئے تھے گو باشتیاق تمام — مستعد ملازمت کے پیام
چاہتا تھا جو نفع تم علیم — اسکو بھاتا تھا صیغہ تعلیم
سنو حال سلیم نیک سیر — ہوا حاذق طبیب یہ بڑھکر
گذرے دہلی مین جسقدر حکیم — کرتے ہین اسکے تام کی تعظیم
اب سلیمہ کا حال باقی ہے — اک وہی خوش خصال باقی ہے

علم کے ساتھ اُسکی عمر بڑھی — حفظ قرآن کیا حدیث پڑھی
نہیں کچھ جھوٹ اسمیں سچ ہی ہے یہ بات — شہر میں جسقدر ہیں مستورات
علم کا ان میں کچھ جو چرچا ہے — بی حمیدہ کا سب یہ صدقہ ہے

تمت

تمام شد

قطعہ منظوم بر تقریظ و تاریخ سال تصنیف مثنوی مفاد آخرت

مصنفہ

جناب مستطاب العالم البارع مولوی السید محمد غلام خبار صاحب فاضل زادفضلہ
وکیل ہائی کورٹ سرکار نظام حیدرآباد دکن

بسم اللہ

خوشا عہد لطف و مسرت فزا — کہ نغموں ہیں رند خوش پارسا
ضلالت کا اوٹھا عمل دہر سے — ہدایت کا دنیا میں ڈنکا بجا
چمن میں عبادت کی آئی بہار — شگفتہ گل دین و ایمان ہوا
بر آئی مراد دل مومنین — ہوا باغ وعظ و نصیحت ہرا
گناہوں میں جو کر رہے ہیں بسر — معاصی میں رہتے ہیں جو مبتلا
ہمیشہ ہیں مشغول فسق و فجور — گنہ پر گنہ کرتے ہیں جو سدا
مطیع رسول و آئمہ نہیں — نہ کرتے ہیں تعمیل حکم خدا
نماز اور روزے کی جو بد شعور — نہیں کرتے پروا کبھی کچھ ذرا
کبھی عمر بھر دی نہ خمس و زکواۃ — سمجھتے رہے اوسکو بے فائدہ
تمرد یہ شیطان ملعون کا تھا — کہ آدم کو اوس نے نہ سجدہ کیا
مگر اب آدم کچھ ایسے بھی ہیں — نہ سر سجدہ حق میں جنکا جھکا
اگر پوچھئے سبب تو یہ بدعمل — ہیں شیطان ملعون سے بھی سوا

مسلمان ہین فقط نام کے — نہین اُن میں پر تو کچھ اسلام کا
کوئی چیز اخلاق و مذہب نہین — دماغوں میں یہ پھر گئی ہے ہوا
تاسی کفار پر ناز ہے — اُنہیں کی انہیں بھاتی ہے ہر ادا
متفر ہے تہذیب اسلام سے — شریعت کے احکام سے ہین خفا
کبھی حاضری دی کلیسا کی نہ فرض — نمازان کی ہو جائے چاہے قضا
رہا کفر و اسلام ہیں کچھ نہ فرق — دگرگون یہ رنگ زمانہ ہوا
مسلمانون کے اس مرض کا علاج — سمجھ میں نہین آتا اسکے سوا
کتابین نصیحت کی تصنیف ہون — زمانہ یہ ہم سب سے ہے کہہ رہا
زبان و قلم سے جو کچھ ہو سکے — نصیحت کا حق کردین ناصح ادا
توجہ کرین سب صاحبان شعور — ضرورت یہ لاحق ہے بے انتہا
رہ راست کی رہنمائی کرین — جنھین حق نے بخشا ہی فہم و ذکا
تخلص فروع اسم امیر حسن — سخن سنج و ذی خلق و محمد و علا
نہایت ہی خوش فکر نازک خیال — ذہانت کا بس اوپہ ہے خاتما
کہون گر مین فردوسی عصر اونمین — تعلی نہو گی کچھ اس مین ذرا
عروج اونکو کیون شاعرون مین نہو — کہ اُستاد اونکے ہین اوج و بقا
اُنہین کی یہ تصنیف ہے مثنوی — نصیحت کا دریا ہے گویا بہا
ہے بحر لطافت اگر اسکی نظم — تو مضمون ہین گوہر بے بہا
حقیقت مین جیسی یہ ہے مثنوی — نہین اوسکی ہو سکتی ویسی ثنا
کیا ہے عجب نیک کام آپ نے — خدا آپ کو دے گا اسکی جزا
جو راست سے جو کہ گمراہ ہین — اُنہین ہو گی یہ مثنوی رہنما
گناہون سے تائب وہ ہو جائینگے — نہو گی کبھی اُن سے سرزد خطا
کہین گے شب و روز اسی پر وہ سب — اَلتَّوبَ اِلَی اللہ صبح و مسا
سنی اسکی تصنیف کی جب خبر — یہ فاضل کہا دل نے بھی اُس سے کہا

رقم سال تصنیف کر اس کا تو

مروس ہدایت ہے زینت فزا

مختصر فہرست کتب امامیہ جنرل بک ایجنسی لاہور

محلہ لوہاری منڈی۔ کوچہ نانک پھلہ

حیات دبیرؒ۔ جس میں حضرت دبیرؒ کے صحیح حالات ہیں۔ (۲) حضرت زبیرؑ کے معاصرین علم و شعراء کے حالات (۳) کلام دبیرؒ کے مقابلہ میں کلام شعراء اور فارسی و عربی و طرز کلام فحول شعراء یورپ (۴) صنائع شاعری معلوم ہونے کی ضرورت۔ (۵) ہر قسم سلیس و فصیح دقیق و بلیغ و سہل ممتنع نظم۔ (۶) مولوی شبلی صاحب کے اعتراضات مندرجہ موازنہ کی تردید۔ (۷) لکھنؤ کے شاہی زمانے کی مجالس کی کیفیت کا نظارہ۔ (۸) ایشیائی شاعری کے قسم کے نمونے۔ (۹) اردو زبان سے واقفیت غرض عجب دلچسپ کتاب ہے قیمت دطبعی کاغذ تین روپے (۳ے ر) سیر امپوری کاغذ دو روپے آٹھ آنے (۲ع ر)

تبصرۃ الایمان یعنی سوانحعمری جناب صاحب الامر علیہ السلام اردو زبان جو مشتمل ہے۔ بیان وجود فیجو دجناب صاحب الامر علیہ السلام بہت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم و ائمہ علیہم الصلوٰۃ والسلام کے خصوصاً ظہور جناب صاحب الامر علیہ السلام بہت بسط کے ساتھ کتب تواریخ عیسائیہ و براہمہ و اسلامیہ سے ثابت کیا ہے اور انجیل و توریت و ردوید میں سے تمام پیشینگوئیوں کی اصل عبارت بحوالہ صفحہ و سطر خوب مفصل لکھی ہیں اور تمام پیشینگوئیوں کے ترجمے بھی لکھ دیئے ہیں۔ الحق یہ کتاب جس کے نام نامی سے خود مضامین کا پتہ چلتا ہے۔ ایسی زبردست و پُرزور تصنیف و تالیف ہے کہ جس کا مثل اس وقت تک دوسرا نہیں۔ اور تمام اعتراضات کا تسلی بخش و دندان شکن جواب دیا ہے۔ کتاب نہایت خوشخط ۲۰×۲۶ تقطیع ۵۰۰ صفحہ پر چھپ کر تیار ہے۔ قیمت اصل لاگت کے قریب قریب یعنی صرف ایک روپیہ آٹھ آنے (۱ع ر) رعایتی ایک روپیہ (۱ر)

تحقیق المتین اردو ترجمہ **حق الیقین** ۔ یہ کتاب سرکار شریعت مدار علامہ ملا محمد باقر مجلسی اعلی اللہ مقامہ کی تصانیف سے ایک اعلےٰ درجہ کی تصنیف ہے۔ اس کتاب میں مجلسیؒ نے اصول دین اور ضروری مسائل شرعیہ کو قرآن و حدیث سے ایسے سہل طور پر ثابت کیا ہے کہ کم فہم آدمی بھی خوب سمجھ کر حق الیقین کے درجہ پر پہنچ جاتا ہے۔ اس کتاب کا ہر شخص کے پاس ہونا ضروری ہے۔ اس کے حجم کے مقابلہ میں قیمت کچھ بھی نہیں یعنی صرف عہ صفحات ۸۱۴ صفحے تقطیع ۲۰×۲۶ +

چشمہ نجات ۔ کتاب "عین الحیات" کے نام سے تمام شیعی دنیا واقف ہے۔ بر حقیقت یہ کتاب طالبان معرفت و عقلمند و واعظین و ذاکرین کی جان ہے۔ اس کتاب میں ہر ایک حال کے ساتھ تمثیلات قصص و حکایات دلچسپ لکھی ہیں۔ چونکہ یہ کتاب زبان فارسی میں تھی۔ لہذا اس کا اردو ترجمہ بنام "چشمہ نجات" نہایت خوشخط و صحیح چھاپا گیا ہے۔ قیمت دو روپے آٹھ آنہ (عہ)

تذکرہ ملا محمد باقر مجلسی اعلی اللہ مقامہ ۔ جس میں علامہ موصوف کی زندگی کے تمام حالات از ولادت تا وفات درج ہیں۔ قیمت آٹھ آنے (۸ر)

کحل الانظار ترجمہ نور الابصار ۔ یہ کتاب عربی زبان میں کمال تحقیق کے ساتھ آیۃ فی العالمین جناب قبلہ مولوی سید محمد ابراہیم صاحب مجتہد اعلی اللہ مقامہ نے تصنیف فرمائی تھی۔ اس کتاب میں مختار بن ابو عبیدہ ثقفی کا حال ہے۔ کتاب موصوف کا اردو ترجمہ کر کے نہایت کوشش سے چھپوایا ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ ر)

طریقۃ الصلوٰۃ ۔ جس میں جملہ واجب اور سنتی نمازوں کا طریق اور احکام کو سلیس و با محاورہ اردو میں بیان کیا گیا ہے۔ قیمت دو آنے (۲ر)

تطبیق ۔ اپنے رنگ کی نئی کتاب اردو زبان میں اصول دین و فروع دین کی تشریح کر کے ثابت کیا ہے۔ اس کا دیکھنے سے لطف آتا ہے۔ قیمت چھ آنے (۶ر)